زہد کی حقیقت

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تدوین

مولانا محمد شریف نقشبندی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ○ لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

85106

نام کتاب	زہد کی حقیقت
مصنف	حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
مرتبہ	مولانا محمد شریف نقشبندی
تاریخ اشاعت	مئی 1999ء
تعداد	ایک ہزار
طابع	ایل جی پرنٹرز، لاہور
قیمت	[redacted] روپے

ملنے کا پتہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ فون:۔ 7221953

9۔الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔ فون:۔7225085-7247350

فیکس :۔042-7238010

Marfat.com

عنوانات

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱	زُہد اور زاہد	۹
۲	پہلی چیز + دوسری چیز	۱۰
۳	عِلم اور زُہد	۱۳
۴	ارشاد باری تعالیٰ	۱۴
۵	ارشاد نبوی	۱۵
۶	زاہد کون ؟	۱۶
۷	نتیجۂ عقبیٰ	۱۷
۸	تخصیص زُہد	۱۹
۹	انکشافِ زہد	۲۰
۱۰	زُہد کی فضیلت	۲۲
۱۱	دوسرا بیان + ارشادِ باری تعالیٰ	۲۲
۱۲	بغضِ دنیا	۲۵

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۱۳	ارشادِ نبوی + ارشادِ باری تعالیٰ	۲۵
۱۴	حاصل کلام	۲۸
۱۵	حاصل کلام + زہد کا حقیقی کمال	۳۱
۱۶	زہدِ فاروقی	۳۴
۱۷	حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا زہد	۳۶
۱۸	حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا زہد	۳۸
۱۹	فرمانِ مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء	۳۸
۲۰	خزانوں کی کنجیاں پیش کرنا	۳۹
۲۱	زہد کی حقیقی پوزیشن	۴۰
۲۲	چار چیزوں کا حصول	۴۱
۲۳		
۲۴	آثار	۴۳
۲۵	غصے کا ٹلنا	۴۳
۲۶	حضرت عمر کا قول + حضرت بلال بن سعد کا قول + نایاب تحفہ	۴۴
۲۷	زاہدین کا کمال + تین باتوں کی تمنا + حضرت فضیل کا زہد	۴۵
۲۸	حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا زہد + حضرت ابوحازم کا تقویٰ	۴۶
۲۹	حضرت حسن کا زہد + حضرت ابراہیم بن ادہم کا فرمان	۴۷
۳۰	محبوب عبادت + اکابرین کا قول	۴۸
۳۱	حضرت سفیان ثوری کا فرمان + خالص عمل + شیوخ کا زہد	۴۹
۳۲		
۳۳	زہد کے درجات	۵۱
۳۴	تیسرا بیان + تقسیماتِ زہد + زہد کی پہلی تقسیم	۵۱

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۳۵	زہد کا دوسرا درجہ + زہد کا تیسرا درجہ	۵۲
۳۶	حضرت موسیٰ کا زہد	۵۳
۳۷	زاہد کے مشاہدہ کی کیفیت	۵۴
۳۸	زاہد کی دوسری تقسیم + ارشاد نبوی	۵۵
۳۹	تخصیص زہد + رغبتِ زہد + زہد کا تیسرا درجہ	۵۶
۴۰	حقیقی موحّد کون؟ + جنّت کی لذت کی نسبت	۵۷
۴۱	لذتِ دنیا کی ناشناسائی	۵۸
۴۲	**زاہد مجمل اور زاہد مفصّل**	۵۹
۴۳		
۴۴	زہد کی تیسری قسم + دوسرے درجے کا اجمال	۵۹
۴۵	تیسرے درجے کا اجمال + چوتھے درجے کا اجمال	۶۰
۴۶	**محبّتِ دنیا**	۶۳
۴۷		
۴۸	معانی و تحسین	۶۳
۴۹	حضرت خالد بن ولید کا زہد + منافقین کا کردار	۶۴
۵۰	قاسم جوعی کا فرمان + حضرت فضیل کا فرمان + حضرت سفیان کا فرمان	۶۶
۵۱	حضرت اویس کا قول + اربابِ حدیث کا قول + حضرت حسن کا زہد	۶۷
۵۲	زہد حقیقی	۶۸
۵۳	**قلبِ سلیم**	۷۰
۵۴	**حکمتِ عجوبہ**	۷۱
۵۵	حضرت یحییٰ کا زہد + حضرت امام احمد کا فرمان	۷۲
۵۶	**انکشافِ حقیقی**	۷۴

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۵۷	مہلکاتِ دنیا	۷۴
۵۸	زہد کی حاجت	۷۷
۵۹	استغراقِ نوزع + فضول اشیاء + ضروری اشیاء	۷۷
۶۰	ضروری اشیاء کی مقدار + پہلی ضرورت : غذا	۷۸
۶۱	حضرت داؤد طائی کا زہد	۷۹
۶۲		
۶۳	انبیاء و صحابہ کا زہد	۸۱
۶۴	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زہد	۸۱
۶۵	حضرت عیسیٰ کا فرمان + حضرت فضیل کا فرمان	۸۲
۶۶	حضرت عمر کا زہد + سچا زاہد کون ؟	۸۳
۶۷		
۶۸	زُہد جسمانی	۸۵
۶۹	لباس + کمتر درجہ لباس + اعلیٰ درجہ لباس + زاہد کی شرط	۸۵
۷۰	اُدنیٰ درجہ کا لباس + وقت کے لحاظ سے لباس + اوسط وقت کا لباس	۸۶
۷۱	انبیاء و صحابہ کا لباس	۸۷
۷۲	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لباس	۸۷
۷۳	حضرت عمرو بن الاسود کا زہد	۸۷
۷۴	حضرت عمر فاروق کا فرمان + شہرۃ یافتہ کپڑا پہننا + کپڑا خریدنا	۸۸
۷۵	شملوں کا پہننا + حلہ کا پہننا + ریشمی کپڑا پہننا	۸۹
۷۶	سونے کی انگوٹھی پہننا + حریرہ پہننا	۹۰
۷۷	منعہ کی حرمت + سیاہ چادر پہننا + نیا تسمہ لگانا	۹۱

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	نمبر صفحہ
۷۸	نیا جوتا پہننا + اُون کا جبہ پہننا	۹۲
۷۹	آٹا پیسنا + خوفِ الٰہی سے رونا	۹۳
۸۰	حضرت عمر کا زہد + حضرت علی کا زہد	۹۵
۸۱	حضرت سفیان ثوری کا زہد	۹۶
۸۲	تابعین کا زہد	۹۷
۸۳	حضرت خواص کا زہد	۹۸
۸۴	حضرت علی المرتضیٰ کا فرمان	۱۰۰
۸۵	حضرت عمر کا فرمان حضرت عمر کے نام + ننگے پاؤں چلنا	۱۰۱
۸۶	اُون کا لباس اور زہد	۱۰۳
۸۷	حضرت ابراہیم کا زہد + حضرت سلمان فارسی کا زہد	۱۰۴
۸۸	حضرت فرقد سنجی کا زہد + حضرت ابومعاویہ اسود کا زہد	۱۰۵
۸۹		
۹۰	زہد کا مسکن	۱۰۷
۹۱	زہد میں حقیقی سعی کرنا	۱۰۷
۹۲	بالاخانہ کا گرایا جانا	۱۰۸
۹۳	حضرت نوح کا زہد + صفوان بن محیریز کا زہد	۱۱۰
۹۴	ہامان وفرعون کا عمل	۱۱۲
۹۵	سلف صالحین کا زہد	۱۱۳
۹۶	بلند عمارت کی طرف دیکھنا	۱۱۴
۹۷	اسبابِ خانہ	۱۱۶
۹۸	درجاتِ زہد + اعلیٰ درجہ	۱۱۶
۹۹	اوسط درجہ + حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بستر مبارک	۱۱۷

Marfat.com

نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۱۹	حضرت ابوذر کا زہد + حضرت عمر بن سعد کا عہد	۱۰۰
۱۲۰	حضرت فاطمہ کا زہد	۱۰۱
۱۲۳	زہد کی حقیقی پوزیشن	۱۰۲
۱۲۴	نکاح	۱۰۳
۱۲۴	حضرت سہیل تستری کا فرمان	۱۰۴
۱۲۷	عورت کا زہد + حضرت جنید کا فرمان	۱۰۵
۱۲۹	مال وجاہ	۱۰۶
۱۲۹	جاہ کا معنیٰ	۱۰۷
۱۳۰	جاہ کی اہمیت و افادیت	۱۰۸
۱۳۱	زہد خفیف	۱۰۹
۱۳۲	زینت اور حاجت کی تمیز	۱۱۰
۱۳۵	دیدار الٰہی سے محرومی	۱۱۱
۱۳۸	غنی اور جنت + مشائخ کا فرمان	۱۱۲
		۱۱۳
۱۴۰	علاماتِ زہد	۱۱۴
۱۴۰	پانچواں بیان + نکتہ عجوبہ	۱۱۵
۱۴۱	حضرت ابراہیم خواص کا فرمان	۱۱۶
۱۴۲	باطن کی پہلی علامت + باطن کی دوسری علامت + باطن کی تیسری علامت	۱۱۷
۱۴۴	حضرت داؤد طائی کے زہد کی کیفیت	۱۱۸
۱۴۷	حضرت ابوسلیمان کا فرمان + نصیر آبادی کا فرمان	۱۱۹
۱۴۸	حضرت یحییٰ بن معاذ کا فرمان + زہد کی چادر اوڑھنا	۱۲۰
۱۴۹	دنیا کی حقیقت کا انکشاف + حضرت فضیل کا فرمان	۱۲۱

Marfat.com

زُہد اور زاہد

جاننا چاہیئے کہ دنیا میں زُہد کرنا سالکین کے مقامات میں سے ایک بہت ہی اچھا مقام ہے اور یہ مقام بھی دیگر مقامات کی طرح علم، حال اور عمل سے بنتا ہے اس لیے کہ ایمان کی تمام اقسام بزرگان سلف کے قول کے مطابق عقد، قول اور عمل کی طرف رجوع کرتی ہیں۔ ان میں سے قول کی جگہ حال رکھا گیا کیونکہ قول ظاہر ہے اور اُس سے باطن کا حال کھُل جاتا ہے ورنہ خود قول مقصود بالذات نہیں اور اگر قول ایسی طرح پر صادر نہ ہو کہ باطن سے نہ ہو تو ایمان نہیں کہتے بلکہ اسلام کہتے ہیں۔ اور علم حال کا سبب ہوتا ہے گو حال اُس کا ثمرہ ہے اور حال کا ثمرہ عمل ہے تو اب ہم حال کو اس کے دونوں اطراف یعنی علم اور عمل کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ زُہد کس حال کا نام ہے۔ پس زُھد سے ہم مراد یہ لیتے ہیں کہ ایک چیز سے دوسری چیز کا بہتری کی طرف رغبت کرنا تو جو کوئی ایک چیز سے دوسری چیز کی طرف توجہ کرتا ہے خواہ معاوضے سے یا بیع وغیرہ سے

Marfat.com

تو ظاہر ہے کہ جس سے رغبت دُور کرتا ہے اُس سے منہ پھیرتا ہے اور جس کی خواہش ہوتی ہے اُسی کا راغب ہوتا ہے تو اوّل شے کے لحاظ سے اگر اُس شخص کا حال دیکھا جائے تو اُسے زُہد کہیں گے اور دوسری شے کی نسبت سے رغبت اور محبت کہیں گے تو اس سے معلوم ہُوا کہ زُہد کیلئے دو چیزیں چاہئیں:۔

پہلی چیز

زُہد کی پہلی چیز یہ کہ جس کی طرف سے رغبت ہٹائی جائے۔

دوسری چیز

زہد کی دوسری چیز یہ کہ جس کی طرف رغبت کی جائے۔ اور یہ دوسری چیز پہلی چیز کی نسبت اچھی ہو۔ اور پہلی چیز میں بھی یہ شرط ہے کہ کسی نہ کسی وجہ سے اس کی طرف رغبت کرتی ہو۔ پس جو شخص اپنی رغبت ایسی چیز سے ہٹا دے جو خود مطلوب نہ ہو تو وہ زاھد نہیں کہلائے گا مثلاً پتھر اور مٹی کا چھوڑ دینے والا زاھد نہ ہو گا زاہد وہی ہو گا جو مال و زر ترک کر دے کیونکہ مٹی پتھر کی طرف راغب نہیں ہوتی اور دوسری چیز کی شرط یہ ہے کہ زاہد کے نزدیک پہلی چیز سے بہتر ہو تاکہ اُس کی رغبت غالب ہو مثلاً بائع جب تک اپنی چیز کو نہیں بیچتا تب تک اُس کے نزدیک بیع سے اس کا بدلہ بہتر نہیں ہوتا تو بائع کا حال بیع کی نسبت کر کے زُہد میں داخل ہے اور عوض کے لحاظ سے رغبت و محبت میں شامل ہے۔

اللہ ربُّ العزۃ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے اپنی لاریب کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا:۔

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا

Marfat.com

فِیۡہِ مِنَ الزّٰاھِدِیۡنَ۔

ترجمہ:۔ اور اُنہوں نے بیچ ڈالا کو حقیر سی قیمت پر چند روپوں کے عوض اور وہ اس میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے تھے۔

اس آیت کریمہ میں شرا کے معنی بیع کے ہیں اور حضرت یوسف علیہ السّلام کے بھائیوں کا وصف بیان کیا کہ اُنہوں نے حضرت یوسف علیہ السّلام میں زہد کیا یعنی اُنہوں نے یہ خیال کیا کہ ہمارے والد کی توجہ صرف ہماری طرف رہے اور یہ کام اُن کے نزدیک حضرت یوسف علیہ السّلام کی نسبت محبوب تھا اسی عوض کے لالچ میں اُنھیں فروخت کر دیا۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ دنیا میں زاہد وہ کہلائے گا جو اُس کو آخرت کے عوض فروخت کر دے اور جو شخص اُس کا عکس کرے یعنی عقبیٰ کو دنیا کے عوض دے دے تو وہ عُقبیٰ کے حق میں زاہد ہوگا مگر عادت یہ ہوتی ہے کہ جو خاص طور پر دنیا ہی میں زہد کرے اُسے زاہد کہا جاتا ہے جیسے الحاد اُسی میل کو کہتے ہیں جو باطل کی طرف ہو حالانکہ لغت میں صرف میل کا نام الحاد ہے حق کی طرف ہو یا باطل کی طرف ہو۔

اور اس جگہ زہد میں یہ قید ہے کہ فی الجملہ محبوب چیز کی طرف سے رغبت ہو تو ظاہر ہے کہ یہ تبھی متصور ہوگی جب اُس چیز کی نسبت کر کے دوسری چیز محبوب تر کی طرف میل پایا جائے گا ورنہ محبوب چیز کا ترک کرنا بغیر اُس کے زیادہ محبوب کے محال ہے اور جو شخص کہ ماسوا اللہ ایک چیز کی طرف سے دل اُٹھالے یہاں تک کہ بہشت سے بھی غرض نہ رکھے صرف اللہ تعالیٰ کی محبّت میں راغب رہے تو وہ زاھد مطلق ہے اور جو حظوظ دنیاوی سے تو دل اُٹھائے اور حظوظ آخرت میں زُہد نہ کرے بلکہ حور و قصور، نہروں اور میوؤں کے طمع میں خیال کرے تو وہ بھی زاہد نہ ہوگا مگر پہلے شخص کی نسبت کم ہوگا اور جو شخص دنیا کی کچھ لذّات کو ترک کر دے

Marfat.com

اور کچھ کو ترک نہ کرے مثلاً مال کو ترک کرے اور جاہ کو ترک نہ کرے یا غذا کے تکلفات کو ترک کرے اور زینت کی شان وشوکت کو ترک نہ کرے اور ایسا شخص زاہد مطلق نہ ہوگا اور اس کا زاہدین میں یہ درجہ ہوگا جیسا تائب ہونے والوں میں اُس شخص کا ہے جو کچھ گناہوں سے توبہ کرے مگر یہ اُس کا زہد درست ہے جیسے توبہ کچھ گناہوں سے درست ہے کیونکہ یہ توبہ ممنوعات سے ترک کرنے کا نام ہے اور زُہد مباحات کے ترک کرنے کا جو لذّتِ نفس سے ہوں اور یہ کچھ مشکل نہیں کہ آدمی بعض مباحات کے ترک کرنے پر تو قدرت رکھتا ہو اور بعض کے ترک کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو جیسے کہ ممنوعات کے ترک میں بھی یہ اَمر بعید نہیں اور جو شخص کہ صرف ممنوعات کو ترک کردے وہ زاہد نہیں کہلائے گا ہر چند اُن سے ممنوعات میں زُہد کیا اور اُن سے دل اُٹھا لیا لیکن اصطلاح میں زہد مباحات کے ترک کرنے کا نام ہے۔ پس اَب معلوم ہُوا کہ زُہد اُسے کہیں گے کہ دنیا سے رغبت ہٹا کر آخرت کی طرف میل کرے یا غیر اللہ سے محبت دور کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کرے اور یہ درجہ بہت اُونچا ہے اور جس طرح کہ دوسری چیز میں یہ شرط ہے کہ اُس کے نزدیک بہتر ہو اسی طرح پہلی چیز میں یہ قید ہے کہ وہ زاہد کی قدرت میں ہو کیونکہ جس چیز پر قدرت ہی نہ ہو اُس کا ترک کرنا محال ہے اور رغبت کا دُور ہونا چھوڑنے ہی سے ظاہر ہوتا ہے اسی جہت سے جب حضرت ابن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے کہا کہ اے زاہد اُنھوں نے فرمایا کہ زاہد عمر بن عبدالعزیز ہیں کہ اُن کے پاس دنیا ذلیل ہو کر آئی اور اُنھوں نے اُسے چھوڑ دیا اور میں نے کونسی چیز میں زہد کیا ہے۔

Marfat.com

عِلم اَور زُھد

اَب علم کے بارے میں سماعت فرمایئے کہ جو زہد میں درکار ہے اور جس کا ثمرہ حال ہوتا ہے وہ اس بات سے واقف ہونا ہے کہ متروک چیز بہ نسبت مرغوب چیز کے حقیر ہے جیسے تاجر جان لیتا ہے کہ عوض مبیع کی نسبت کرکے بہتر ہے اس لیے اُس کی رغبت کرتا ہے اور جب تک اس کا علم نہیں ہوجاتا تب تک خیال میں نہیں آتا کہ مبیع کی رغبت دل سے کی جائے تو اس طرح جو شخص یہ بات جان لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کی چیز ناپائیدار ہے اور عقبیٰ بہتر چیز ہے اور دائمی چیز بھی ہے یعنی اُس کی لذات بالذات اچھی اور باقی ہیں تو اُسے آخرت کا ذوق اور اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت ہوتی ہے اور جس طرح جواہر برف کی نسبت عمدہ اور پائیدار ہوتے ہیں اور برف کے مالک کو اس کا جواہر کے بدلے میں دے دینا مشکل نہیں معلوم ہوتا اسی طرح دنیا و آخرت کی مثال سمجھنی چاہیئے کہ برف سورج کے سامنے رکھی ہوئی ہے اور یہ گھلتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ

Marfat.com

کچھ نہ رہے اور آخرت مثل جواہر کے ہے جس کو کبھی فنا نہیں تو جس قدر دنیا اور آخرت میں فرق ہونے کی معرفت زیادہ ہوگی اُسی قدر بیع اور معاملہ کی رغبت زیادہ ہوگی یہاں تک کہ جس کو اپنے نفس اور مال کے فروخت کرنے کا کامل الیقین ہوگا۔

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ رب العزۃ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے اپنی لاریب کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَ اَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ۔

"اللہ تعالیٰ نے خرید لی مسلمانوں سے اُن کی جان اور مال اس قیمت پر کہ ان کے لیے جنت ہے"

تو اس کا حال خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُس کا معاملہ مفید ہے۔

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ

"سو خوشیاں کرو اُس معاملہ میں جو تم نے اُس سے کی ہے"

زہد میں علم سے اس قدر حاجت ہوتی ہے کہ عقبیٰ کو بہتر اور باقی جانے اور بعض اوقات یہ اَمر کسی شخص کو معلوم ہوتا ہے مگر وہ دنیا کے چھوڑنے پر قدرت نہیں رکھتا اور یہ اَمر علم و یقین کے کم ہونے یا اُس وقت غلبۂ شہوت میں دبی ہونے یا شیطان کے ہاتھ میں گرفتار ہونے یا شیطان کے وعدوں آج کل سے دھوکا کھا جانے سے ہوتا ہے یہ اسی مغالطے میں رہتا ہے کہ ابھی آدھی عمر باقی

Marfat.com

ہے اور اُس وقت بجز حسرت وندامت کے اور کچھ ساتھ نہیں جاتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ

ترجمہ:۔ فرمادو دنیا کا مال قلیل ہے۔

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِمَنْ آمَنَ۔

ترجمہ:۔ اور کہا اُن لوگوں نے جو صاحب علم تھے افسوس ہے تمھاری عقل پر اللہ تعالیٰ کا ثواب بہتر ہے ایمان دار کے لیے۔

اس میں بتلادیا کہ علم جوہر کی نفاست کا اُس کے عوض سے دل اُٹھا دیا کرتا ہے اور چونکہ بغیر معاوضہ کے زہد اور رغبت محبوب تر چیز کے متصوّر نہیں ہو سکتا اس لیے ایک شخص نے اپنی دُعا میں یہ التجا کی کہ:۔

"اے اللہ میرے نزدیک دنیا ایسی کردے جیسی تیرے نزدیک ہے۔"

ارشاد نبوی

ابو العصیر اور منصور سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم رحمۃ للعالمین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"دُعا اس طرح مت کیا کرو کہ الٰہی دنیا میری سمجھ میں ایسی کر جیسے تو نے اپنے نیک بندوں کے نزدیک اس کو کیا ہے۔"

Marfat.com

اس ارشاد کی یہ وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تو دنیا کو ایسے حقیر سمجھتا ہے جیسی وہ واقع میں ہے اور ہر ایک مخلوق اُس کے جلال کی نسبت سے حقیر ہے اور جو بندہ دنیا کو اپنے لیے حقیر جانتا ہے تو اُس شے کی نسبت سے ہے جو بندے کے لیے بہتر ہے اور یہ نہیں ہو سکتا کہ گھوڑا فروخت کرنے والا اس سے دل برداشتہ ہو وہ گھوڑا کو اس طرح خیال کرے جس طرح کہ حشرات الارض کو خیال کرتا ہے کیونکہ ان چیزوں کو تو اُس کی حاجت نہ ہو گی مگر گھوڑا سے مستغنی نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ بذاتِ خود ہر ایک ماسوا سے غنی ہے وہ ہر ایک چیز کو اپنے جلال کے سامنے ایک ہی درجے میں خیال کرتا ہے اور فرق صرف ایک دوسرے کی نسبت سے خیال کرتا ہے نہ کہ اپنے جلال کے لحاظ سے۔

زاہد کون؟

زاہد وہ ہے جو اشیاء کا فرق اپنے نفس کے لحاظ سے کرتا ہے نہ کہ دوسرے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی لیے منع فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جس طرح کسی چیز کو حقیر خیال کرتا ہے اُس طرح کی حقارت دوسرے شخص کے نزدیک ہونا متصور نہیں اُس کی دعا بھی نہ چاہیئے۔ باقی رہا عمل جو حال زہد سے صادر ہوتا ہے وہ چھوڑنا اور اختیار کرنا ہے کیونکہ زہد کا معاملہ داد وستد اور معاوضہ بہتر چیز سے ادنیٰ کا ہے تو جس طرح بیع وشرا میں یہ مقصود ہوتا ہے کہ بیع کو ترک کر کے اپنے قبضے سے نکالیے اور اُس کے عوض کو لیجئے اسی طرح زہد میں بھی یہ غرض ہے کہ جس چیز میں زہد کیا اُس کو یعنی دنیا کو تمام اسباب ولوازم و علائق کے ساتھ ترک کرے یہاں تک کہ دل سے اُس کی محبت جاتی رہے اور طاعات کی محبت دل میں آجائے اور جو چیز دل میں سے نکلے وہ آنکھ

Marfat.com

ہاتھ اور تمام اعضاء سے نکل جائے اور آنکھ وغیرہ جیسے اعضاء وظائف طاعات پر مداومت کریں ورنہ صرف دنیا ترک کرنے سے ایسا ہوگا جیسا کوئی بیع تو مشتری کو دے دے اور اُس سے زرِ ثمن نہ لے اور جب جانبین کی شرائط داد وستد حسب مذکورہ بالا ہو جائیں تو اُسے خوشخبری ہو کہ یہ معاملہ نفع کا ہُوا کیونکہ جس شخص سے یہ معاملہ ہُوا ہے وہ اپنے عہد کو پورا کرے گا مثلاً اگر کوئی شخص بیع سلم کرے اور موجودہ چیز غائب کے لیے دے دے اور اُس کی تلاش میں سرگرم ہو تو اگر صاحب معاملہ معتبر اور وعدے کا سچا اور دینے کی قدرت رکھتا ہے تو بیشک اُسے مطلوبہ مال دے گا یہ معاملہ بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے جس میں تمام مذکورہ صفات درجۂ کمال پر موجود ہیں پس اس معاملے کے نفع بخش ہونے میں کیا شک ہے اور جو شخص محض دنیادار ہو اُس کا زہد کبھی بھی صحیح نہ ہوگا۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے

آں کس کہ درم گرفت و دینار
زاہد تر ازو دگر بدست آر

ترجمہ:۔ جس آدمی نے درہم و دینار لے لیا تو اس سے بڑا متقی حاصل کر۔

نتیجۂ عقبیٰ

دیکھئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کو آپ کی صفت زہد حضرت بنیامین کے بارے میں ذکر نہیں فرمائی ہرچند دونوں کے بارے میں کہتے تھے کہ حضرت یوسف علیہ السلام اور اُس کا بھائی ہمارے باپ کے نزدیک ہم سے بہتر ہیں اور انھیں بھی مثل یوسف علیہ السلام جُدا کرنا چاہتے تھے حتیٰ کہ ایک کی سفارش کے سبب رہنے دیا اسی جہت سے ان کے بارے میں زاہد نہ کہلائے۔

Marfat.com

اور جب حضرت یوسف علیہ السلام کے نکالنے کا قصد کیا تھا جبھی سے وصف زہد سے اللہ تعالیٰ نے اُنھیں موصوف نہ کیا بلکہ دے چکے اور بیچ دیا تو زاہد فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ رہنے دینا رغبت کی علامت ہے اور پاس سے نکال دینا زہد کی علامت ہے۔ پھر اگر تم اپنے قبضے میں سے کچھ دنیا نکال دو اور باقی کچھ رکھو تو اُسی قدر زاہد ہو گے جس کو قبضے سے نکال دیا زاہد مطلق نہیں کہلاؤ گے اور اگر تمھارے پاس کچھ مال ہی نہ ہو اور دنیا موافق نہ ہو تو پھر تم سے زہد ہونا ممکن نہیں کیونکہ جس چیز کی تم قدرت ہی نہیں رکھتے اُس کے ترک کے کیا معنی؟ اور اگر شیطان فریب دے اور یہ سمجھا دے کہ گو دنیا تمھارے پاس نہیں آتی تو تم اُس میں زاہد ہو تو تمھیں نہیں چاہیئے کہ اُس کے جال میں آؤ اور خود کو زاہد سمجھو اس کے علاوہ کہ مضبوط عہد و اعتماد اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھتے ہو اس لیے کہ تم جب تک قدرت کے وقت کا امتحان نہیں کرو گے تب تک اعتبار کیسے کرو گے کہ ہم ترک پر قدرت رکھتے ہیں۔ بہت سے آدمی ایسے ہیں کہ اپنے گمان میں گناہ کو بُرا جانتے ہیں جب تک کہ اُس پر دسترس نہیں ہوتی مگر جب اُس گناہ کے لوازم انھیں میسر ہو جاتے ہیں اور کسی قسم کی رکاوٹ یا لوگوں کا خوف نہیں ہوتا تو اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پس جب نفس کے مغالطے کا گناہوں میں یہ حال ہو تو اگر یہ وعدہ مباحات میں کرے تو اس پر کیسے اعتبار کرو گے اور نفس کا عہد اس طرح غلیظ ہے کہ تم چند بار اُس کا امتحان طاقت رکھتے ہوئے کرو اور جب دائمی طور پر اپنے وعدے کو پورا کرے حالانکہ مزاحم اور عذر ظاہری اور باطنی کسی طرح کا نہ ہو تب کچھ مضائقہ نہیں کہ تم کسی قدر نفس پر اعتماد کرو لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ اس کے بدل جانے سے بھی خائف رہو اس لیے کہ وہ جلدی سے عہد توڑ کر اپنی خواہش طبعی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ حاصل یہ کہ نفس سے امن تب ہی

Marfat.com

ہے جبکہ وہ کسی چیز کو ترک کر دے اور اس صورت میں بھی امن صرف اُسی متروک چیز کی نسبت سے ہو گا شرط یہ ہے کہ طاقت ہونے کے باوجود ترک کیا ہو۔

تخصیص زُہد

مروی ہے کہ:۔

”حضرت ابن ابی لیلیٰ نے حضرت ابن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ امام ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتے ہو کہ جس مسئلہ میں ہم فتویٰ دیتے ہیں اُسے ردّ کر دیتے ہیں اُنھوں نے جواب دیا کہ مجھے اُن کے بارے میں علم نہیں اتنا جانتا ہوں کہ دنیا اُن کے پاس آئی اور وہ دنیا سے دُور بھاگے اور ہم سے دنیا بھاگی تو ہم دنیا کے پیچھے بھاگے۔“

یعنی آپ نے دنیا ہوتے ہوئے بھی زُہد کیا یہ کس قدر عظیم فضل ہے۔ اسی طرح حضور نبی کریم رؤوف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے زمانۂ مبارک میں مسلمانوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں اور اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ اس کی محبت کون سی چیز ہے اور کس طرح حاصل ہوتی ہے تو ہم وہی کچھ کرتے تو اُسی وقت یہ آیت نازل ہوئی:۔

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ۔

”اور اگر ہم حکم کرتے کہ اپنی جان ہلاک کرو اور اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو کوئی نہ کرتے مگر ان میں تھوڑے سے۔“

Marfat.com

بیہقی نے دلائل النبوۃ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا کہ:-

"اے ابن مسعود تو اُن تھوڑوں میں سے ہے۔"

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"مجھے معلوم نہ تھا کہ ہم میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دنیا سے محبت رکھتے ہیں مگر اس آیت کے نزول سے معلوم ہوا:-

مِنْکُمْ مَنْ یُّرِیْدُ الدُّنْیَا وَ مِنْکُمْ مَنْ یُّرِیْدُ الْاٰخِرَۃَ

"کوئی تم سے دنیا چاہتا تھا اور کوئی تم سے آخرت چاہتا تھا۔"

انکشافِ زُہد

اَب جاننا چاہیئے کہ زُہد اس کا نام نہیں کہ مال کو ترک کرے اور اُسے سخاوت اور جواں مردی کی راہ سے خرچ کرے یا دلوں کے مائل کرنے کے طور پر یا اور کسی طمع سے دے دے کیونکہ یہ باتیں اخلاق عالیہ سے ہیں انھیں عبادت میں کچھ دخل نہیں۔

زُہد اُسے کہتے ہیں کہ آخرت کی نفاست کے مقابلہ میں دنیا کو حقیر جان کر ترک کرے ورنہ ترک کی ہر ایک قسم ایسے شخص سے ممکن ہے جو آخرت پر ایمان ہی نہ رکھتا ہو مگر اُس کا ترک یا براہِ مروت یا سخاوت یا خوش خلقی کے طور پر ہوتا ہے زُہد نہیں ہوتا کیونکہ نام کا ہونا اور دلوں کا مائل ہونا یہ لذاتِ

Marfat.com

دنیوی ہیں اور مال سے زیادہ لذیذ ہیں اور جس طرح کہ مال کو سلم کے طور پر دینا اور عوض کی طمع رکھنا زہد نہیں ہے اسی طرح مال کا اس طمع سے دینا کہ نام ہوگا یا لوگ تعریف کریں گے یا سخاوت میں شہرت ہوگی یا اس خوف سے دینا کہ پاس رکھنے سے اس کی حفاظت میں محنت و مشقت اٹھانی پڑے گی یا اس کے حاصل کرنے کے لیے بادشاہوں کے ہاں اور امراء کے سامنے ذلیل ہونا پڑے گا یہ بھی زہد میں داخل نہیں ہے بلکہ ایک لذتِ دنیوی کو چھوڑ کر دوسری لذت کا حاصل کرنا ہے۔ زاہد وہی ہے جس کے پاس دنیا بے غل و غش ذلیل ہو کر آئے اور وہ اس سے لذت لینے پر قدرت رکھتا ہو اس طرح کہ نہ جاہ کا نقصان ہوتا ہو اور نہ ہی بدنامی ہوتی ہو اور نہ ہی اور کسی طرح کا حظ نفسانی فوت ہوتا ہو اور وہ ایسی صورت میں دنیا کو اس خوف سے چھوڑ دے کہ اس کے ساتھ اُنس کرنے سے غیر اللہ سے مانوس اور ماسوا کا محب ہو جاؤں گا اور محبت الٰہی میں مشرک بنوں گا یا اس طمع سے ترک کرے کہ اس کے ترک سے آخرت کا ثواب ملے گا مثلاً دنیا کے شربت اس طمع سے چھوڑے کہ جنت کے شربت ملیں گے اور عورتوں اور لونڈیوں سے اس وجہ سے ہم بستر نہ ہو کہ جنت میں حور عین سے صحبت رہے گی اور باغات کی سیر جنت کے باغات اور گلزاروں کی توقع پر ترک کرے اور زینت و تکلف جنت کی آرائش و تجمل کی طمع سے چھوڑ دے یہاں کے لطف اندوز کھانوں پر اس وجہ سے لات مارے کہ جنت کے میوؤں پر ہاتھ مارے اور اس بات کا تردد نہ ہو کہ وہاں کوئی یہ کہے گا۔ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا (ضائع کیے تم نے اپنے مزے اپنے دنیا کے جینے کے) غرضیکہ ان تمام باتوں کو جن کا جنت میں وعدہ ہے دنیا کی بے غل و غش چیزوں پر ترجیح دے یہ جان کر کہ عقبیٰ میں جو کچھ ہے وہی پائیدار ہے اور اس کے سوا جتنے ہیں تمام کے تمام معاملات دنیوی فانی اور بے سود ہیں۔

Marfat.com

زہد کی فضیلت

دوسرا بیان

ارشادِ باری تعالیٰ

اللہ رب العزۃ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے اپنی لاریب کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا۔

فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ فِیْ زِیْنَتِهٖ قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا یٰلَیْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ قَارُوْنُ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَیْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ ۔ ۲۸ القصص

ترجمہ:۔ پس نکلا وہ ایک اپنی قوم کے سامنے بڑی زیب و زینت کے ساتھ کہنے لگے وہ لوگ جو آرزومند تھے دنیوی زندگی کے اے کاش ہمیں بھی اسی قسم کا (جاہ وجلال) نصیب ہوتا جیسے دیا گیا ہے قارون کو واقعی وہ تو بڑا خوش نصیب ہے اور کہا اُن لوگوں نے جنہیں علم دیا گیا تھا افسوس تمہاری عقل پر اللہ تعالیٰ کا ثواب بہتر ہے اس کے لیے جو ایمان لے آیا اور نیک عمل کیا۔

85106

Marfat.com

اس آیہ کریمہ میں زہد کو علماء کی طرف منسوب کیا اور اہل زہد کو علم سے موصوف فرمایا یہ نہایت درجے کی تعریف ہے۔

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا۔

"وہ لوگ دوہرا اجر پائیں گے جو اس پر ٹھہرے رہے۔"

اس آیہ مبارک کی تفسیر میں مفسرین نے فرمایا کہ جنہوں نے دنیا میں زہد کرنے کا صبر کیا وہ مراد ہیں۔

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۔

"ہم نے بنایا ہے جو کچھ زمین پر ہے اس کی رونق تاکہ جانچیں لوگوں کو کون ان میں اچھا کام کرتا ہے۔"

احسن عملا کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ کون سا زیادہ زاہد ہے دنیا میں۔ اس سے معلوم ہوا کہ زہد کو احسن اعمال فرمایا۔

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ۔

"جو کوئی چاہتا ہو آخرت کی کھیتی بڑھائیں گے اس کی کھیتی اور جو کوئی چاہتا دنیا کی کھیتی اس کو دیں ہم کچھ اس میں سے اور اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔"

Marfat.com

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ۔

"اور نہ پسار اپنی آنکھیں اُس چیز پر جو برتنے کو دی ہم نے ان نہایت بھانت لوگوں کو رونق دنیا کی جیتے ان کے جانچنے کو اور تیرے رب کا دیا ہوا رزق بہتر ہے اور ہمیشہ رہنے والا۔"

اور پھر ارشاد خداوندی ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ۔

"جو پسند رکھتے ہیں زندگی دنیا کی آخرت سے۔"

یہ وصف کفار کا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن وہ ہے جو موصوف اس صفت کی ضد سے ہو یعنی آخرت کی محبت دنیا میں چاہتا ہو۔

Marfat.com

بغضِ دُنیا

اَب ہم دنیا سے بغض کی فضیلت تحریر کرتے ہیں جو منجیات میں سے ہے اور وہی زُہد سے مراد ہے۔

ارشادِ نبوی

ابن ماجہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ:

"جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اُسے دنیا میں زُہد و سکوت ملا ہے تو اُس کے قریب ہوا کرو اس لیے کہ وہ حکمت کو سکھلایا جاتا ہے۔"

اِرشادِ باری تعالیٰ

اللہ ربُّ العزۃ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہ الکریم نے اپنی لاریب کتاب قرآن مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرمایا:

Marfat.com

وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا۔

"اور جس کو سمجھ ملی بہت خوبی ملی"

اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ جو شخص چالیس دن دنیا میں زُہد کرے اُس کے دل میں اللہ تعالیٰ حکمت کے چشمے جاری فرماتا ہے اور وہی اُس کی زبان سے نکلواتا ہے۔

ابن ماجہ نے عبداللہ بن قرابطی رضی اللہ عنہ سے مکارم اخلاق میں روایت کیا کہ:-

"بعض صحابہ کرام نے حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت عالیہ میں عرض کیا یارسول اللہ کونسا آدمی بہتر ہے آپ نے فرمایا:-

کُلُّ مُؤْمِنٍ مَّخْمُوْمُ الْقَلْبِ صَدُوْقُ اللِّسَانِ

"ہر ایمان دار دل کا صاف اور زبان کا سچا"

ہم نے عرض کیا کہ مخموم القلب کسے کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ پرہیز گار اور صاف آدمی ہے جس میں نہ خیانت ہو نہ کھوٹا پن نہ سرکشی ہو نہ حسد۔ ہم نے عرض کیا کہ اس کے بعد کون بہتر ہے تو آپ نے فرمایا:-

اَلَّذِیْ یَشْنَأُ الدُّنْیَا وَیُحِبُّ الْاٰخِرَۃَ

"جو دنیا کو بُرا جانے اور آخرت سے محبت کرے"

اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بُرا آدمی وہ ہے جو دنیا سے محبت کرے۔

ابن ماجہ نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند ضعیف روایت کیا کہ حضور سیّد عالم نورِ مجسم شفیع معظم احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا کہ:-

Marfat.com

اِنْ اَرَدْتَ اَنْ يُحِبَّكَ اللّٰهُ فَازْهَدْ فِي الدُّنْيَا۔

اگر تو چاہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے تو دنیا میں زہد اختیار کر۔

اس میں زُہد کو محبت کا سبب فرمایا اور جسے اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے وہ اعلیٰ درجات میں پہنچتا ہے اس لیے ضروری ہوا کہ دنیا میں زُہد کرنا افضل مقامات میں سے ہو اور اس کا مفہوم بھی یہی ہے کہ دنیا سے دوستی کرنے والا اللہ تعالیٰ کے بغض میں مبتلا ہوتا ہے

مروی ہے کہ حضور نبی غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا:۔

اَلزُّهْدُ وَالْوَرَعُ يَجُوْلَانِ فِي الْقَلْبِ فَاِنْ صَادَفَا قَلْبًا

فِيْهِ الْاِيْمَانُ وَالْحَيَاءُ اَقَامَا فِيْهِ وَاِلَّا لَارْتَحَلَا۔

ترجمہ:۔ زہد و تقویٰ دل میں گھومتے ہیں اگر دل کو ایمان اور حیاء والا پائیں تو اس میں ٹھہر جاتے ہیں وگرنہ کوچ کر جاتے ہیں۔

اور جبکہ حضرت حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ عالیہ میں عرض کیا کہ:۔

"میں یقیناً ایمان دار ہوں"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"تیرے ایمان کی حقیقت کیا ہے"

حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ:۔

"میں نے اپنے نفس کو دنیا سے علیٰحدہ کر دیا اُس کے ڈھیلے اور پتھر اور سونا میرے نزدیک برابر ہیں گویا میں جنت اور دوزخ میں ہوں اور گویا میں اپنے رب کے عرش کے پاس کھلا ہوا ہوں"

آپ نے ارشاد فرمایا:۔

Marfat.com

"تو نے پہچانا کہ اسی پر رہنا ہے۔"

پھر ارشاد فرمایا کہ:

"یہ ایک بندہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا دل ایمان سے روشن کیا ہے۔"

حاصلِ کلام

دیکھنا چاہیئے کہ حضرت حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اظہارِ حقیقت ایمان کو زہد ہی سے شروع کیا اور پھر اس کو یقین سے متصل کیا اور اسی وجہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انھیں صاف بتلایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ ایک بندہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا دل ایمان سے منور کیا اور جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت میں:

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ۔

"سو جس کو اللہ چاہے کہ راہ دے کھول دے اُس کا سینہ واسطے اسلام کے۔"

پوچھا کہ یہ شرح کیسی ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"نور جب دل میں داخل ہوتا ہے تو اُس کے لیے سینہ کھل جاتا ہے۔"

لوگوں نے عرض کیا کہ اُس کی کوئی پہچان ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہاں یہ ہے کہ:

"دارِ ناپائیدار سے علیٰحدہ رہنا اور دارِ خلود کی طرف رجوع کرنا اور موت سے پہلے اُس کی تیاری کرنا۔"

دیکھئے آپ نے کس طرح زُہد کو اسلام کی شرط فرمایا یعنی اس کی علامت دنیا سے

Marfat.com

علیحدگی اور آخرت کی رغبت کو ارشاد فرمایا۔

طبرانی نے اُم ولید اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے بسند ضعیف روایت کیا کہ حضور نبی غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"اللہ تبارک و تعالیٰ سے جتنا حق شرمانے کا ہے شرماؤ۔"

لوگوں نے عرض کیا:۔

"یا رسول اللہ ہم اللہ تعالیٰ سے شرماتے تو ہیں۔"

آپ نے فرمایا:۔

"ایسا نہیں اس لیے کہ مکان بناتے ہو جس میں نہیں رہتے اور وہ چیز جمع کرتے ہو کہ نہیں کھاتے۔"

اس حدیث شریف میں بیان فرمایا کہ یہ دونوں باتیں اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنے کے خلاف ہیں۔

خطیب و ابن عساکر نے تاریخ میں روایت کیا کہ:۔

"جب کسی جگہ کے قاصد لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں آئے تو عرض کیا کہ ہم مومن ہیں آپ نے فرمایا کہ تمھارے ایمان کی کیا پہچان ہے تو اُنھوں نے عرض کیا کہ:۔

۱۔ مصیبت کے وقت صبر کرنا۔

۲۔ فراخی عیش کی حالت میں شکر کرنا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کے حکم پر راضی رہنا۔

۴۔ جب دشمنوں پر مصیبت آئے تو اُس پر شماتت نہ کرنا۔

Marfat.com

آپ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"اگر تم واقع میں ایسے ہی ہو تو جو کھاتے نہیں ہو اُسے مت جمع کرنا اور جس میں رہنا نہیں اُسے مت بنانا اور جس چیز کو چھوڑ جاؤ اس کی رغبت مت کرنا۔"

اس حدیث شریف میں زہد کو ان کے ایمان کا تتمہ فرمایا۔

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم رؤوف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"جو کوئی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہے گا اس طرح کہ اُس میں دوسری چیز نہ ملائے تو اُس کے لیے جنّت واجب ہے۔"

حضرت علی رضی تعالیٰ عنہ نے اُٹھ کر عرض کیا:۔

"یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں دوسری چیز نہ ملانے سے کیا غرض ہے اسے تفسیر سے فرما دیجئے۔"

آپ نے فرمایا:۔

"دنیا کی طلب اور اُس کی پیروی کے لیے اُس کو دوست رکھنا۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ قول تو رسولوں جیسے کہتے ہیں اور کام ظالم حاکموں جیسے کرتے ہیں تو جو کوئی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہے اور ان اُمور میں سے اُس میں کچھ نہ ہو تو اُس کے لیے جنّت واجب ہے۔"

ابو منصور نے فردوس میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی رحمت علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ:۔

"سخاوت یقین میں سے ہے اور اہل یقین دوزخ میں نہیں

Marfat.com

اور بخل شک میں سے ہے اور جس نے شک کیا

وہ جنّت میں نہیں جائے گا۔"

ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ:۔

"سخی اللہ تعالیٰ کے قریب ہے لوگوں سے قریب ہے

جنّت سے قریب ہے۔ اور بخیل اللہ تعالیٰ اور مخلوق سے

دُور ہے دوزخ سے قریب ہے۔"

حاصل کلام

اور چونکہ بخل دنیا کی رغبت کا ثمرہ ہے اور سخاوت زہد کا ثمرہ ہے تو ظاہر ہے کہ ثمرہ کی صفت کرنا بعینہٖ مثمر کی صفت کرنا ہے۔

زہد کا حقیقی کمال

ابن ابی الدنیا نے صفوان بن ابی مسلم سے مرسلاً روایت کیا اور حضرت ابن مسیّب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"جو شخص دنیا میں زُہد کرے اللہ تعالیٰ اُس کے دل میں

حکمت داخل کرتا ہے پھر اُس کی زبان سے حکمت ہی بلواتا

ہے اور اُس کو دنیا کا مرض اور اُس کی دوا دونوں بتلا دیتا ہے

اور اُس کو دنیا میں سے دار السلام کی طرف سلامت

نکالتا ہے۔"

Marfat.com

مروی ہے کہ:۔

"حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اپنے صحابہ کرام
کے ساتھ ایسی اُونٹنیوں پر گزرے کہ وہ بہت دودھ دیتی
تھیں اور حاملہ تھیں اور ایسی اُونٹنیوں کو عرب کے لوگ
بہت محبوب اور نفیس مال جانتے تھے کیونکہ اُن سے
ہر طرح کے فائدے حاصل تھے کہ باربرداری، گوشت
اور دودھ اور ان کے لیے مفید تھیں اور اسی وجہ سے کہ
اس مال کی عظمت ان کے دلوں میں تھی کلام مجید میں
ارشاد فرمایا وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (اور جب بیائی اونٹنیاں
چھوٹی پھریں)۔"

غرضکہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اُن اُونٹنیوں کی طرف سے منہ پھیر لیا اور اپنی آنکھیں بند کرلیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ تو ہم لوگوں کا بڑا عمدہ مال ہے اس کو آپ کیوں نہیں دیکھتے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے منع فرمایا ہے پھر یہ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی:۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ
زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ۔

"اور نہ پسار اپنی آنکھیں اس چیز پر جو برتنے کو دی ہم نے
اُن بھانت بھانت لوگوں کو رونق دنیا کی جیتے ان کے جانچنے
کو۔"

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا آپ فرماتی ہیں کہ:۔

Marfat.com

"میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا
کہ آپ اللہ تعالیٰ سے غذا طلب کیوں نہیں فرماتے کہ
آپ کو کھانا کھلادے۔"

اور آپ کی بھوک کی حالت دیکھ کر رو پڑیں تو حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے ارشاد فرمایا:۔

"اے عائشہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری
جان ہے اگر میں اپنے رب سے دُعا کرتا کہ میرے
ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں تو اللہ تعالیٰ اُن کو جہاں
میں چاہتا زمین پر میرے ساتھ کر دیتا لیکن میں نے
دنیا کی بھوک کو سیری پر اور یہاں کے فقر کو غنا پر اور
یہاں کے رنج کو خوشی پر اختیار کر لیا اے عائشہ
دنیا محمد اور آل محمد کے لیے مناسب نہیں اے عائشہ
اللہ تعالیٰ نے رسولوں میں سے اولوالعزموں کے لیے
یہی پسند فرمایا کہ دنیا کی بُرائی پر صبر کریں اور اُس کی
محبوب چیز سے رُکے رہیں پھر میرے لیے یہ پسند کیا
کہ جس بات کا اُن کو حکم کیا وہی میرے لیے پسند فرمایا جیسا
کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ
مِنَ الرُّسُلِ سو تو ٹھہرا رہ جیسے ٹھہرے رہے ہمت والے
رسول اقسم بخدا میں اس کی فرمانبرداری سے مفر نہیں دیکھتا اور
جیسا انھوں نے صبر کیا ویسا ہی میں بھی حتی الوسع کروں گا
اور اللہ کی توفیق کے بغیر قوت بھی کام نہیں آتی۔"

Marfat.com

زُہدِ فاروقی

مروی ہے کہ:۔

"جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَور میں بہت سی فتوحات ہوئیں تو آپ کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ جب اور جگہ کے لوگ اِردگرد سے آپ کے پاس آیا کریں تو آپ نرم و باریک کپڑے پہنا کریں اور کچھ کھانے کے لیے فرما دیا کریں کہ آپ بھی کھائیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے حفصہ تمھیں معلوم ہے کہ مرد کا حال اُس کی بیوی کو زیادہ معلوم ہوتا ہے اُنھوں نے عرض کیا بالکل صحیح ہے آپ نے فرمایا کہ میں تم کو قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تمھیں معلوم ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کئی برس نبی رہے اور کبھی آپ نے اور آپ کے اہلِ خانہ نے دن کا کھانا پیٹ بھر کر نہیں کھایا اور رات کو بھوکے رہے اور اگر رات کو کھایا تو دن کو بھوکے رہے اور تمھیں معلوم ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اتنے سال پیغمبر رہے آپ نے یا آپ کے اہلِ خانہ نے کبھی پیٹ بھر کر خرما نہیں کھایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے خیبر کو مفتوح فرمایا اور تم جانتی ہو کہ ایک دن تم نے دسترخوان بچھایا کہ وہ کچھ اُونچا تھا۔ یہ اَمر آپ کو ناگوار

Marfat.com

ہُوا حتیٰ کہ چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا اور تم جانتی ہو کہ
حضور سید عالم اللہ علیہ وسلم ایک کمبل کو دو تہ کر کے اس
پر سویا کرتے تھے ایک رات کسی نے اس کو چار تہ کر دیا تو
آپ اُس پر سوئے پھر جب سو کر اُٹھے تو ارشاد فرمایا کہ تم
نے مجھے رات کے جاگنے سے روک دیا اس لئے کمبل کو بدستور
دو تہ کر کے بچھایا کرو اور تمھیں معلوم ہے کہ رسول خدا علیہ التحیۃ
والثناء اپنے کپڑے دھونے کے لیے اُتارتے اور
دھو کر پھیلاتے اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ آ کر
نماز کی اطلاع کرتے تو آپ کے پاس دوسرا کپڑا نہیں
ہوتا تھا کہ اُسے پہن کر نماز کے لیے نکلتے جب وہی کپڑے
خشک ہو جاتے تو ان کو پہن کر نکلتے اور تم کو معلوم ہے
کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ایک عورت نے
بنی ظفر میں سے دو چادریں ایک تہمد اور ایک دوپٹہ
بنوایا تھا اور اُن میں سے پہلے ایک بھیج دی تھی کہ
دوسرا بدن پر کوئی کپڑا نہ تھا اُسی کے دونوں کناروں کی
گردن کے پاس گرہ لگا لی تھی اور اسی طرح نماز پڑھی۔"

غرض کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حال اس قدر بیان کیا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے رونا شروع کر دیا اور خود بھی اس قدر روئے کہ لوگوں کو معلوم ہُوا کہ آپ کی جان نکل جائے گی۔

اور بعض روایات میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول اتنا اور زیادہ آیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ:

Marfat.com

"میرے دو ساتھی تھے جو ایک راہ پر چلے اب میں اگر اُن
کے طریقہ کے بغیر چلوں گا تو مجھے دوسرا ہی بے راہ طے کرایا
جائے گا اور میں بخدا انھیں کی زندگی پر صبر کروں گا تاکہ
اُن دونوں کے ساتھ ویسا ہی وسیع عیش پاؤں۔"

ابن ماجہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم رووف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ:۔

"مجھ سے پہلے انبیاء فقر میں مبتلا کیے جاتے تھے وہ کمبل
کے سوا اور کچھ نہیں پہنتے تھے پھر جوؤں سے ان کا امتحان
ہوتا تھا اور اتنی جوئیں ہو جاتی تھیں کہ قریب تھا کہ انہیں
مار ڈالیں مگر یہ حالت اُن لوگوں کو زیادہ محبوب تھی بہ نسبت
اس کے کہ تم عطا کو پسند کرتے ہو۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زہد

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور شافع یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ:۔

"جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین کے پانی پر پہنچے تو
ساگ کی سبزی اُن کی لاغری کی وجہ سے پیٹ سے معلوم
ہوتی تھی۔"

غرضیکہ انبیاء و رسول علیہم السلام جو مخلوق کی نسبت سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ جانتے تھے اور آخرت کی فلاح سے زیادہ واقف تھے۔ اُن کے زہد کا یہ حال تھا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم رؤوف و رحیم

Marfat.com

علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب یہ آیت اُتری:

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

"اور جو لوگ گاڑ رکھتے ہیں سونا اور روپے اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔"

کہ خرابی ہے دنیا کی اور خرابی ہے درم و دینار یعنی روپیہ اور اشرفی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سب نے عرض کیا یارسول اللہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے سونا اور چاندی کے ذخیرہ کرنے سے منع کر دیا اب ہم کونسی چیز جمع کریں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تمھیں یہ باتیں حاصل کرنی چاہئیں:

۱۔ زبان ہر وقت ذاکر رہے۔

۲۔ دل ہر وقت شاکر رہے۔

۳۔ نیک بخت بیوی ہو جو اُمرِ آخرت میں اُس کی مدد کرے۔

مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

مَنْ اٰثَرَ الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَۃِ اِبْتَلَاہُ اللّٰہُ بِثَلَاثٍ ھَمًّا لَا یُفَارِقُ قَلْبَہٗ اَبَدًا وَفَقْرًا لَا یَسْتَغْنِیْ اَبَدًا وَحِرْصًا لَا یَشْبَعُ اَبَدًا۔

"جو شخص آخرت پر دنیا کو اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو تین باتوں میں بتلا کر دیتا ہے اول فکر کہ اس کے دل سے جدا نہ ہو۔ دوم مفلسی کہ کبھی تو انگر نہ ہو۔ سوم حرص کہ کبھی پیٹ نہ بھرے۔"

ابو منصور نے مسند میں علی بن طلحہ سے مرسلاً روایت کیا کہ حضور نبی پاک

Marfat.com

صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے ارشاد فرمایا:۔

”تب تک ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک نہ مشہور ہونا مشہور ہونے کی نسبت محبوب نہ ہو اور جب تک کہ شے کی قلت کثرت کی نسبت سے پسند نہ ہو“

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زُہد

مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔

”دنیا ایک پُل ہے اس پر سے اُتر جاؤ اس پر عمارت نہ بناؤ“

آپ سے لوگوں نے عرض کیا:۔

”اے اللہ کے نبی اگر آپ اجازت دیں تو ہم ایک گھر بنائیں جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں“

آپ نے فرمایا۔

”جاؤ پانی پر گھر بناؤ“

اُنہوں نے عرض کیا:۔

”پانی پر عمارت کس طرح ٹھہرے گی“

آپ نے فرمایا:۔

”عبادت دنیا کی محبت کے ساتھ کیسے بنے گی“

فرمانِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

مروی ہے کہ حضور نبی کریم رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین انیس الغریبین حبیب

Marfat.com

رب العالمین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ و الثناء نے فرمایا:۔

”میرے رب تعالیٰ جلّ مجدہ الکریم نے میرے ساتھ یہ معاملہ پیش کیا کہ اگر تم چاہو تو مکہ کے تمام پہاڑوں کو تمھارے لیے سونا بنا دوں۔ میں نے عرض کیا اے میرے رب! مجھے یہ منظور نہیں بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں تاکہ جس دن میں بھوکا رہوں تو تیری بارگاہ میں تضرع اور دُعا کروں اور جس دن میں پیٹ سے بھرا ہوا ہوں اُس دن تیری حمد و ثناء کروں۔“

خزانوں کی کنجیاں پیش کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ:۔

”ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ و السّلام حضرت جبریل علیہ السّلام کے ساتھ باہر جا رہے تھے۔ آپ صفا پر چڑھے تو حضور علیہ السّلام نے فرمایا اے جبریل قسم ہے اُس ذات کی جس نے تم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ شام کو آلِ محمد کے نہ مٹھی ستو کی اور نہ مٹھی آٹے کی ہو۔ یہ کلام آپ کہنے نہ پائے کہ ایک دفعہ ہی آسمان سے ایک کڑک کی آواز سُنی جس سے آپ کو خوف معلوم ہُوا آپ نے فرمایا کہ کیا قیامت کو حکم برپا ہُوا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السّلام نے عرض کیا نہیں بلکہ یہ اسرافیل ہیں جب آپ کا کلام سُنا

Marfat.com

تو نیچے اُترے ہیں۔ حضرت اسرافیل علیہ السّلام نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ تم نے کہا تھا سُنا اب مجھے زمین کی چابیاں دے کر بھیجا ہے اور حکم کیا ہے کہ آپ سے عرض کروں کہ اگر آپ کی مرضی ہو تو تہامہ کے پہاڑوں کو زمرد و یاقوت اور سونے چاندی کا بنا کر تمہارے ساتھ پھیروں اور اگر چاہو تو پیغمبر اور بادشاہ ہو چاہو نبی اور بندہ ہو۔ حضرت جبریل علیہ السّلام نے آپ کی طرف اشارہ کیا کہ اللہ کے لیے تواضع کیجئے آپ نے تین بار فرمایا کہ میں رسول اور بندہ رہوں گا۔"

زُہد کی حقیقی پوزیشن

ابو منصور نے مسند فردوس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بسند ضعیف روایت کیا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ:۔

"جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بہتری چاہتا ہے تو اُس کو دنیا میں زاہد کر دیتا ہے اور آخرت کا راغب اور اپنے عیبوں کا بینا بنا دیتا ہے۔"

مروی ہے کہ ایک شخص کو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ:۔

"دنیا میں زُہد کیا کر پھر اللہ تعالیٰ تجھے محبوب جانے گا اور لوگوں کے ہاتھ کی چیز میں زُہد کر کہ لوگ تجھے محبوب جانیں گے۔

مروی ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

Marfat.com

ارشادِ نبوی ہے:۔

مَنْ اَرَادَ اَنْ یُّؤْتِیَہُ اللّٰہُ عِلْمًا بِغَیْرِ تَعَلُّمٍ ھُدًی

بِغَیْرِ ھِدَایَۃٍ فَلْیَزْھَدْ فِی الدُّنْیَا

"جو شخص چاہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کو بے سیکھے علم اور ہدایت بغیر رہنمائی کے دے تو اُسے چاہیئے کہ دنیا میں زہد کرے۔"

پھر ارشادِ نبوی ہے کہ:۔

مَنِ اشْتَاقَ اِلَی الْجَنَّۃِ سَارَعَ اِلَی الْخَیْرَاتِ

وَمَنْ خَافَ مِنَ النَّارِ لَھَا عَنِ الشَّھَوَاتِ وَ

وَمَنْ تَرَقَّبَ الْمَوْتَ تَرَکَ اللَّذَّاتِ وَمَنْ زَھَدَ

فِی الدُّنْیَا ھَانَتْ عَلَیْہِ الْمُصِیْبَاتُ۔

"جو شخص جنّت کا مشتاق ہوتا ہے وہ خیرات کی طرف دوڑتا ہے اور جو دوزخ سے ڈرتا ہے وہ شہوات کو بھول جاتا ہے اور جو موت کا منتظر رہتا ہے وہ لذتوں کو چھوڑ دیتا ہے اور جو دنیا میں زہد کرتا ہے اُس پر مصیبتیں آسان ہو جاتی ہیں۔"

چار چیزوں کا حصول

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور حضرت عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السّلام سے مروی ہے کہ:۔

"چار چیزیں ایسی ہیں جو بغیر مشقت کے حاصل نہیں ہوتیں:۔

۱۔ اول سکوت جو عبادت کا آغاز ہے۔

Marfat.com

۲۔ دوم۔ تواضع۔

۳۔ سوم۔ کثرت سے ذکر کرنا۔

۴۔ چہارم۔ اشیاء کی قلت۔

از آنجا کہ انبیاء کرام علیہم السلام مخلوق کو دنیا سے پھیرنے کے لیے ہی مبعوث ہوئے تھے کہ دنیا سے پھر کر آخرت کی طرف توجہ کریں اور اُنھوں نے جو مخلوق سے کلام کیا تو اکثر کلام متضمن دنیا کی بُرائی اور اُس کی محبت کی مذمت پر تھی اس وجہ سے دنیا کے بغض کی تمام احادیث کا بیان کرنا غیر ممکن ہے مگر جو کچھ بیان کیا گیا اتنا ہی کافی ہے۔

Marfat.com

آثار

غُصّے کا ٹلنا

مروی ہے کہ:۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ہمیشہ بندوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے غصّے کو ٹالتا رہتا ہے جب تک بندہ وہ چیز نہ مانگے جو دنیا میں اُن کی کم ہو گئی ہو۔"

پھر مروی ہے کہ:۔

"جب تک دنیا کے معاملے کو دین کے معاملے پر ترجیح نہ دیں اور اگر ایسا کریں گے اور پھر کہیں گے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم جھوٹے ہو اس کلمے کے کہنے کے سچے نہیں ہو۔"

بعض صحابہ کرام سے مروی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا کہ:۔

"ہم نے سب اعمال کو کیا مگر اَمرِ آخرت کے بارے میں دنیا کے زُہد سے بڑھ کر کوئی عمل نہ پایا۔"

Marfat.com

بعض صحابہ کرام نے ایک تابعی سے فرمایا کہ:۔

"تم صحابہ کرام کی طرح عمل و کوشش میں بہ نسبت زیادتی کرتے ہو حالانکہ صحابہ کرام تم سے بہتر تھے کسی نے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے تو انھوں نے فرمایا کہ وہ تمھاری نسبت دنیا میں کمال درجہ کے زاہد تھے۔"

حضرت عمر کا قول

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:۔

"دنیا میں زہد کرنا دل اور بدن کی راحت ہے۔"

حضرت بلال بن سعد کا قول

حضرت بلال بن سعد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"ہمارا گناہ یہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا میں زُہد کرنے کو فرماتا ہے اور ہم اُس میں رغبت کرتے ہیں۔"

نایاب تحفہ

ایک شخص نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ:۔

"حضور والا میری یہ تمنا ہے کہ کسی زاہد عالم کی زیارت کروں۔"

حضرت سفیان ثوری نے فرمایا کہ:۔

"ارے کمبخت یہ تو کھوئی ہوئی چیز ہے جو ملتی نہیں۔"

Marfat.com

زاہدین کا کمال

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"جنّت کے آٹھ دروازے ہیں جب اہل جنت ان کی طرف جائیں گے تو اُن کے دربان اُن سے کہیں گے کہ قسم ہے اپنے ربّ کی عزت و جلال کی ان دروازوں میں زاہدین سے پہلے کوئی نہیں جائے گا جو جنت کے عاشق اور دنیا کے تارک تھے۔"

تین باتوں کی تمنّا

حضرت یوسف بن اسباط رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"میں اللہ تعالیٰ سے تین باتوں کا متمنی ہوں وہ یہ ہیں کہ:۔

۱۔ جب میں مروں تو میرے پاس ایک درم بھی نہ ہو۔

۲۔ مجھ پر کسی کا قرض نہ ہو۔

۳۔ میری ہڈی پر گوشت نہ ہو۔

کہتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ تینوں باتیں اُن کی تمنّا کے مطابق عطا فرمائیں۔"

حضرت فضیل کا زہد

مروی ہے کہ:۔

"کسی بادشاہ نے فقہائے کے پاس کچھ انعام بھیجا اُنھوں نے

Marfat.com

اُسے قبول کر لیا اور حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دس ہزار درہم بھیجے جو اُنھوں نے قبول نہ کیے اُن کے بیٹوں نے اُن سے عرض کیا کہ اور فقہاء نے تو قبول کر لیے آپ باوجود افلاس کے واپس کر دیتے ہیں حضرت فضیل یہ سن کر رو پڑے اور فرمایا تمھیں معلوم ہے کہ میری اور تمھاری مثال ایسی ہے جیسے کچھ لوگوں کے پاس ایک بیل تھا اُس سے کھیتی باڑی کرتے تھے جب وہ بوڑھا ہو گیا تو اُس کو ذبح کر ڈالا قبل اس کے کہ نہ اس کے چمڑے سے منتفع ہوں ایسے ہی تم بھی مجھے ذبح کرنا چاہتے ہو کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ بیٹو تمھارا بھوک سے مر رہنا اس بات سے بہتر ہے کہ تم اپنے بوڑھے باپ کو ذبح کرو۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زہد

حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُون پہنتے اور درختوں کے پتے کھاتے تھے اُن کی کوئی اولاد نہیں تھی جو لقمۂ اجل ہو اور نہ ہی کوئی مکان تھا جو خراب ہو کل کے لیے کچھ نہ رکھتے تھے جہاں شام ہوئی وہیں سو رہے۔"

حضرت ابو حازم کا تقویٰ

مروی ہے کہ:۔

Marfat.com

"حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ نے آپ سے کہا کہ اَب سردی کا موسم سر پر آ گیا ہے ہمیں غلّہ، کپڑے اور لکڑی کی ضرورت ہے کہ اس کے بغیر چارہ نہیں اُنہوں نے فرمایا کہ ان سب چیزوں سے چارہ ہے چارہ اس سے نہیں کہ مریں گے کہ اس کے بعد اُٹھائے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں گے پھر جنّت بپا ہو گی یا دوزخ بپا ہو گی۔"

حضرت حسن کا زہد

حضرت حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ اپنے کپڑے کیوں نہیں دھوتے تو آپ نے فرمایا:

"اَمر اس سے بھی جلد تر ہے یعنی موت بہت قریب ہے۔"

حضرت ابراہیم بن ادہم کا فرمان

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

"ہمارے دلوں پر تین پردے ہیں جب تک وہ دُور نہیں ہوتے تب تک بندے پر یقین ظاہر نہیں ہوتا۔

۱۔ موجود چیز سے خوش ہونا۔

۲۔ مفقود پر رنج کرنا۔

۳۔ تعریف سے خوش ہونا۔

پس جب کوئی موجود چیز سے خوش ہوتا ہے تو وہ حریص ہے۔

Marfat.com

پس جب کوئی مفقود پر غم کرتا ہے تو غصہ کرنے والا ہے۔ اور غصے والے کو عذاب ہوتا ہے۔

پس جب کوئی تعریف سے خوش ہوتا ہے تو عُجب کرتا ہے اور عجب عمل کو باطل کر دیتا ہے۔

محبوب عبادت

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:۔

"جس شخص کا دل زاہد ہے اس کی دو رکعت اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی کوشش سے عبادت کرنے والوں کی تمام عمر کی عبادت کی نسبت محبوب اور بہتر ہیں۔"

اکابرین کا قول

بعض اکابرین کا قول ہے کہ:۔

"جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے ہم سے پھیر دیں اور ہمیں نہیں دیں اس کا اُن میں انعام ہمارے اُوپر زیادہ ہے بہ نسبت اُن اشیاء کے جو ہمیں دی ہیں۔ اور گویا اس میں اس حدیث شریف کی طرف اشارہ ہے اِنَّ اللّٰہَ یَحْمِیْ عَبْدَہُ الْمُؤْمِنَ مِنَ الدُّنْیَا وَھُوَ یُحِبُّہٗ کَمَا تَحْمُوْنَ مَرِیْضَکُمُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ تَخَافُوْنَ عَلَیْہِ۔

" اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کو دنیا سے بچاتا ہے حالانکہ وہ اس سے محبت رکھتا ہے جیسے تم اپنے بیمار کو کھانے سے بچاتے ہو

Marfat.com

کہ اُس پر ڈرتے ہو۔"

پس اگر مریض اس بات کو سمجھے تو جانے کہ لوگوں کا سلوک کھانے کے نہ دینے میں جس کا انجام صحت ہے دینے کی نسبت زیادہ ہے جس کا ثمرہ مرض ہے۔

حضرت سفیان ثوری کا فرمان

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"دنیا دارِ فانی ہے نہ باقی اور خانہ مصیبت ہے نہ راحت جو اس کو پہچان لیتا ہے وہ اُس کی وسعت پر خوش نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کی تنگی پر رنج کرے۔"

خالص عمل

حضرت سہیل تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"کسی عابد کا عمل خالص نہیں ہوتا جب تک کہ چار چیزوں سے فارغ نہ ہو۔

۱۔ بھوک ۲۔ برہنگی ۳۔ فقر ۴۔ ذلت

شیوخ کا زہد

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے اور ایسوں کے ساتھ رہا ہوں کہ دنیا سے کسی بات سے نہ خوش ہوتے تھے کوئی شے اُن پر آئے اور نہ ہی کسی چیز پر رنج کرتے تھے جو چلی جائے

Marfat.com

اور دنیا اُن کے نزدیک خاک سے بھی ذلیل تر ہے بعض پچاس،
برس اور ساٹھ برس زندگی بسر کرتے تھے اس طرح کہ نہ کبھی
ان کا کپڑا تہ ہوا نہ کبھی ان کے لیے ہنڈیا چڑھی نہ زمین پر
کچھ بچھا اور نہ کبھی اپنے گھر میں کھانے کو کہا یا جب رات
ہو جاتی تو کھڑے ہو جاتے سجدے کرتے رخسار پر آنسو
بہاتے اللہ تعالیٰ سے اپنی آزادی کے لیے سرگوشی کرتے
رہتے جب نیکی کرتے تو اس کے شکر میں مشغول ہو
جاتے اور اللہ سے اُس کے قبول کی درخواست کرتے
اور جب بدی کرتے تو رنج کرتے اور بخشش کی درخواست
کرتے ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتے تھے مگر بخدا کہ گناہوں سے
نہیں بچے اور، اور نہ ہی رحمت و مغفرت الٰہی کے بغیر
نجات کے ساحل پر پہنچے۔"

Marfat.com

زُہد کے درجات

تیسرا بیان

تقسیماتِ زُہد

تقسیمات زہد چار ہیں:۔

۱۔ زہد کی ذاتی تقسیم۔

۲۔ جس چیز کی رغبت سے زہد پیدا ہوتا ہے۔

۳۔ جس چیز سے زہد کیا جاتا ہے۔

۴۔ زہد کی اقسام۔

زہد کی پہلی تقسیم

زُہد کی پہلی تقسیم یہ ہے کہ زہد فی نفسہٖ بحسب تفاوت اپنی قوت کے تین درجے رکھتا ہے۔

اوّل درجہ جو سب سے نیچے ہے وہ یہ ہے کہ زُہد دنیا میں کرے مگر دنیا کی خواہش

Marfat.com

بھی ہے اور دل کو میل اور نفس کو دنیا کی طرف التفات ہو مگر زاہد اُسے تکلف و مجاہدہ سے روکتا ہے ایسے شخص کو متزہد کہتے ہیں اور یہ زُہد کا آغاز ہوتا ہے ایسے شخص کے حق میں جو درجۂ زہد پر پہنچے اپنی کوشش اور عمل سے پہنچے ایسا شخص سب سے پہلے اپنے نفس کو گلاتا ہے پھر تھیلی کو اور زاہد سب سے پہلے تھیلی کو گلاتا ہے پھر نفس کی طاعات میں پگھلاتا ہے نہ یہ کہ جو چیز جدا ہو گئی اُس کے فراق کے صبر میں نفس کو گلائے اور متزہد خطرے میں ہے کیونکہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اُس کا نفس غالب ہو جاتا ہے اور شہوات اُسے کھینچتی ہیں تو دنیا کی طرف اور اُس سے آرام لینے کی طرف عود کرتا ہے خواہ چیز کم ہو یا زیادہ۔

زہد کا دوسرا درجہ

زہد کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ دنیا کو اپنی رغبت سے چھوڑ دے اس وجہ سے کہ جس چیز کی طمع کی ہے اُس کی نسبت دنیا کو حقیر جانے جس طرح کوئی ایک درم کو دو درم کی طمع میں جانے دے کہ اُسے اُس درم کے جانے کا رنج نہیں ہوتا گو تھوڑا سا انتظار کرنا پڑتا ہے لیکن یہ زاہد اپنے زہد کو سمجھتا ہے اور اُس کی طرف التفات کرتا ہے جیسے بیچنے والا اپنی چیز کو دے کر جانتا ہے کہ میں نے ایسی چیز دے کر عوض لیا اسی لحاظ سے اس طرح کا زُہد اپنے نفس پر ہو سکتا ہے کہ عجب کرے یا زہد پر عجب کرے اور جانے کہ ہم نے ایک ایسی چیز چھوڑی جس کی قدر تھی اور اُس کے عوض اُس سے زیادہ قدر کی چیز اختیار کی۔ بہر حال یہ درجہ بھی نقصان پہنچانے والا ہے۔

زہد کا تیسرا درجہ

زُہد کا تیسرا درجہ یہ ہے جو سب سے بڑھ کر ہے کہ زُہد اپنی خوشی سے کرے اور

Marfat.com

زُہد میں بھی زُہد کرے یعنی اُسے کچھ نہ سمجھے اس لحاظ سے کہ دنیا کو محض ناچیز جانے جیسے کوئی ٹھیکری دے اور موتی لے لے تو اُس کو معاوضہ نہ جانے گا اور یہ نہ سمجھے گا کہ میں نے یہ موتی دے کر لیا ہے اور نہ اُس ٹھیکری کا کبھی خیال کرے گا اور اگر دنیا کو بلحاظ اللہ تعالیٰ اور عیش آخرت کے دیکھو تو جیسے ٹھیکری موتی کی نسبت ادنیٰ اور خسیس ہے تو وہ اُس سے بھی زیادہ خسیس ہے۔ پس اس درجہ میں زہد کا یہ کمال ہے اور اس زہد کے کمال کا سبب معرفت ہے اور اس طرح کا زاہد خطرے سے بے خوف ہوتا ہے یعنی اُسے دنیا کے خوف کا التفات نہیں جیسے موتی لینے والے کو ٹھیکری کا خیال نہیں آتا اور دل یہ نہیں چاہتا کہ اس معاملے کو فسخ کر کے اپنی چیز واپس لے لوں۔

حضرت ابوموسیٰ کا زُہد

حضرت ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوموسیٰ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ تم کیا ذکر کر رہے تھے تو اُنھوں نے کہا۔

"زہد"

پھر پوچھا کہ کس چیز سے:

"کہا دنیا سے۔"

اُنھوں نے اپنا ہاتھ جھاڑا اور کہا:

"میں جانتا تھا کہ کسی چیز کی گفتگو ہوتی ہو گی دنیا تو ناچیز ہے اس میں زُہد کیا ہو گا۔"

اور جو شخص دنیا کو آخرت کے لیے چھوڑ دے اہل معرفت اور ارباب قلوب کے نزدیک جو ہر وقت مشاہدہ و مکاشفہ میں رہتا ہے اُس کی مثال ایسی ہے جس طرح کوئی شخص

Marfat.com

بادشاہی دربار میں جانا چاہے اور دروازے پر ایک کُتّا کھڑا ہوا اور وہ اُسے نہ جانے دے اور یہ اُس کے سامنے ایک روٹی کا ٹکڑا پھینک دے وہ کُتا اُس کے شغل میں لگ جائے اور یہ دروازے میں گھس جائے اور بادشاہی تقرب حاصل کر کے تمام سلطنت کا کاروبار اُس کے سپرد ہو جائے تو بھلا ایسا شخص اس بادشاہی انعام اور نعمت کے بدلہ میں بادشاہ پر اپنا کچھ احسان جاننے لگا اور کہے گا کہ ہم نے بھی دروازے کے کُتے کو ایک لقمہ دے دیا ہے اسی طرح ابلیس بھی اللہ تعالیٰ کے دروازے کا کُتا ہے کہ لوگوں کو اندر نہیں جانے دیتا حالانکہ دروازہ کھلا ہُوا ہے اور پردہ بھی اُٹھا ہُوا ہے اور دنیا ایک لقمہ کی مانند ہے کہ اگر اُسے کھایا جائے تو لذت تو صرف لقمہ چبانے کے وقت ہوتی ہے اور لقمہ نگلنے سے لذت جاتی رہتی ہے پھر اُس کا بوجھ معدے میں رہتا ہے اور نوبت بدبو اور نجاست تک پہنچ جاتی ہے پھر اُس بوجھ کے رفع کرنے کی حاجت ہوتی ہے **پس** جو شخص ایسی چیز کو اس لیے چھوڑے کہ سلطنت حاصل ہو جائے تو اُسے اس دنیا کا کیا خیال ہو گا اور ساری دنیا کی نسبت یعنی جو کچھ ایک شخص کو ملتی ہے گو اُس کی عمر سو سال ہو آخرت کی نعمت کی طرف اُس سے بھی ہے جو لقمہ کو سلطنت کی طرف ہے اس لیے کہ متناہی چیز کو غیر متناہی چیز کی طرف کچھ نسبت نہیں۔ فرض کیا کہ دنیا کی عمر ہزار سال ہو اور بے غل وغش ملے تب بھی متناہی رہے گی اور آخرت کی دائمی عیش سے اُسے کچھ بھی نسبت نہ ہو گی جبکہ عمر کی مدت بھی کم اور لذّت بھی کدورت سے خالی نہیں تو پھر بھلا اُسے آخرت سے کیا نسبت ہے۔

زاہد کے مشاہدہ کی کیفیت

زاہد اپنے زُہد کو جبھی دیکھتا ہے جب جس چیز میں زُہد کیا ہے اُس کی طرف التفات کرے اور تب اُس کی طرف التفات کرے گا جب اُس کی کوئی چیز

Marfat.com

قابل قدر سمجھے گا اُور اُسکا قدر کرنا معرفت کا نقصان ہے اس لیے زہد کے سبب کا نقصان معرفت کا ہی نقصان ہُوا۔ یہ زہد کے درجات ہیں اور ان میں سے پھر ہر ایک درجے کے بہت سے درجے ہیں مثلاً متزہد آدمی جو دنیا پر صبر کرتا ہے تو بعض صبر میں زیادہ مشقت ہوتی ہے اور بعض میں کم مشقت تو اس مشقت کی کمی بیشی پر اُس درجے میں بھی اختلاف ہو گا اسی طرح جو شخص اپنے زُہد سے عُجب کرتا ہے تو اُسی قدر اُس کا التفات اپنے زُہد کی طرف ہو گا تو اُسی کی بناء پر اُس کے درجے میں اختلاف ہو گا۔

زُہد کی دُوسری تقسیم

زُہد کی دوسری تقسیم اُس چیز کے اعتبار سے جس کی رغبت سے زُہد کرتے ہیں اُس کے بھی تین درجے ہیں اُن میں سے سب سے نیچے کا درجہ یہ ہے کہ مرغوب فیہ آگ دوزخ اور تمام تکلیفات مثل عذاب قبر اور مناقشہ حساب اور پل صراط کے خطرات اور سب احوال سے نجات پانا ہے۔

ارشاد نبوی

احمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین انیس الغریبین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"آدمی حساب میں کھڑا کیا جائے گا اسی طرح کہ اگر پیاسے سو اُونٹ اُس کے پسینے سے پانی پییں تو سب سیر شکم ہو جائیں۔"

Marfat.com

تخصیصِ زہد

توایسے اہوال سے نجات پانے کی رغبت زہد ہے اور یہ زہد خائفین کے لیے ہوتا ہے اور وہ لوگ گویا مٹ جانے پر راضی ہو جائیں اگر مٹا دیئے جائیں کیونکہ تکلیف سے نجات بمجرد مٹ جانے کے حاصل ہوتی ہے۔

رغبتِ زُہد

دوسرے یہ کہ رغبت سے زہد اللہ تعالیٰ کے ثواب و انعام اور لذات جن کا وعدہ جنّت میں ہے حور و قصور کے مثل ہو یہ زُہد اہل رِجا کا ہے کیونکہ اُن لوگوں نے جو دنیا کو ترک کیا تو اس لیے نہیں کیا کہ مٹ جانے پر قناعت کر کے رنج سے نجات حاصل کریں بلکہ وجود کے دائمی طمع اور ہمیشہ کی دولت کی جس کی کوئی انتہا نہیں۔

زُہد کا تیسرا درجہ

زہد کا تیسرا درجہ جو سب میں اعلیٰ ہے یہ ہے کہ رغبت سوائے اللہ تعالیٰ اور سوائے مشاہدۂ الٰہی کے اور کچھ نہ ہو نہ ہی دل کو التفات تکلیفات کی طرف ہو کہ اُس سے نجات چاہے اور نہ ہی توجّہ لذات کی طرف ہو کہ ان کا حاصل کرنا منظور ہو بلکہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی توحید میں ڈوبا ہوا ہو۔

کسی نے کیا خوب کہا۔

یکے بیں ویکے داں ویکے گوے
یکے خواہ ویکے خواں ویکے جوئے

ترجمہ:۔ ایک کو دیکھ ایک کو جان اور ایک کے نام کا وظیفہ پڑھ۔ ایک کو چاہ ایک کو پکار ایک کو تلاش کر۔

Marfat.com

حقیقی موحّد کون؟

حقیقی موحّد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو طلب نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا جو دوسرے کی طلب کرتا ہے وہ اُسی کی پوجا کرتا ہے اور ہر ایک مطلوب معبود ہے اور ہر ایک طالب اپنے مطلب کے لحاظ سے اُس کا بندہ ہے۔ غیر اللہ کی طلب بھی شرک خفی ہے اس قسم کا زہد محبین کا زہد ہے اور وہی لوگ عارف ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ سے خاص وہی محبّت کرتا ہے جو اُس کو پہچانتا ہے اور جو شخص درم و دینار کو جانتا ہو اور اُس کو معلوم ہو کہ دونوں ایک ساتھ نہ رکھ سکوں گا تو وہ دینار ہی کی محبّت کرے گا اسی طرح جو شخص اللہ تعالیٰ کو پہچانتا ہے اور دیدار کی لذّت کو بھی جانتا ہے اور اُسے یہ بھی معلوم ہے کہ لذّت دیدار الٰہی اور لذت آسائش جنّت اور حور و قصور اور دیکھنا وہاں کے نقش و نگار کا ایک ساتھ ممکن نہیں تو وہ صرف لذّتِ دیدار ہی چاہے گا غیر کو ترجیح نہیں دے گا۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

دولتِ دیدار تیری گر نہ ہو
کیا کریں گے جنّت و فردوس کو

جنّت کی لذّت کی نسبت

اور یہ گمان نہیں کرنا چاہیئے کہ اہلِ جنت کو دیدار کے وقت حور و قصور کی لذّت اور جنّت کی آسائش کی گنجائش دل میں باقی رہے گی بلکہ دیدار کی لذت کو جنت کی لذت کی طرف ایسی نسبت ہے جیسی نسبت دنیا کی سلطنت اور تمام لوگوں کے مالک ہونے کو ہے لذّت چڑیا پکڑنے اور اُس کے کھیل میں مصروف

Marfat.com

ہونے کی طرف۔

لذت دنیا کی ناشناسائی

جو لوگ جنّت کی آسائش کے طالب ہیں وہ اہل معرفت اور صاحب دلوں کے نزدیک ایسے ہیں جیسے کوئی لڑکا لذّتِ سلطنت چھوڑ کر چڑیا سے کھیلنے کا طالب ہو اور یہ امر اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ سلطنت کی لذّت سے ناآشنا ہوتا ہے نہ اس جہت سے کہ چڑیا سے کھیلنا فی نفسہٖ سلطنت سے بڑھ کر اور لذیذ تر ہے۔

Marfat.com

زاہد مجمل اور زاہد مفصّل

زُہد کی تیسری قسم

زُہد کی تیسری قسم باعتبار اُس چیز کے ہے جس سے زُہد کرتے ہیں اس بارے میں بہت سے اقوال ہیں اور غالباً سو سے زیادہ ہوں گے سب کے نقل سے کچھ فائدہ نہیں مگر ایک ایسی تقریر تحریر کرتے ہیں جو تفصیلات میں جامع ہو، جس سے معلوم ہو جائے کہ جو کچھ اس بارے میں منقول ہے وہ قصور سے خالی نہیں کل کا احاطہ کسی میں نہیں پس ہم کہتے ہیں کہ وہ چیز جس سے زہد ہو وہ مجمل ہے یا مفصل اور مفصل کے لیے بھی چند مراتب ہیں کہ بعض میں تفصیل افراد کی زیادہ ہے اور بعض میں مجمل کی جمعیت بہت ہے۔ اب اجمال درجۂ اوّل میں تو یہ ہے کہ ہر چیز ماسوی اللہ سے زہد کرنا چاہیئے یہاں تک کہ اپنے نفس سے بھی زہد کرے۔

دُوسرے درجے کا اجمال

دوسرے درجے کا یہ اجمال ہے کہ جس صفت سے نفس کو نفع ہو اُس میں زہد کرے

Marfat.com

اس میں سب مقتضائے طبیعت کے مثل شہوت، غضب، کبر، ریاست اور مال وجاہ وغیرہ آگئے۔

تیسرے درجے کا اجمال

تیسرے درجے کا اجمال یہ ہے کہ مال وجاہ اور اُن کے لوازم میں زُہد کرے کیونکہ تمام حظوظ نفسانی کا مآل اُنھیں کی طرف رہتا ہے۔

چوتھے درجے کا اجمال

چوتھے درجے کا اجمال یہ ہے کہ علم وقدرت اور درم و دینار میں زُہد کرے کیونکہ مالوں کے اقسام گو کتنے ہی ، سب درہم و دینار میں آجاتے ہیں اور جاہ کے کتنے ہی اسباب ہوں وہ علم وقدرت میں شامل ہے اور علم وقدرت سے ہماری مراد اُس علم وقدرت سے ہے جس سے غرض دلوں کا مالک ہونا ہے اس لیے کہ جاہ کے معنی دلوں کا مالک ہونا ہے اور اُن پر قابو پانا جیسے مال کے معنی چیزوں کا مالک ہونا اور اُن پر قدرت پانا ہے پس اگر اس تفصیل کو بڑھاتے جاؤ اور اس سے زیادہ شرح و بسط کرتے جاؤ تو کیا عجب ہے کہ یہ چیزیں جن سے زہد ہوتا ہے شمار سے بڑھ جائیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک آیت میں اُن میں سے سات بیان کیے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَالِكَ

Marfat.com

مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا۔

"رچھایا ہے لوگوں کو مزوں کی محبت پر عورتیں اور بیٹے اور ڈھیر جوڑے ہوئے سونے اور روپے کے اور گھوڑے پلے ہوئے اور مویشی اور کھیتی یہ برتنا ہے دنیا کی زندگی میں۔"

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِیْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ۔

"جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہی ہے کہ کھیل اور تماشا اور بناؤ اور بڑائیاں کرنی آپس میں اور بہت ڈھونڈھنے مال کے اور اولاد کے۔"

اور پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ

"جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہی ہے تماشا اور کھیل۔"

اور پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى

"اور روکا جی کو چاؤ سے سو بہشت ہی ہے ٹھکانہ۔"

اور لفظ ھوٰی ایسا ہے کہ تمام حظوظ نفسانی دنیاوی کو شامل ہے تو چاہیئے کہ زہد اُس میں ہو اور جب تم کو حال مجمل کرنے اور مفصل کرنے کا معلوم ہوا تو جان لیا ہو گا کہ ان میں سے بعض مخالف بعض کے نہیں بلکہ فرق ایک دفعہ شرح کرنے کا ہے اور دوسری بار اجمال کا ہے۔

Marfat.com

حاصل کلام

حاصل کلام یہ کہ زہد یہ ہے کہ تمام حظوظ نفسانی سے دل اُٹھا لیا جائے اور جب حظوظ سے دل برداشتگی ہوگی تو دنیا سے بھی ہوگی اور بالضرور عمل بھی کوتاہ ہوگا کیونکہ زندگی اسی لیے مطلوب ہوتی ہے اور دنیا سے متمتع ہو اور بقا کا چاہنا اسی تمتع کے لیے ہے مثلاً کوئی شخص جو ایک چیز کا ارادہ کرتا ہے اور اُس کا دوام چاہتا ہے۔

Marfat.com

محبّتِ دُنیا

معانی و تحسین

زندگی کی محبت کے یہ معنی ہیں کہ جو چیز اس دنیا میں اور زندگی ہیں موجود یا ممکن ہے اُس کی محبت دائمی طور پر رہے۔ پس اُسی سے دل برداشتہ ہوگا تو زندگی بھی نہیں چاہے گا اور اسی بنا پر جب لوگوں پر جہاد فرض ہوا تو کہا:۔

رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَا اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ۔

"اے ہمارے رب کیوں فرض کی ہم پر لڑائی ہم کو تھوڑی سی عمر کیوں نہ جینے دیا"

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ

تو کہہ دنیا کا فائدہ بہت کم ہے"

یعنی جو تم اپنا رہنا باقی چاہتے ہو سو دنیا کے فائدے کے لیے

Marfat.com

ہے اور وہ ایک بہت تھوڑی چیز ہے اس کے بعد زاہدین و منافقین کے حالات کا انکشاف ہو گیا۔ جو زاہد اللہ کی محبت رکھتے تھے تو وہ اللہ کی راہ میں ایسے لڑے کہ گویا سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے اور دو اچھی باتوں میں سے ایک ہو اور جب جہاد کے لیے پکارا جاتا تھا تو اُن کے مشامِ جاں جنت کی خوشبو سے معطر ہو جاتی تھی اور جس طرح پیاسا پانی پر گرتا ہے اسی طرح جہاد کے لیے دوڑتے تھے تاکہ اللہ کے دین کی مدد کریں اور شہادت کا درجہ حاصل کریں اور اگر کوئی ان میں سے اپنی موت مرتا تھا تو اُس درجے کے نہ ملنے سے حسرت کرتا تھا۔

حضرت خالد بن ولید کا زُہد

مروی ہے کہ:۔

"جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بوقت نزع موت کے بستر پر تھے تو فرمایا کہ میں نے شہادت کی توقع پر اپنی جان پر بہت لڑائیاں لڑیں اور کفار کی صفوں میں گھس گیا مگر وہ درجہ نہ ملا جو آج بڑھیوں کی سی موت مرتا ہوں۔"

جب آپ کا انتقال ہوا تو آپ کے بدن پر آٹھ سو زخموں کے داغ تھے اہل ایمان اور خالص مخلص لوگوں کا یہ حال تھا۔

منافقین کا کردار

منافقین کے حالات میں یہ وارد ہے کہ موت کے خوف سے جماعت میں سے بھاگ گئے اور اُن سے کہا گیا کہ:۔

Marfat.com

إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ

"موت جس سے تم بھاگتے ہو سو وہ تم سے ملنی ہے۔"

ان لوگوں نے جو زندہ رہنے کو شہادت پر ترجیح دی تو ادنیٰ چیز اعلیٰ کے عوض لی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ

فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ

"وہی ہیں جنھوں نے خرید لی راہ کے بدلے گمراہی سو

نفع نہ لائی اُن کی سوداگری اور نہ اُنھوں نے راہ پائی۔"

حاصل کلام

حاصل کلام یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ اپنی جان اور مال فروخت کر چکے ہیں اس وعدہ پر کہ اُنھیں جنّت ملے جب دیکھیں گے کہ بیس یا تیس سال تمتع کے بدلہ میں دائمی عیش ملی تو اُس وقت اپنے معاملہ سے خوش ہوں گے۔

جب تمھیں یہ حال معلوم ہو چکا کہ جس چیز سے زہد چاہیئے اُس کی شرح یہ ہے تو جان لو گے کہ لوگوں نے اس بارے میں یعنی زہد کی تعریف میں تحریر کیا ہے اُن کے اقوال میں صرف زہد کی بعض اقسام اشیاء میں پائی جاتی ہیں ہر ایک شخص نے زہد کی تعریف میں یا تو مخاطب کے حال کی مناسبت سے کچھ لکھا ہے یا جو بات اپنے نفس پر غالب پائی اُسے بیان فرما دیا۔

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"دنیا میں زہد کرنا یہ ہے کہ لوگوں میں زہد کرے۔"

Marfat.com

اس قول میں صرف جاہ سے زُہد کا اشارہ پایا جاتا ہے۔

قاسم جوعی کا فرمان

حضرت قاسم جوعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

"زُہد دنیا زُہد شکم کو کہتے ہیں جس قدر آدمی اپنے پیٹ پر قابو رکھے اُسی قدر وہ زاہد ہوگا۔"

اس میں ایک خواہش کی طرف اشارہ ہے اور حقیقت میں یہ خواہش شہوات سے بڑھ کر ہے اور اکثر شہوات کا منشا یہی ہوتا ہے۔

حضرت فضیل کا فرمان

حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

"زُہد دنیا سے قناعت مراد ہے۔"

اس قول میں اشارہ صرف مال کے زہد کی طرف ہے۔

حضرت سفیان کا فرمان

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

"زہد اَمل کے کوتاہ کرنے کا نام ہے۔"

یہ جامع قول تمام کا تمام شہوات کی طرف ہے کیونکہ جو شخص کسی شہوت کی طرف میل کرتا ہے اپنے دل میں جب تک باقی رہنا تجویز کر لیتا ہے اس لیے اُس کے اَمل میں طول ہوتا ہے اور جس کا اَمل کوتاہ ہوتا ہے وہ گویا تمام شہوات سے دل اُٹھا لیتا ہے۔

Marfat.com

حضرت اویس کا قول

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

"جب زاہد طلبِ معاش کے لیے نکلے تو اُس کا زہد جاتا رہتا ہے۔"

اس سے ان کا مقصد زہد کی تعریف کرنا نہیں بلکہ توکل کو زہد میں شرط کیا ہے۔"

پھر حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"زُہد اُسے کہتے ہیں کہ رزق مضمون کی طلب نہ کرے۔"

اربابِ حدیث کا قول

اربابِ حدیث نے فرمایا کہ:

"دنیا کیا ہے رائے اور عقل سے عمل کرنا اور زُہد کیا ہے۔ زُہد یہ ہے کہ اتباعِ علم اور اقتداءِ سنت کو لازم سمجھے۔"

یہ قول واقع میں اگر رائے سے رائے فاسد اور عقل سے وہ عقل مراد ہے جس سے کہ دنیا میں جاہ طلب کیا جاتا ہے واقع میں یہ بالکل ٹھیک ہے لیکن اس میں اشارہ یا تو صرف بعض اسبابِ جاہ کی طرف ہے یا ایسے شہوات کی طرف جو فضول ہیں مثلاً بعض علوم اس طرح کے ہیں کہ اُن سے کچھ فائدہ نہیں اور لوگوں نے ان کو اتنا طول دیا ہے کہ اگر آدمی تمام عمر ایک ہی علم میں مصروف رہے تو پورا نہ کر پائے تو زاہد کے لیے ضروری ہُوا کہ سب سے پہلے فضول اَمر سے زُہد کرے۔

حضرت حسن کا زہد

حضرت حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

Marfat.com

"زُہد وہ ہے کہ جب کسی کو دیکھے تو کہے کہ یہ مجھ سے بہتر ہے۔"

ان کا مذہب یہ ہے کہ زُہد تواضع کا نام ہے اور یہ جاہ وعجب کے نہ ہونے کی طرف اشارہ ہے جو بعض اقسامِ زہد سے ہے۔

بعض کے قول میں ہے کہ:۔

"زُہد طلب حلال کو کہتے ہیں۔"

اس قول کو حضرت اویس وغیرہم کے قول سے کچھ نسبت نہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ:۔

"زُہد طلب کو ترک کر دینے کا نام ہے۔"

اور اس میں شک نہیں کہ اُن کی مراد طلب حلال کو ترک کرنے سے تھی۔

زُہد حقیقی

حضرت یوسف بن سباط رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"جو شخص ایذا پر صبر کرے، شہوات کو ترک کرے، رزق حلال کھائے یہی زُہد حقیقی ہے۔"

ان کے سوا اور بھی زُہد کے بارے میں بہت سے اقوال ہیں جن کے رقم کرنے سے کچھ فائدہ نہیں کیونکہ جو شخص اُمور حقائق کو لوگوں کے قول سے معلوم کرنا چاہے تو اقوال کے اختلاف سے حیران رہ جائے گا مگر جسے اَمرِ حق ظاہر ہو جائے گا وہ اپنے دل میں اس کا ادراک کرے گا تو پھر سُنی سُنائی بات سے کچھ فائدہ نہ ہوگا اس لیے کہ حق بات پر اعتماد کر چکا اور جس شخص نے کہ اپنے قصور بصیرت سے کچھ کوتاہی کی تو اُس پر اطلاع پائے گا اور جس نے کمال معرفت کے ہوتے ہوئے جس قدر حاجت کو دیکھا اُسی قدر بیان پر اکتفا کیا اُس پر بھی واقف ہو جائے گا اور ان بزرگوں نے جو اختصار پر کفایت کی تو اس وجہ سے نہیں کی کہ ان کی بصیرت کچھ کم تھی مگر اس سبب سے کہ جو کچھ اُنہوں

Marfat.com

نے فرمایا ہے کہ حاجت ہی کے وقت فرمایا ہے تو جس قدر حاجت دیکھی اُسی قدر بیان کیا اور چونکہ حاجات مختلف ہوتی ہیں اسی طرح کلمات جواب بھی مختلف ہوئے۔ اور بعض اوقات کفایت کرنے کا یہ سبب ہوتا ہے جو بندے میں دائمی ہوتا ہے اور وہ حال بھی بندے کا ایک مقام ہے اور ہر ایک بندے کے لیے ایک نیا حال ہوتا ہے تو جن کلمات سے اس کی خبر دی جائے گی وہ بھی مختلف ہوں گے لیکن اَمرِ حق واقع میں ایک ہی ہوگا اس کا مختلف ہونا ممکن نہیں۔

Marfat.com

قلبِ سلیم

اس سے قبل پہلی نشست میں جو اقوال زہد کے بارے میں جو جامع اور حقیقت میں کامل ہے گو اس میں تفصیل نہیں حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ زہد کے بارے میں ہم نے جو تقریریں سنیں اور ہمارے نزدیک زہد یہ ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ سے مانع ہو اس کو ترک کرے اور ایک قول میں تفصیل بھی بیان کی اور کہا کہ جو شخص نکاح کرے یا طلبِ معیشت کے لیے سفر کرے یا حدیث رقم کرے وہ دنیا کا مائل ہوا تو ان سب چیزوں کو زُہد کے خلاف کر دیا اور ایک بار انھوں نے یہ آیت پڑھی :

اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ

"مگر جو کوئی اللہ کے پاس قلبِ سلیم لے کر آیا۔"

اور فرمایا کہ قلبِ سلیم سے وہ دل مراد ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ نہ ہو اور فرمایا کہ اُن لوگوں نے جو دنیا میں زُہد کیا تو اس کے لیے کہ اُن کے دل دنیا کے ترددات کو ترک کر کے آخرت کے لیے فارغ ہو جائیں۔

Marfat.com

حکمتِ عجوبہ

زُہد کی چوتھی قسم

اب زُہد کی چوتھی قسم سماعت فرمایئے کہ احکام کے لحاظ سے زُہد کی تین اقسام ہیں فرض اور نفل اور سلامت اور یہی قول حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے کہ زُہد فرض تو حرام میں زُہد کرنا ہے اور نفل حلال میں اور سلامت شبہات میں اور ہم نے تفصیل ورع کے درجات کے بارے میں حلال وحرام میں لکھی ہے اور وہ زُہد میں سے ہے۔ کیونکہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ زُہد کیا چیز ہے فرمایا زہد تقویٰ ہے اور اگر زہد کو خفیہ اُمور کے لحاظ سے چھوڑ کر دیکھا جائے تو کچھ انتہا نہیں کیونکہ جن چیزوں سے نفس مثل خطرات اور تمام حالات کے خصوصاً ریائے خفی وغیرہ کہ ماسوا جید علماء کے دوسرا اُن سے واقف نہیں ہوتا فائدہ اُٹھانے والا ہوتا ہے ان کی کچھ انتہا نہیں تو اُس میں زہد کرنے کی بھی انتہا نہیں بلکہ اُمور ظاہر میں زُہد کے درجات غیر تنتہا ہی ہیں نہایت اعلیٰ درجہ اُسی میں ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حاصل تھا کہ لیٹتے وقت پتھر سر کے نیچے رکھ لیا۔ شیطان نے آپ سے کہا کہ آپ

Marfat.com

نے تو دنیا کو ترک کیا تھا اب یہ کیا ہوا تو فرمایا کہ تو نے دنیا کی کونسی چیز دیکھی اُس نے کہا کہ سر کے نیچے پتھر رکھا کہ سر اُونچا رہے اور آسائش حاصل ہو آپ نے پتھر سر کے نیچے سے نکال کر پھینک دیا اور کہا کہ اسے اور دنیا دونوں کو لے جا۔

حضرت یحییٰ کا زہد

مروی ہے کہ:۔

"حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اس قدر ٹاٹ پہنا کہ آپ کے جسم پر اُس کے نشان پڑ گئے اور نرم لباس نہ پہنا کہ جسم کو آسائش ہو گی آپ کی والدہ نے فرمایا کہ ٹاٹ کے بدلہ میں اُون کی قمیص پہن لو آپ نے ویسا ہی کیا وحی نازل ہوئی کہ اے یحییٰ ہمارے اُوپر دنیا کو پسند کیا۔ آپ روئے اور اُس قمیص کو نکال کر اپنا پہلا لباس پہن لیا۔"

حضرت امام احمد کا فرمان

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"حضرت اویس رضی اللہ عنہ کا ضعف تھا کہ برہنگی سے یہ نوبت پہنچی تھی کہ ایک چٹائی کی تھیلی میں بیٹھا کرتے تھے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام ایک دیوار کے سائے میں بیٹھے تو دیوار والے نے آپ کو دیوار کے قریب سے اُٹھا دیا آپ نے اُس سے فرمایا کہ تو نے مجھے نہیں اُٹھایا مجھے اُس نے اُٹھایا جس کو میرے لیے سائے میں آرام کرنا نامنظور تھا۔"

Marfat.com

غرض کہ زہد کے درجات ظاہر و باطن کے اعتبار سے بے شمار ہیں۔ چھوٹا سا درجہ یہ ہے کہ ہر شبہ اور ممنوع چیز میں زُہد کرے۔

بعض اکابر نے فرمایا کہ:۔

"زُہد اُسی کا نام ہے کہ حلال میں ہو نہ شبہ اور ممنوع میں۔"

شُبہ اور ممنوع چیز میں زہد کرنا تو زہد کے درجات میں سے کسی درجہ میں بھی نہیں پھر دیکھا کہ اس زمانے میں حلال باقی نہیں رہا اس لیے ان کے نزدیک زُہد غیر ممکن ہے۔

Marfat.com

اِنکشافِ حقیقی

مُہلکاتِ دُنیا

اَب اگر کوئی یہ کہے کہ جب یہ ٹھہرا کہ زُہد اللہ تعالیٰ کے ماسوا کا ترک کرنا ہے تو کھانے، پینے، لباس پہننے اور لوگوں سے ملاقات اور گفتگو کرنے سے زُہد کیسے ہو سکے گا کیونکہ اِن اُمور میں مشغول ہونا تو ماسوا اللہ میں مشغول ہونا ہے پس اس کا جواب یہ ہے کہ دنیا سے پھر کر اللہ تعالیٰ کی طرف تمام توجہ سے مشغول ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف بہ تمام دل وہمت، ذکر وفکر کی رُو سے متوجہ ہو اور یہ بات بغیر زندگی کے ممکن نہیں اور زندگی ضروریاتِ نفس کے بغیر نہیں ہو سکتی پس جب آدمی دنیا سے بدن کے مہلکات دور کرنے پر اختصار کرے اور اُس سے غرض بدن پر عبادت سے مدد دینی ہو تو اس حرکت سے غیر اللہ کے ساتھ مشغول نہ ہوگا اس لیے کہ جو چیز ایسی ہو کہ اُس کے بغیر مقصود کی طرف جانا ممکن نہ ہو تو وہ مقصود میں ہی میں شمار ہوتی ہے مثلاً کوئی شخص حج کے سفر میں سواری کو آب ودانہ دیتا ہے تو حج سے رو گردان نہ ہوگا چاہیئے تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں بدن ایسا ہی ہو جس طرح کہ سواری حج کے راستہ میں یعنی سواری کی آسائش مقصود بالذات نہیں صرف مقصد یہ ہے کہ اُس

Marfat.com

سے مہلکات دُور کرتا رہے تاکہ منزلِ مقصود پر پہنچادے اسی طرح بدن کا محفوظ رکھنا بھوک و پیاس، گرمی و سردی سے جو اس کے حق میں مہلک ہیں کھانے پینے اور لباس و مسکن سے چاہیئے اور ان چیزوں میں سے ضرورت مقدار پر اکتفا کرے اور آسائش کی لذت مقصود نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر قوت منظور ہو تو یہ بات زہد کے مخالف نہیں بلکہ زُہد کی شرط یہ ہے کہ اس میں زہد کا ہونا ضروری ہے اور اگر کہو کہ بھوک کے وقت کھانا کھانے میں تو لذت خواہ مخواہ ہو گی تو یہ لذّت مضر نہیں بلکہ لذّت کا حاصل کرنا ہی مقصد نہ ہو مثلاً اگر کوئی ٹھنڈا پانی پیئے تو کبھی اُس کی لذّت معلوم ہوتی ہے مگر اُس کا انجام یہی ہے کہ پیاس کی تکلیف دُور ہو جائے اور اگر کوئی پاخانہ کرتا ہے تو اُس سے بھی راحت ہوتی ہے مگر آدمی اُسے مقصود و مطلوب نہیں سمجھتا اس لیے دل کو اس کی طرف کچھ توجہ نہیں ہوتی ایسے ہی آدمی بعض اوقات تہجُد کے لیے اُٹھتا ہے اور اُس وقت کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اچھی معلوم ہوتی ہے یا صبح کو جانوروں کی بولیاں اچھی معلوم ہوتی ہیں لیکن اگر مقصود بالذات نہ ہو تو ان سے کچھ نقصان نہیں پہنچتا اور اس طرح مقصود بالذات ہو جاتے ہیں کہ کوئی ایسی جگہ تلاش کرے جہاں کی ہَوا خوشگوار ہو اور جانوروں کی آواز بھی ہوتی ہو وغیرہ۔

پس اگر اپنے قصد کے بغیر ایسی جگہ ہاتھ آ گئی تو کچھ حرج نہیں اور اہل خوف میں سے بعض لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے ایسی جگہ تلاش کی جہاں صبح کی ہَوا نہ لگے اس خوف سے کہ کہیں اُس سے راحت پا کر دل کو اُنس حاصل نہ ہو جائے کہ اُس سے اُنس ہونا دنیا سے اُنس ہونا ہے اور جس قدر غیر خدا سے اُنس ہوتا ہے اُسی قدر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُنس ہونے میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ اور اسی لیے حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ اپنا پانی کھُلے گھڑے میں رکھتے اور

Marfat.com

اور دھوپ میں ہی رہنے دیتے اور گرم پانی پیتے اور فرماتے کہ جو کوئی ٹھنڈا پانی پیئے وہ دنیا نہیں چھوڑ سکتا اُس کے لیے دنیا کا ترک کرنا محال ہے تو اس طرح کے خوف صاحب اجتناب کے لیے ہیں اور ان سب میں احتیاط کرنا بہت بڑی بات ہے اس میں دقت ضرور پڑتی ہے مگر چند دنوں سے اس سے بچ رہنا ہمیشہ کی لذت کے لیے اہل معرفت پر کچھ گراں نہیں جو اپنے نفس کو شرعی سیاست سے دبائے رکھتے ہیں اور حبل متین کو یقین سے پکڑے ہوتے ہیں اور دین و دنیا کے ایک دوسرے کی ضد ہونے کو اچھی طرح پہچانتے ہیں۔

Marfat.com

زہد کی حاجت

چوتھا بیان

استغراقِ نوع

جاننا چاہیئے کہ جن چیزوں میں آدمی مستغرق ہیں وہ دو اقسام میں منقسم ہیں:

۱۔ضروری ۲۔فضول

فضول اشیاء

فضول اشیاء کی مثال یہ کہ جیسے نوجوان گھوڑے کہ اکثر آدمی اُنھیں آرام سواری کی جہت سے رکھتے ہیں حالانکہ پیدل بھی چل سکتے ہیں۔

ضروری اشیاء

ضروری اشیاء ایسی ہیں جیسے کھانا پینا۔

Marfat.com

اور چونکہ ہم تفصیل فضول کی نہیں کر سکتے اس لیے کہ وہ بے حد و بے شمار ہیں اور ضروری چیزیں شمار ہو سکتی ہیں اور ان میں مقدار کے اعتبار سے اور جنس کے اعتبار سے اوقات کے فضول کو دخل بھی ہے لہٰذا ان کے بارے میں زُہد ہونے کی صورت کا رقم کرنا ضروری ہے۔

ضروری اشیاء کی مقدار

ضروری اشیاء کی مندرجہ ذیل چھ تعداد ہے:

۱۔ غذا۔ کھانے کے لیے۔

۲۔ لباس۔ پہننے کے لیے۔

۳۔ مسکن۔ رہنے کے لیے۔

۴۔ اسباب خانہ داری: استعمال کے لیے۔

۵۔ اھل خانہ۔ گھر والے۔ دکھ سکھ کے لیے۔

۶۔ مال: ضرورت کے وقت خرچ کرنے کے لیے۔

اور غرض کے حصول کے لیے یعنی ان چھ میں سے کسی کے ملنے کے لیے جاہ کا ہونا بھی ضروری ہے جو پہلے بیان ہو چکی ہے۔

پہلی ضرورت: غذا

غذا آدمی کے لیے اس قدر ضروری ہے جو اس کو توانا رکھے مگر اُس میں زُہد کی تکمیل کے لیے اُس کا طول و عرض کچھ کم کرنا چاہیئے۔ طول عمر کے اعتبار سے ہے اس لیے کہ جو شخص ایک روز کا کھانا رکھتا ہے اور اس پر قناعت نہیں کرتا اور اُس کا عرض غذا، جنس اور وقت کی مقدار میں ہوتا ہے پس طول کو اس طرح گھٹانا چاہیئے کہ

Marfat.com

کہ امل کو مختصر کرے اور زُہد کا اسباب میں کمتر درجہ یہ ہے کہ جب شدّت کی بھوک اور مرض کا خوف ہو اُس وقت بھوک کو دُور کرنے کے لیے مقدار پر کفایت کرے اور جس کا یہ حال ہو وہ تب کچھ پائے گا دن کے کھانے سے رات کے لیے نہیں رکھے گا یہ سب سے اُونچا درجہ ہے۔

دُوسرا درجہ

دُوسرا درجہ یہ ہے کہ ایک مہینہ یا چالیس دن کے لیے ذخیرہ کرے۔

تیسرا درجہ

تیسرا درجہ یہ ہے کہ ایک سال کے لیے ذخیرہ کرے۔ یہ حال ضعیف زاہدین کا ہے اور جو سال سے زیادہ کے لیے ذخیرہ کرے تو اُس کو زاہد کہنا محال ہے اس لیے کہ جو شخص ایک سال سے زیادہ جینے کی توقع کرے وہ حقیقت میں طویل الامل ہے اس سے زُہد پورا نہیں ہوگا ہاں جس صورت میں کوئی پیشہ نہیں رکھتا اور دل لوگوں کے مال نہ چاہے تو ایک سال سے زیادہ کا بھی مضائقہ نہیں۔

حضرت داؤد طائی کا زہد

مروی ہے کہ:۔

"حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کو ترکہ میں بیس دینار ملے تو آپ نے انھیں بیس سال تک محفوظ رکھا۔"

یہ اَمر آپ کے اصل زُہد کے خلاف نہیں لیکن اُن لوگوں کے نزدیک جو زُہد میں توکل کو شرط کہتے ہیں البتہ خلاف ہے اور عرض کی کمی مقدار کی رُو سے یہ ہے کہ ایک

Marfat.com

دن رات میں کمتر درجہ پاؤ سیر ہے اور متوسط درجہ آدھ سیر اور اعلیٰ درجہ وہ مقدار ہے کہ شارع نے کفارہ کی مساکین کے لیے مقرر کی ہے اور جو اُس سے زیادہ کھائے تو لالچ اور پیٹ کے دھندے میں داخل ہے۔ اور جو شخص مدّ پر بس نہ کرے تو شکم کے بارے میں اُس کو زُہد ذرہ بھر نہ ہوگا اور جنس کی رُو سے کمی یہ ہے کہ جو غذا ہو سکے خواہ بھوسی کی روٹی ہی ہو اور اوسط درجہ جو اور چنے کی روٹی ہو اور اعلیٰ درجہ بغیر چھنے آٹے کی روٹی اور اگر چھنے ہوئے آٹے کا پھلکا ہوگا تو زُہد کے پہلے درجہ کا تو کیا ذکر ہے سب سے پہلے مقام زُہد سے بھی خارج ہوگا اور صاحب آسائش میں داخل ہوگا اور سالن میں سے ادنیٰ نمک یا ساگ یا سرکہ ہے اور اوسط زیتون کا تیل یا کوئی اور کوئی چکنائی تھوڑی سی اور اعلیٰ گوشت ہے کسی قسم کا ہو اور یہ ہفتے میں ایک دو دفعہ ہو اگر دو دفعہ سے زیادہ ہفتہ میں ہوگا تو سب اقسام زہد سے خارج ہو جائے گا ایسا شخص شکم کے بارے میں ہرگز زاہد نہ کہلائے گا اور وقت کے اعتبار سے کمی یہ ہے کہ رات دن میں ایک بار کھائے یعنی روزہ رکھا کرے اور اوسط یہ ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور رات کو کھانا نہ کھائے صرف پانی پئے اور دوسرے دن روزہ رکھے تو کھانا کھائے اور پانی نہ پئے اور بڑھ کر یہ ہے کہ تین دن یا ہفتہ بھر یا زیادہ طے کا روزہ رکھ سکے۔

Marfat.com

انبیاء و صحابہ کا زہد

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زہد

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں کہ:

"ہمیں چالیس دن تک گزر جاتے تھے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں نہ چراغ جلتا تھا اور نہ ہی آگ سلگتی تھی۔ کسی نے پوچھا کہ پھر بسر اوقات کی کیا صورت تھی آپ نے فرمایا دو سیاہ چیزوں خرما اور پانی سے وقت گزرتا تھا۔"

اس سے گوشت، شوربا اور سالن سب کا ترک پایا جاتا ہے۔

حضرت حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

"حضور نبی کریم رؤف و رحیم احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء دراز گوش پر سوار ہوتے تھے اور اُون کا کپڑا پہنتے تھے اور گٹھی ہوئی جوتی کو اپنے پائے مبارک سے مشرف فرماتے تھے اور کھانے کے بعد اپنی اُنگلیاں چاٹتے اور زمین پر کھانا

Marfat.com

کھاتے تھے۔"

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

"میں بندہ ہوں اور بندوں کی طرح کھانا کھاتا ہوں اور بندوں ہی کی طرح بیٹھتا ہوں۔"

حضرت عیسیٰ کا فرمان

حضرت عیسیٰ رُوح اللہ علیہ السّلام نے فرمایا کہ:

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو شخص جنّت کا طالب ہو تو جَو کی روٹی اور کوڑے پر پڑا رہنا کتوں کے ساتھ اُس کے لیے کافی ہے۔"

حضرت فضیل کا فرمان

حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

"جب سے حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تھے کبھی تین دن شکم سیر ہو کر گندم کی روٹی نہیں کھائی۔"

حضرت عیسیٰ کا فرمان

حضرت عیسیٰ رُوح اللہ علیہ السّلام نے فرمایا کہ:

"اے بنی اسرائیل خالص پانی پیو اور جنگل کا ساگ اور جَو کی

Marfat.com

روٹی کھاؤ اور گیہوں کی روٹی سے اجتناب کرو کہ تم ہرگز اُس کا شکر ادا نہ کر سکو گے۔"

مروی ہے کہ :۔

"جب حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات قبا والوں کے پاس تشریف لائے تو وہ لوگ آپ کی خدمت میں دودھ میں شہد ملا کر لائے آپ نے پیالہ ہاتھ سے رکھ دیا اور فرمایا کہ میں اسے حرام نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ کے لیے انکسار کرنے کے لیے چھوڑتا ہوں۔"

حضرت عمرؓ کا زُہد

مروی ہے کہ :۔

"اہل قبا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں شہد کا سرد شربت لائے اور گرمی کا موسم تھا آپ نے فرمایا کہ اس کا حساب مجھ سے الگ کیجئے۔"

سچّا زاہد کون ؟

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ :۔

"سچّا زاہد وہ ہے جو غذا اُسے میسّر ہو کھالے اور عورت کے ستر کی مقدار لباس پہنے اور جہاں جگہ ملے وہاں رہے۔ اُس کی مجلس دنیا ہو اور قبر اُس کی خواب گاہ ہو اور اور خلوت مجلس سے عبرت حاصل کرنا اُس کا تامل ہو اور

Marfat.com

اُس کی گفتگو قرآن کے مطابق ہو اور اللہ تعالیٰ اُس کا
انیس اور ذکر اُس کا رفیق اور زُہد اُس کا ہمسر اور حزن اُس
کا حال اور حیا اُس کا شعار، بھوک اُس کا سالن، حکمت سخن
اور خاک اُس کا بستر ہو، تقویٰ اُس کا توشہ، سکوت اُس
کی غنیمت، صبر اُس کا تکیہ، توکل اُس کا حسب، عقل راہ نما
عبادت اُس کا پیشہ اور جنّت پہنچنے کا مقام ہو۔"

بارگاہِ الٰہی میں دُعا ہے کہ وہ یہ تمام تر شغل و اشغال اپنی کمال مہربانی سے عطا فرمائے اور جادہ حق پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

Marfat.com

زُہدِ جسمانی

لباس

کمتر درجہ لباس

دوسری اہم ضرورت لباس ہے اس میں کمتر درجہ وہ ہے جو گرمی اور سردی کو دُور کرے اور ننگاپن کو چھپائے اور ایک چادر ہے جس میں سب چھپ جائے اور اوسط پوشاک یہ ہے کہ ایک کرتہ اور ٹوپی اور ایک جوڑا جوتے کا۔

اعلیٰ درجہ لباس

اعلیٰ درجہ لباس یہ ہے کہ اس کے ساتھ عمامہ اور پاجامہ بھی ہو اور اگر مقدار میں اس سے زیادہ ہو تو وہ زُہد کی حد سے خارج ہے۔

زہد کی شرط

اور زہد کی شرط یہ ہے کہ جب زہد کپڑا دھوئے تو دوسرا پہننے کے لیے نہ رکھتا ہو بلکہ گھر میں بیٹھا رہے اور جب دو دو قمیص اور پاجامے اور عمامے ہوں تو سب اقسام زہد سے خارج ہو جائے گا جو مقدار کی رُو سے ہوتے ہیں۔

Marfat.com

اَدنٰی درجہ کا لباس

اَدنٰی درجہ کا لباس موٹا ٹاٹ ہے اور اوسط درجہ موٹا کمبل اور اعلٰی درجہ روئی کا موٹا کپڑا۔

وقت کے لحاظ سے لباس

اَور وقت کی رُو سے سب سے زیادہ وقت یہ ہے کہ ایک سال تک اُسے پہن سکے۔ اور کمتر یہ ہے کہ ایک دن پہن سکے۔ حتٰی کہ بعض بزرگوں نے اپنے کپڑوں میں پتّوں کے پیوند بھی لگائے گو بہت جلد خُشک ہو جاتے ہیں مگر دفع الوقتی ممکن ہے۔

اوسط وقت کا لباس

اَور اوسط وقت یہ ہے کہ لباس ایسا ہو جو ایک ماہ یا اُس کے قریب جسم پر رہ سکے پس ایسے کپڑے کا ڈھونڈھنا جو ایک سال سے زیادہ رہے طول امل میں داخل ہے جو زہد کے خلاف ہے مگر اس صورت میں کہ موٹے کپڑے کی تلاش کی اور موٹا کپڑا دیر پا ہوتا ہے اور بہت دیر تک رہتا ہے تو اس میں کچھ حرج نہیں پس جو شخص اس مقدار سے زیادہ کپڑا پائے چاہیئے کہ اسے دے ڈالے کیونکہ اگر رکھ چھوڑے گا تو زاہد نہ رہے گا بلکہ اہل دنیا سے محبت کرنے والا ہو گا۔

Marfat.com

انبیاء و صحابہ کا لباس

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا لباس

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:۔

"حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہمیں ایک نمدے کی چادر اور ایک موٹا تہمد دکھلایا اور فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا وصال مبارک ان دونوں کپڑوں میں ہُوا تھا۔"

مروی ہے کہ حضور پُرنور شافع یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ:۔

"اللہ تعالیٰ مبتذل آدمی کو چاہتا ہے کہ جو کچھ پہنے اُس کی پرواہ نہ کرے۔"

حضرت عمرو بن الاسود کا زُہد

مروی ہے کہ حضرت عمرو بن الاسود عیسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:۔

Marfat.com

"میں شہرت والا کپڑا کبھی نہیں پہنوں گا اور نہ ہی کبھی رات کو کپڑا بچھا کر سوؤں گا اور نہ ہی کبھی اچھی سواری پر سوار ہوں گا اور نہ ہی اپنا پیٹ غذا سے بھروں گا۔"

حضرت عمر فاروق کا فرمان

مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:۔

"جس شخص کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا طریقہ دیکھنا اچھا معلوم ہو وہ حضرت عمرو بن اسود کو دیکھے۔"

شہرۃ یافتہ کپڑا پہننا

ابن ماجہ نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ:۔

"جو بندہ شہرت کا لباس پہنتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے یہاں تک کہ اُس کو بدن سے نکالے اگرچہ اُس کے نزدیک پیارا ہو۔"

کپڑے کی خرید کرنا

ابو یعلیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بسند ضعیف روایت کیا کہ:۔

"حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کپڑا چار درم میں خریدا اور آپ کا جوڑا کپڑے کا دس درم کا تھا اور تہمد ساڑھے چار ہاتھ کا تھا۔"

Marfat.com

طبقات ابن سعد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ:۔

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پاجامہ تین درم میں خریدا۔"

شملوں کا پہننا

اصحاب سنن نے موعد بن قیس سے نقل کیا کہ:۔

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دو شملے سفید اُون کے پہنا کرتے تھے۔"

حُلہ کا پہننا

مسلم نے حضرت براء سے، ابوداؤد نے حضرت ابن عباس سے، ترمذی ونسائی نے حضرت ابوذر غفاری وحضرت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا کہ:۔

"حضور نبی کریم رحمۃٌ للعالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم دو شملے سفید اُون کے پہنا کرتے تھے اُس کا نام حلہ تھا کیونکہ وہ دونوں ایک ہی جنس سے تھے اور بعض اَوقات آپ دو یمانی چادریں یا موٹی قسم کی سحولی پہنا کرتے تھے۔"

ریشمی کپڑا پہننا

ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند ضعیف روایت کیا کہ:۔

"حضور نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی قمیص مبارک کا کپڑا تیلی کا سا ہوتا تھا اور ایک دن آپ نے ایک سندس کا ریشمی کپڑا زرد لکیریں کھنچا ہوا پہنا جس کی قیمت

Marfat.com

دو سو درم تھی۔ صحابہ کرام اُسے چھو کر تعجب سے کہتے تھے یارسول اللہ آپ کے پاس یہ جنت سے آیا ہے حالانکہ وہ کپڑا آپ کو اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس نے ہدیہ کے طور پہ بھیجا تھا آپ نے چاہا کہ اسے پہن کر بادشاہ کا اعزاز و اکرام کیا جائے پھر آپ نے اُس کو نکال کر ایک شخص کے پاس مشرکوں میں سے بھیج دیا جس سے صلہ رحم کرنا منظور تھا پھر حریر و دیبا کو مردوں کے لیے حرام فرمایا گویا اول اس لیے پہنا تھا کہ حرمت کی تاکید ہو۔"

سونے کی انگوٹھی پہننا

بخاری و مسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:

"ایک روز حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی اور پھر نکال دی اور پھر اس کا مردوں پر پہننا حرام کر دیا۔"

ہریرہ پہننا

بخاری و مسلم نے حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ:

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی کے لیے ہریرہ فرمایا کہ ولا کی شرط مالک کے لیے کر لو جب انھوں نے شرط کر لی تو آپ منبر پر چڑھے اور اُس کو

Marfat.com

حرام کیا۔"

مُتعہ کی حرمت

مسلم نے حضرت سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے تین روز متعہ مباح فرمایا اور امرِ نکاح کی تاکید کے لیے اسے حرام فرما دیا۔"

سیاہ چادر پہننا

مروی ہے کہ:

"ایک دفعہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ایک سیاہ چادر علمدار میں نماز پڑھی جب سلام پھیرا تو فرمایا کہ اس کی طرف دیکھنے نے مجھے نماز سے مشغول کر دیا اسے ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور اس کی چادر مجھے لا دو یعنی اپنا عمدہ کپڑا دے کر اُونی چادر پسند فرمائی۔

نیا تسمہ لگانا

مسلم نے باب الصلوٰۃ میں رقم کیا کہ:

"ایک دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے جوتے کا تسمہ پُرانا ہو گیا تھا اس میں نیا تسمہ لگا کر نماز پڑھی جب سلام پھیرا تو فرمایا کہ وہی پُرانا تسمہ اس میں لگا دو اور نیا نکال دو کہ نماز میں میری نگاہ اس پر جاتی ہے۔"

Marfat.com

مسلم نے باب الصلوٰۃ میں روایت کیا کہ :-

"حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی اور منبر پہ اُس کو جو دیکھا تو پھینکدیا اور فرمایا کہ اس نے مجھ کو تم سے روک دیا کبھی اس کو دیکھتا ہوں کبھی تم کو دیکھتا ہوں۔"

نیا جوتا پہننا

مسلم نے باب الصلوٰۃ میں رقم کیا کہ :-

"ایک دفعہ حضور پُرنُور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جوتوں کا نیا جوڑا پہنا اور جو اچھا معلوم ہُوا تو سجدہ کیا اور لوگوں سے فرمایا کہ مجھ کو اس کی خوبی اچھی معلوم ہوئی میں نے اس خوف سے سجدہ کیا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض نہ ہو پھر اسے نکال کر جو پہلے دیکھا اُس کے حوالے کر دیا۔"

اُون کا جبہ پہننا

طبرانی نے حضرت سنان بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ :-

"ایک دفعہ حضور نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ایک اُون کا جبہ سیاہ وسفید دھاریوں والا بُنا گیا اور اُس کا کنارہ سیاہ رکھا گیا جب اُس کو آپ نے اپنے تن مبارک سے مشرف فرمایا تو لوگوں سے ارشاد فرمایا دیکھئے کس قدر عمدہ اور ملائم ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ اس کو مجھے دے دیجئے اور آپ کا دستور تھا

Marfat.com

جب کوئی کچھ چیز مانگتا تو اُس چیز کا بخل نہ کرتے وہ جبہ مبارک اُس کو دے دیا اور فرمایا کہ میرے لیے ایک اور بنایا جائے ابھی وہ دوسرا کارگاہ ہی میں تھا کہ آپ نے سفرِ آخرت اختیار کیا۔"

آٹا پیسنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:۔

"حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے وہ اُس وقت آٹا پیستی تھیں اور اُونٹ کے بالوں کی چادر اُوڑھے ہوئے تھیں جب آپ نے اُن کو دیکھا تو رو پڑے اور فرمایا اے فاطمہ آسائش جاودانی کے لیے دنیا کی تلخی پی جا پس ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (اور آگے دے گا تجھ کو تیرا رب پھر تو راضی ہو گا۔)

خوفِ الٰہی سے رونا

حاکم و بیہقی نے روایت کیا کہ حضور نبی پاک صاحبِ لولاک احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ:۔

"مجھ کو ساکنین عالم بالا نے خبر دی ہے کہ میری اُمت کے بہترین وہ لوگ ہیں جو ظاہر میں وسعتِ رحمتِ الٰہی کے باعث ہنستے رہتے ہیں اور خفیہ عذاب کے خوف سے روتے

Marfat.com

ہیں اُن کا بوجھ لوگوں پر ہلکا ہے اور اُن کے خود کے اُوپر
بھاری ہے پُرانے کپڑے پہنتے ہیں اور راہبوں کی پیروی
کرتے ہیں۔ جسم اُن کے زمین پر ہیں اور دل عرش بریں پر۔"

ارشادِ نبوی

مروی ہے کہ حضور نبی کریم رحمۃ للعالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:۔

مَنْ اَحَبَّنِیْ فَلْیَسْتَنَّ بِسُنَّتِیْ

"جو مجھ سے محبت کرے وہ میری سنت کو اپنا طریق بنائے۔"

پھر ارشادِ نبوی ہے:۔

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ عَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ۔

"لازم پکڑو اپنے اُوپر میری سنت اور میرے خلفاء راشدین کی سنت پکڑو اُس کو دانتوں سے۔"

ارشادِ باری تعالیٰ

اللہ ربُّ العزت تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم نے اپنی لاریب کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا:۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

فرما دیجئے ہر گز تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ پر چلو کہ اللہ تم سے محبت کرے۔"

Marfat.com

ارشادِ نبوی

ترمذی و حاکم نے حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے خاص طور پر ارشاد فرمایا کہ:۔

"اگر تو مجھ سے ملنا چاہے تو اغنیاء کے پاس بیٹھنے سے اجتناب کرنا اور اپنا کپڑا بدن سے نہ اُتارنا جب تک کہ اس میں پیوند نہ لگا لے۔"

حضرت عمرؓ کا زہد

مروی ہے کہ:۔

"حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قمیض مبارک پر بارہ پیوند شمار کئے گئے جن میں سے بعض چمڑے کے تھے۔"

حضرت علیؓ کا زہد

مروی ہے کہ:۔

"حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت میں تین درم کا کپڑا خرید کر پہنا اور اُس کی آستینیں پہنچے سے کاٹ ڈالیں اور فرمایا خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھ کو یہ لباس اپنی خلعت میں سے پہنایا۔"

Marfat.com

حضرت سفیان ثوری کا فرمان

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

"کپڑا وہ پہننا چاہیئے جس سے نہ علماء کے نزدیک شہرت ہو نہ جہاں کے نزدیک حقارت ہو۔"

پھر ارشاد فرمایا کہ:

"فقیر میرے پاس سے نکلتا ہے اور میں نماز پڑھتا ہوں تو اُسے جانے دیتا ہوں اور اگر کوئی دنیا دار میرے پاس سے نکلتا ہے اور اُس پر یہ حقارت آمیز لباس ہو تو میں اُس سے ناراض ہوتا ہوں اور پاس سے نہیں جانے دیتا۔"

حضرت سفیان ثوری کا زہد

بعض اکابرین نے فرمایا کہ:

"حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دونوں کپڑے اور جوتیوں کی قیمت لگائی تو ایک درم اور چار دانگ کے تھے۔"

ابن شبرمہ کا فرمان

حضرت ابن شبرمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

"میرے کپڑوں میں سے بہتر وہ ہیں جو میری خدمت کریں اور بُرے کپڑے وہ ہیں جن کی میں خدمت کروں۔"

Marfat.com

سلف صالحین کا قول

بعض سلف صالحین نے فرمایا کہ :۔

”کپڑے ایسے نہیں پہننے چاہئیں جن سے آدمی بازاری لوگوں میں شمار ہونے لگے اور ایسے نہ پہنے جن سے شہرت ہو اور لوگوں کی نظر پڑے۔“

حضرت ابو سلیمان دارانی کا فرمان

حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ :۔

”کپڑے تین قسم ہیں :۔

۱۔ ایک کپڑا اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس سے آدمی برہنہ نہ ہو۔

۲۔ دوسرا کپڑا نفس کے لیے ہے جس کی نرمی مطلوب ہوتی ہے۔

۳۔ تیسرا کپڑا لوگوں کے لیے ہے جس کا حسن اور جوہر مطلوب ہوتا ہے۔“

ارشاد الصّالحین

بعض صالحین نے فرمایا کہ :۔

”جس کا کپڑا پتلا ہوتا ہے اُس کا دین بھی پتلا ہوتا ہے۔“

تابعین کا زُہد

مروی ہے کہ :۔

Marfat.com

"علماء و تابعین کے تمام کپڑوں کی قیمت بیس
درہم سے لے کر تیس درہم تک ہوتی تھی۔"

حضرت خواص کا زُہد

مروی ہے کہ:۔

"حضرت خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دو کپڑوں سے زیادہ نہ
پہنتے تھے۔ ایک قمیص اور اُس کے نیچے تہمد اور کبھی اپنا
قمیص پلٹ کر اُس کا دامن سر پر ڈال لیتے تھے۔"

ارشاد الصالحین

بعض اکابرین نے فرمایا کہ:۔

"سب سے پہلا زُہد لباس کا ہے۔"

ارشادِ نبوی

مروی ہے کہ حضور پُرنور شافع یوم النشور احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ
نے ارشاد فرمایا:۔

اَلْبَذَاذَةُ مِنَ الْاِیْمَانِ

یعنی کپڑوں کا پرانا ہونا یا تواضع کی صورت میں رہنا ایمان
سے ہے۔"

مروی ہے حضور نبی کریم رحمۃ للعالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"جو شخص طاقت ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے

Marfat.com

انکساری کرے اور خوبصورت کپڑا چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ کے لیے ضروری ہے کہ اُس کے لیے جنت کے خلعت یاقوت کی جامدانیوں میں جمع رکھے۔"

دشمنِ الٰہی کون؟

مروی ہے کہ:۔

"اللہ رب العزۃ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے اپنے بعض انبیاء علیہم السلام کی طرف وحی بھیجی کہ میرے اولیاء (دوستوں) سے کہہ دو کہ میرے دشمنوں کا لباس نہ پہنو اور جس راہ سے میرے دشمن آتے ہیں اُس راہ میں داخل نہ ہو ورنہ میرے دشمنوں کی طرح وہ بھی میرے دشمن ہو جائیں گے۔"

فاسقین کا لباس

مروی ہے کہ:۔

"حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بشیر بن مروان رضی اللہ عنہ کو کوفے کے منبر پر باریک کپڑے پہن کر وعظ کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا اپنے سردار کو دیکھو کہ لوگوں کو وعظ سناتا ہے اور اُس کے بدن پر فاسقین جیسے کپڑے ہیں۔"

زُہد مذاق نہیں

مروی ہے کہ:۔

Marfat.com

"حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاخرہ لباس پہن کر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور زہد میں گفتگو کرنے لگے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ہتھیلی منہ پر رکھ کر پڑ کی بجائی ابن عامر نے غصہ کیا اور اُن کی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے شکایت کی تو اُنہوں نے فرمایا یہ تم نے خود بے جا کیا کہ یہ لباس پہن کر اُن کے سامنے زہد میں گفتگو کرتے ہو۔"

حضرت علی المرتضیٰ کا فرمان

مروی ہے کہ امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"اللہ ربّ العزۃ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے أئمہ ہُدیٰ سے عہد لیا ہے کہ لوگوں سے حالوں سے اَدنیٰ حال میں رہا کریں تاکہ تو انگران کی اتباع کریں اور فقر کی وجہ سے فقیر کی حقارت نہ ہو۔"

مروی ہے کہ:۔

"حضرت شیر خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں کسی نے عرض کیا کہ آپ ایسا موٹا لباس پہنتے ہیں فرمایا کہ یہ لباس تواضع کے قریب ہے اور اس بات کے شایان کہ مسلمان اس کی اقتدا کریں۔"

Marfat.com

تنعم سے اجتناب کرنا

احمد نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:۔

"اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو عیش و عشرت سے اجتناب کرتے ہیں۔"

اس سے ثابت ہوا کہ آرام طلبی نہیں کرنی چاہیئے۔

ننگے پاؤں چلنا

مروی ہے کہ:۔

"جب حضرت فضالہ بن عبید رحمۃ اللہ علیہ مصر کے والی تھے تو کسی نے انھیں برہنہ پا اور بکھرے ہوئے بال دیکھ کر کہا کہ آپ سردار ہوتے ہوئے ایسا کرتے ہیں تو اُنھوں نے فرمایا کہ ہمیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عیش عشرت سے منع فرمایا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ کبھی کبھی ننگے پاؤں بھی چلنا پھرنا چاہیئے۔"

حضرت علی کا فرمان حضرت عمر کے نام

مروی ہے کہ:۔

"حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اگر آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں

Marfat.com

کے ساتھ ملنا منظور ہو تو قمیص میں پیوند لگائیے اور تہمد کو
سرنگوں رکھیے اور جوتی گھٹی ہوئی پہنیے اور پیٹ بھر کر
نہ کھائیے۔"

حضرت عمر کا فرمان

مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ:۔
"پُرانا موٹا کپڑا پہنا کرو اور عجمی لباس یعنی ایران و روم کے
لباس سے اجتناب کیا کرو۔"

حضرت علی کا فرمان

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ:۔
"جو شخص کسی قوم کا لباس پہنے گا وہ انھیں میں سے ہوگا۔"

بدترین لوگ کون؟

طبرانی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند ضعیف روایت کیا
کہ حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ:۔
"میری اُمت کے بُرے لوگ وہ ہیں جو دولت میں پلے رنگا
رنگ کے کھانے اور کپڑے تلاش کرتے ہیں اور گفتگو میں
فصاحت ظاہر کرتے ہیں۔"

مالک، ابوداؤد، نسائی اور ابن حبان نے حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت کیا کہ حضرت رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ:۔

Marfat.com

"ایمان دار کی ازار نصف ساق تک ہوتی ہے اور اُس سے لے کر ٹخنوں تک بھی کچھ گناہ نہیں اور جو اُس سے نیچے ہو تو وہ دوزخ میں ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا اور جو اپنی ازار غرور وتکبر سے لٹکائے۔"

حضرت ابو سلیمان دارانی سے یہ حدیث مروی ہے کہ حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"میری اُمت میں بال نہیں پہنے گا مگر ریاکار یا احمق۔"

حضرت اوزاعی کا فرمان

حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"سفر میں اُون کا لباس سنت ہے اور حضر میں بدعت ہے۔"

اُون کا لباس اور زُہد

مروی ہے کہ:۔

"حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت قتیبہ کے پاس اُون کی قمیص پہن کر گئے اُنہوں نے پوچھا کہ اُون کی قمیص کی تمھیں کیا ضرورت تھی وہ خاموش رہے اور اُنہوں نے کہا کہ میں تم سے کہہ رہا ہوں جواب کیوں نہیں دیتے محمد بن واسع نے کہا کہ اگر یہ کہوں کہ زہد کیلئے

Marfat.com

پہنا تو اپنے منہ سے میاں مٹھو بننا ہے اور مفلسی کی وجہ سے کہوں تو اللہ تعالیٰ کی شکایت ہو گی یہ دونوں باتیں مجھے ناپسند ہیں۔"

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا زُہد

حضرت ابو سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو خلیل بنایا تو حکم کیا کہ اپنی برہنگی زمین سے پوشیدہ رکھ اور آپ کا دستور تھا کہ ہر چیز میں سے ایک لیتے تھے مگر پاجامے دو بناتے تھے جب ایک دھوتے تو دوسرا پہن لیتے تھے تاکہ کوئی ایسا وقت نہ گزرے کہ آپ برہنہ ہوں۔"

حضرت سلمان فارسی کا زُہد

مروی ہے کہ:۔

"کسی نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ نفیس قسم کے کپڑے کیوں نہیں پہنتے آپ نے فرمایا کہ غلام کو نفیس کپڑے سے کیا نسبت جب آزاد ہو جائے گا تو بخدا ایسے کپڑے ملیں گے کہ کبھی پُرانے نہ ہوں گے۔"

حضرت عمر بن عبد العزیز کا زُہد

مروی ہے کہ:۔

Marfat.com

"حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس ایک جبہ اور ایک چادر بالوں کی تھی۔ جب تہجّد کی نماز کے لیے اُٹھتے تو اُسے پہن کر نماز پڑھتے۔"

حضرت فرقد سنجی کا زُہد

مروی ہے کہ:۔

"ایک مرتبہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت فرقد سنجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا کہ تم یہ جانتے ہو کہ تمھیں کمبل پوشی کی وجہ سے لوگوں پر فضیلت ہے مجھے یہ علم ہُوا ہے کہ اکثر دوزخی نفاق کی وجہ سے صاحبِ کمال ہوں گے۔"

حضرت ابو معاویہ اسود کا زُہد

حضرت یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"میں نے حضرت ابو معاویہ اسود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا کہ وہ گھوڑوں پر سے چیتھڑے اُٹھاتے تھے اور ان کو دھو کر اور سی کر پہنتے تھے میں نے اُن سے کہا کہ تم اس سے بہتر پہنا کرو تو اُنہوں نے فرمایا کہ ہمارا کیا نقصان ہے جو مصیبت دنیا میں فقیروں کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اُس کا تدارک جنت میں کر دے گا۔ یحییٰ بن معین ان کے پاس قول کو بیان کر کے رو یا کرتے تھے۔"

Marfat.com

زہد کے تین درجات

اہل دانش کا قول ہے کہ :

"تیسری ضرورت رہنے کی جگہ ہے اس میں زُہد کرنے کے تین درجے ہیں :

۱۔ سب سے عمدہ درجہ یہ ہے کہ کوئی خاص جگہ اپنے لیے تلاش نہ کرے بلکہ صرف مساجد کے گوشوں پر قناعت کرے جس طرح کہ اصحاب صفہؓ نے کیا ہے۔

۲۔ اوسط درجہ یہ ہے کہ کوئی خاص جگہ اپنے لیے انتخاب کرے مثلاً چھپر، نرکل اور پھوس وغیرہ۔

۳۔ سب سے پست درجہ یہ ہے کہ اپنے لیے کوئی خاص کوٹھڑی خرید کر یا کرایہ پر لے۔"

پس اگر رہنے کے لیے کشادہ جگہ کی مقدار کے موافق ہی ہو زیادہ نہ ہو اور اُس میں زینت بھی نہ ہو تو اس قدر رہائش گاہ ہونے سے زہد کے پچھلے درجات سے نہیں نکلے گا اور اگر مکان پختہ چونہ گچ کیا ہوا خوب واسع چھ ہاتھ سے اُونچی چھت کا تلاش کرے گا تو زُہد کی حد سے خارج ہو جائے گا سکونت کے بارے میں زاہد نہ رہے گا۔

Marfat.com

زہد کا مسکن

زہد میں حقیقی سعی کرنا

اب جاننا چاہیئے کہ جنس مکان مختلف ہو سکتا ہے مثلاً گھاس کا ہو، گارے کا ہو، اینٹ کا ہو اور اس کی وسعت کی مقدار بھی جدا ہو سکتی ہے اور اوقات کے لحاظ سے بھی اس میں اس کی ملکیت کا اختلاف ہو سکتا ہے مثلاً اپنی ملکیت ہو یا کرائے کی ملکیت ہو یا رعایت ہو تو ہر ایک میں ملکیت کا امتداد جداگانہ ہوتا ہے بہر حال زہد کو ان سب اقسام میں دخل ہے اور حاصل یہ ہے کہ جو چیز ضرورت کے لیے مطلوب ہو اُس کا ضرورت کی حد سے بڑھ کر تجاوز نہیں کرنا چاہیئے۔ دنیا میں مقدار ضرورت دین کا آلہ اور وسیلہ ہوتا ہے اور جس قدر متجاوز ہوتی ہے اُسی قدر دین کے مخالف ہے اور مکان میں رہنے سے مینہ اور سردی سے رکنے کی غرض ہے اور لوگوں کی نظر اور ایذا کا بچانا ہے اور جس قدر یہ بات ممکن ہے وہ معلوم ہے اور اس سے زیادہ فضول ہے اور فضول کا نام دنیا ہے اور جو فضول کا طالب ہے

Marfat.com

وہ یقیناً زہد سے بعید ہے اور کہتے ہیں کہ اول طول امل جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ظاہر ہوئے تو کپڑوں کی عمدہ سلائی اور چونہ اینٹ کی پختہ عمارت ہے پہلے سلائی بڑے بڑے ٹانکے ہوتے تھے اور مکان نرکل و نے کے بناتے تھے۔

ارشادِ نبوی

حضور نبی کریم رحمۃ للعالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ اپنے کپڑوں کو یمن کی چادروں کی طرح منقش کریں گے۔"

بالاخانہ کا گرایا جانا

طبرانی نے حضرت ابو العالیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:۔

"حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بالاخانے کو اونچا کیا تھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بالاخانے کو گرانے کا حکم فرمایا۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ پھیرنا

ابو داؤد نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:۔

"حضور نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات ایک اونچے گمٹے پر گزرے تو دریافت کیا یہ کس کی ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں شخص کی ہے جب وہ شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا

Marfat.com

اور پھر پہلے کی طرح کبھی اُس کی طرف مخاطب نہ ہوئے اُس شخص نے لوگوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خفگی کا حال دریافت کیا تو اُنہوں نے بیان کر دیا اُس نے جا کر اُس گمٹی کو گرا دیا جب آپ کا گزر دوبارہ وہاں سے ہُوا تو اُسے نہ دیکھا اور معلوم ہُوا کہ اُس نے اُسے گرا دیا ہے آپ نے اُس کے لیے دُعائے خیر کی۔"

عملِ نبوی

ابن حبان نے ثقات میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مرسلاً روایت کیا کہ:۔

"حضور نبیٔ پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے اپنے وصالِ مبارک تک نہ کوئی اینٹ اینٹ پر رکھی اور نہ نی نی پر یعنی کسی قسم کا مکان نہیں بنوایا۔"

بُرائی چاہنا

ابو داؤد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ حضور نبی کریم رحمۃٌ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ:۔

"اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی بُرائی چاہتا ہے تو اُس کا مال گارے اور پانی میں تلف کرتا ہے۔"

ابو داؤد و ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:۔

"ہم ایک چھپر کی مرمت کر رہے تھے کہ ہمارے پاس حضور علیہ

Marfat.com

تشریف لائے اور پوچھا کیا کرتے ہو ہم نے عرض کیا کہ ہمارا
چھپر ٹوٹ گیا ہے اسے درست کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں
اس سے جلد اُمر کو دیکھتا ہوں۔"

حضرت نوح کا زُہد

مروی ہے کہ:۔

"حضرت نوح علیہ السلام نے ایک نَے کا گھر بنایا اُن سے
کسی نے عرض کیا کہ اگر آپ پختہ مکان بنوالیں تو بہتر ہو آپ
نے فرمایا کہ مرنے والے کے لیے یہی بہت کچھ ہے۔"

صفوان بن محیریز کا زُہد

حضرت حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"ہم صفوان بن محیریز کی خدمت میں گئے وہ ایک نرسل کے
مکان میں تھے وہ جھکا ہوا تھا کسی نے اُن سے کہا کہ اگر آپ
اس کو درست کرالیں تو بہتر ہے اُنھوں نے فرمایا کہ بہت سے
آدمی اس میں مر چکے ہیں اور یہ بدستور موجود ہے۔"

ارشادِ نبوی

مروی ہے کہ حضور نبی کریم رحمۃ للعالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد
فرمایا کہ:۔

مَنْ بَنٰی فَوْقَ مَا یَکْفِیْہِ کُلِّفَ اَنْ یَّحْمِلَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

Marfat.com

"جو عمارت بنائے زیادہ اس قدر کہ اس کو کافی ہو قیامت
کے روز تکلیف دیا جائیگا کہ اس کو اُٹھائے۔"

ابن ماجہ نے حضرت خباب بن الارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:۔

"ہر خرچ پر آدمی کو ثواب ملتا ہے مگر جو پانی اور گارے
میں خرچ ہو اُس پر ثواب نہیں ہوتا۔"

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ رب العزۃ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے اپنی لاریب کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا:۔

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ
عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا۔

"وہ گھر پچھلا ہی ہم دیں گے وہ ان کو جو نہیں چاہتے چڑھنا ملک
میں اور نہ بیکار ڈالنا۔"

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ریاست اور اونچے مکان بنانا ہے۔

ارشاد نبوی

ابوداؤد نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور نبی غیب دان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

كُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا مَا اَكَنَّ
مِنْ حَرٍّ وَّبَرْدٍ۔

Marfat.com

"ہر ایک عمارت قیامت کے دن اپنے مالک کے حق میں وبال ہو گی مگر جو گرمی اور سردی سے بچائے۔"

ابو داؤد نے حضرت یسع بن مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت کیا کہ :۔

"ایک شخص نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت میں اپنے مکان کی تنگی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا

اَلتَّسَعُ فِی السَّمَآءِ

یعنی جنت میں واسع مکان طلب کرنا چاہیئے۔"

ہامان و فرعون کا عمل

مروی ہے کہ :۔

"حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام کو تشریف لے جاتے ہوئے ایک محل دیکھا کہ چونے اور اینٹ کا بنا ہوا تھا آپ نے اللہ اکبر کہہ کر فرمایا کہ مجھے گمان نہ تھا کہ اس اُمت میں ایسے شخص ہوں گے جو ہامان کی سی عمارت بنائیں گے یعنی فرعون نے جو ہامان کو حکم دیا تھا کہ اَوْقِدْ لِیْ یٰھَامَانُ عَلَی الطِّیْنِ ۔ آگ دے اے ہامان میرے لیے گارے کو۔"

اس سے غرض پختہ عمارت تھی۔

مروی ہے کہ :۔

"جس کے لیے سب سے پہلے اینٹ اور چونے کی عمارت بنائی گئی وہ فرعون تھا اور جس نے بنائی وہ ہامان تھا پھر

Marfat.com

پھر انھیں کی پیروی دیگر سلاطین نے کی اور یہ سب ملمع اور زینت ہے۔"

اکابرین کے قول

مروی ہے کہ:۔

"بعض اکابرین نے ایک جامع مسجد کسی شہر میں دیکھی اور فرمایا میں نے اس مسجد کو خرما کی شاخ کی بنی دیکھی ہے پھر کچے لدّے کی پھر اب اینٹ کی بنی دیکھی جنہوں نے سب سے پہلے بنائی تھی وہ دوسرے فرقے سے بہتر تھے اور دوسری دفعہ کے بنانے والے تیسری بار کے لوگوں سے اچھے تھے۔"

سلف صالحین کا زُہد

مروی ہے کہ:۔

"سلف صالحین میں سے بعض لوگ ایسے تھے کہ اپنا مکان اپنی زندگی میں کئی بار بناتے تھے اس لیے کہ وہ مکان بہت کمزور ہوتا تھا اور وہ خود بڑا اور چھوٹا رکھتے تھے اور مکان کے بارے میں زاہد تھے۔ اور بعض کا دستور یہ تھا کہ جب حج یا جہاد کو تشریف لے جاتے تو اپنا مکان گرا جاتے یا ہمسایہ کو دے جاتے جب وہاں سے واپس آتے تو اور بنا لیتے اور اُن کے مکان

Marfat.com

گھاس اور چمڑے کے ہُوا کرتے تھے۔ جیسے عرب کے لوگ یمن کے گرد اگرد میں بھی اَب تک اسی کے عادی ہیں اور ان کے مکانات کی بلندی آدم کے قد اور ایک بالشت ہوتی تھی۔"

حضور کے مکان کی کیفیت

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:۔

"جب میں حضور نبی کریم رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے مکان میں جاتا تھا تو اپنا ہاتھ چھت پر لگا دیتا تھا۔"

فرشتہ کی پکار

حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ:۔

"جب کوئی چھ ہاتھ سے اُونچی عمارت بناتا ہے تو ایک فرشتہ اُس کو پکارتا ہے کہ اے بدکاروں کے بدکار کہاں تک اُونچا کرے گا۔"

بُلند عمارت کی طرف دیکھنا

مروی ہے کہ:۔

"حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مضبوط عمارت کی طرف دیکھنے سے منع فرمایا اور وجہ یہ ارشاد فرمائی کہ اگر لوگ نہ دیکھتے تو یہ ایسے کیوں بنتے پس جو کوئی دیکھتا ہے تو بنانے

Marfat.com

والے کی گویا مدد کرتا ہے۔"

تعجب کس پر؟

حضرت فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"مجھے اُس شخص پر تعجب نہیں کہ اُس نے عمارت بنائی اور چھوڑ گیا مجھے تعجب اُس سے ہے جو اس عمارت کو دیکھ کر عبرت نہیں پکڑتا۔"

غیب کی نشان دہی کرنا

مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:۔

"ایک قوم ایسی آئے گی جو مٹی کو اُونچا کرے گی اور دین کو پست کرے گی اور نہ کمزور گھوڑوں کو کام میں لائے گی تمھارے قبلہ کی جانب نماز پڑھے گی مگر تمھارے دین بغیر مرے گی۔"

مکان کے بارے میں چند ارشادات رقم کیے اب انشاءاللہ تعالیٰ اسباب خانہ کا تذکرہ کیا جائے گا۔

Marfat.com

اَسباب خانہ

چوتھی ضرورت

درجات زہد

چوتھی ضرورت اسبابِ خانہ ہے اس میں بھی زُہد کے بہت سے درجات ہیں۔

اعلیٰ درجہ

مروی ہے کہ :۔

"سب سے اعلیٰ درجہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا ہے کہ آپ اپنے ساتھ ایک کنگھی اور ایک کوزہ رکھتے تھے پس ایک شخص کو دیکھا کہ اپنی اُنگلیوں سے داڑھی میں کنگھی کرتا ہے آپ نے کنگھی پھینک دی اور دوسرے شخص کو دیکھا کہ وہ نہر سے پانی پی رہا ہے آپ نے کوزے کی بھی حاجت نہ سمجھی

Marfat.com

اُسے بھی پھینک دیا۔"
اسی طرح سب اسباب کو سمجھنا چاہیئے کیونکہ ہر ایک چیز کسی مقصود کے لیے مطلوب ہوتی ہے جب اُس سے کوئی حاجت نہ ہو تو آدمی کے لیے دونوں جہان میں وبال ہے اور جس چیز سے استغنانہ ہو اُس میں سے کم درجے کی چیز پر اکتفاء کرے مثلاً جس بات کے لیے مٹی کا برتن کافی ہو اُس میں اُسی پر اکتفاء کرے اور اس بات کی پرواہ نہ کرے کہ اُس برتن کا کنارہ ٹوٹا ہُوا ہے بشرطیکہ مقصود اُس سے بھی حاصل ہو سکتا ہو۔

اوسط درجہ

اوسط درجہ یہ ہے کہ آدمی کے پاس حاجت کے مطابق اسباب ثابت ہو مگر ایک چیز سے زیادہ کام لے مثلاً اگر پیالہ ہو تو اُسی سے کھالے اُسی سے پانی پئے اُسی میں اپنی چیز رکھ لے۔ سلف صالحین ایک برتن کو کئی مطالب میں استعمال کرنا تحقیف کی نظر سے اچھا سمجھتے تھے اور زیادہ یہ ہے کہ ہر مطلب کے لیے ایک ادنی اجلنس کی چیز رکھتا ہو۔ پس اگر گنتی میں چیز زیادہ ہو گی تو نفیس ہو گی تو زُہد کے کسی درجے میں نہ رہے گا اور طلب فضول کی طرف مائل ہو گا اور اس بارے میں بھی حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سیرت کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا بستر مبارک

مروی ہے کہ حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ:۔
"حضور نبی مکرم رسول معظم شفیع محشر احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ

Marfat.com

علیہ التحیۃ والثناء جس بستر مبارک پر سوتے تھے وہ چمڑے
کا گدا تھا جس کے اندر خرما کے پیڑ کا پوست بھرا ہُوا
تھا۔"

دوہرا کمبل

ترمذی نے شمائل میں حضرت اُم المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ :۔

"حضور نبی کریم رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا بچھونا
مبارک دوہرے کمبل کا ہوتا تھا یا چمڑے کا گدا جس میں خرما
کا پوست بھرا ہُوا ہوتا تھا۔"

حضرت فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اسی طرح بیان فرمایا ہے جو اُوپر رقم کیا گیا ہے۔

چارپائی

بخاری و مسلم نے حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ :۔

"میں ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ اقدس
میں حاضر ہُوا آپ اُس وقت ایک چارپائی پر جو خرما کے
پوست کے بان سے بُنی ہوئی تھی لیٹے تھے جب اُٹھ کر
بیٹھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے پہلو مبارک پر
بان کے نشان دیکھے اور آنکھوں میں آنسو آگئے۔ آپ نے

Marfat.com

پوچھا اے ابن خطاب کیا بات ہے جو تم رو تے ہو عرض کیا کہ میں نے فارس و روم کے بادشاہوں کا خیال کیا کہ ان کے پاس کتنا بڑا ملک ہے اور آپ کی طرف خیال کہ آپ اللہ کے حبیب اور اُس کے برگزیدہ رسول ہیں آپ اس موٹے بان کی چارپائی پر لیٹتے ہیں آپ نے فرمایا اے عمر کیا تو اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ ان کے لیے دنیا ہے اور ہمارے لیے آخرت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیوں نہیں آپ نے فرمایا یہ یوں ہی ہے۔"

حضرت ابوذر کا زُہد

مروی ہے کہ:۔

"ایک شخص حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر گیا اور ہر طرف دیکھنے لگا پھر عرض کیا اے ابوذر آپ کے مکان میں کچھ سامان وغیرہ نہیں نظر آتا آپ نے فرمایا ہمارا ایک اور مکان ہے اچھی چیز ہم وہاں بھیج دیتے ہیں اُس نے عرض کیا کہ جب تک آپ اس مکان میں رہیں تب تک کچھ سامان یہاں بھی چاہیئے آپ نے فرمایا گھر کا مالک ہمیں اُس میں رہنے نہیں دے گا۔"

حضرت عمر بن سعد کا زُہد

مروی ہے کہ:۔

Marfat.com

"جب حضرت عمر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حمص کے امیر تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کہ تیرے پاس دنیا سے کیا ہے تو اُنھوں نے فرمایا کہ ایک لاٹھی جس پر میں تکیہ کرتا ہوں اور اگر سانپ وغیرہ مل جائے تو مار دیتا ہوں اور ایک توشدان ساتھ ہے جس میں کھانا رہتا ہے اور ایک پیالہ ہے جس میں کھاتا ہوں اور سر دھوتا ہوں اور ایک لوٹا ہے جس میں پینے اور وضو کرنے کے لیے پانی رکھتا ہوں اس کے سوا دنیا میں جتنی چیزیں ہیں وہ انھیں کے تابع ہیں۔ آپ نے فرمایا تو نے درست کہا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔"

حضرت فاطمہ کا زُہد

مروی ہے کہ:۔

"محبوب خدا، خواجۂ ہر دوسرا، شفیع روزِ جزا، عاصیوں کے ملجاؤ ماویٰ، پشتِ پناہ ہر بے نوا، بیکسوں کے حاجت روا، ماہِ منیرِ اجتباء، صدر صفۂ صفاء، بدر قبۂ وفا، عمیم الجود والعطاء عظیم الرجاء، ماحی الذنب والخطاء، نبی الانبیاء، مطلوب رب الارض والسماء، وسیلۃ العظمیٰ، من آیات ربہ الکبریٰ حبیب کبریا، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ایک سفر سے تشریف لائے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Marfat.com

کے پاس جانے کا ارادہ کیا اُن کے گھر کے دروازے پر پردہ پڑا ہوا اور اُن کے ہاتھوں میں دو چاندی کے کنگن دیکھے آپ ویسے ہی واپس آ گئے پھر اُسی وقت حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو دیکھا کہ آپ رو رہی ہیں اُن سے آپ کے واپس تشریف لے جانے کا حال بیان کیا اُنھوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر واپس تشریف لے جانے کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ پردہ اور کنگنوں کی وجہ سے واپس آ گیا ہوں۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ دونوں کنگن حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاتھ آپ کی خدمت مبارک میں بھیج دیئے اور فرمایا کہ میں نے ان کو فی سبیل اللہ صدقہ کیا آپ جہاں مناسب ہو صدقہ کیجئے آپ نے فرمایا انہیں فروخت کرو اور ان کی قیمت اربابِ صفہ کو دے دو۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ڈھائی درم میں فروخت کیا اور اصحابِ صفہ میں بانٹ دیا پھر آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر گئے اور ارشاد فرمایا کہ جانِ پدر تم نے بہت اچھا کیا۔"

آگ سے رہائی ملنا

ابوداؤد اور ابن ماجہ نے سعید اور نسائی نے ثوبان سے روایت کیا کہ:۔

"حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاتھ میں سونے کی زنجیر دیکھ کر فرمایا کہ لوگ

Marfat.com

کہیں گے کہ فاطمہ بنت محمد کے ہاتھ میں آگ کی زنجیر ہے اور وہاں سے چلے آئے اور نہ بیٹھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اُسے فروخت کر کے ایک غلام لیا اور آزاد کر دیا۔ آپ نے سُن کر فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ فاطمہ کو آگ سے نجات دی۔"

دنیا سے نفرت

مروی ہے کہ:۔

"ایک روز حضرت رسالتمآب منبع انوار ماہتاب افضل الخطاب والمستطاب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر ایک پردہ دیکھا اور آپ نے اُسے اُٹھا دیا اور فرمایا کہ جب میں اسے دیکھتا ہوں تو دنیا یاد آتی ہے اسے فلاں شخص کے پاس بھیج دو۔"

نئے فرش پر استراحت فرمانا

ابن حبان نے اخلاق النبی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا اور آپ فرماتی ہیں کہ:۔

"ایک رات میں نے حضور نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے لیے نیا فرش بچھایا اور اس سے پہلے آپ دوہرے کمبل پر آرام فرماتے تھے اُس رات صبح تک کروٹیں لیتے رہے جب صبح ہوئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ اس بستر کو علیحدہ کر دو اور پُرانا کمبل ہی بچھا دو اس نے تمام رات مجھے

Marfat.com

سونے نہیں دیا۔"

دنیا اور موت

احمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ:۔

"حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس ایک رات پانچ چھ درم آئے تو آپ نے صرف نہ کیے مگر تمام رات جاگتے رہے یہاں تک کہ رات کے آخری حصہ میں انھیں تقسیم فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے کہ تقسیم کے بعد آپ کو نیند آئی حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سُنی پھر فرمایا کہ اگر یہ درم میرے پاس رہتے اور میرا وصال ہو جاتا تو اپنے رب پر میرا کیا گمان ہوتا۔"

زُہد کی حقیقی پوزیشن

حضرت حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"میں نے ستر نیک بندے ایسے دیکھے ہیں کہ ان کے پاس کپڑے کے بغیر اور کچھ نہ تھا ان میں سے کسی نے زمین پر کوئی کپڑا نہیں بچھایا جب سونا چاہا تو زمین پر ہی اپنا جسم لگا کر اُوپر کپڑا اُڑھانپ کر سو گئے۔"

Marfat.com

نکاح

پانچویں ضرورت

پانچویں ضرورت نکاح ہے اس بارے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اصل نکاح اور کثرتِ نکاح میں زہد کے کچھ معنی نہیں ہیں۔

حضرت سہیل تستری کا فرمان

امام زاہدین حضرت سہیل تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔
"جب سید الزاہدین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عورتیں پسند تھیں تو پھر ہم اس بارے میں کیسے زُہد کر سکتے ہیں"

ابن عیینہ کا فرمان

حضرت ابن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔
"صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے زاہد تر حضرت علی رضی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ آپ کی چار بیویاں اور دس لونڈیاں تھیں۔"

حضرت ابو سلیمان دارانی کا فرمان

حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

"جو چیز اللہ تعالیٰ سے روکے خواہ بیوی ہو، مال ہو یا اولاد ہو وہ آدمی کے لیے بُری ہے اور عورت کبھی اللہ تعالیٰ سے روکتی ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ بعض حالات میں مجرد رہنا افضل ہے جیسا کہ نکاح کے بارے میں بیان ہوا تو اس صورت میں نکاح نہ کرنا زُہد میں داخل ہے اور شہوت کے زور کو دفع کرنے کے لیے نکاح افضل ہے تو ایسا نکاح واجب ہے اور تارک کس طرح زاہد ہو سکتا ہے ہاں اگر نکاح نہ کرنے سے کوئی آفت نہ ہوتی ہو تو نہ کرنے سے کچھ قباحت نہیں مگر ترک اس لیے کرے کہ دل عورتوں کی طرف رجوع نہ کرے اور ایسا مانوس نہ ہو جس سے اُنس الٰہی میں خرابی رُونما ہو تو اس صورت میں نکاح سے تارک ہونا زہد ہے پس اگر یہ معلوم ہو کہ عورت اللہ تعالیٰ سے نہ روکے گی مگر نکاح کا ترک صرف نظر کی لذت اور ہم بستری اور مباشرت سے بچنے کے لیے ہو تو یہ زُہد نہیں اس لیے کہ نکاح کا حقیقی مقصد اولاد ہے جو نسل کی بقاء اور اُمتِ محمدیہ کے بڑھانے میں ثواب کا سبب ہے اور جو لذّت کہ انسان کو ایسی چیز میں حاصل ہو جو وجود

Marfat.com

میں ضروریات سے ہے وہ اگر مقصود بالذات نہ ہو تو کچھ ضرر نہیں کرتی۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی کھانا پینا اس وجہ سے چھوڑ دے کہ کھانے پینے کی لذت سے بچا رہوں گا تو یہ زُہد میں داخل نہیں اس لیے کہ اس میں اپنے بدن کا ہلاک کرنا ہے ایسا ہی ترک نکاح میں اپنی نسل کو کاٹ ڈالنا ہے تو صرف لذت کے بچاؤ کی وجہ سے نکاح کا تارک نہیں ہونا چاہیئے جب تک کہ کسی اور آفت کا خوف نہ ہو۔ اور یہی مراد حضرت سہیل تستری کی ہے اور یہی وجہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نکاح کی تھی۔"

حاصل کلام

حاصل کلام یہ کہ جب یہ اَمر ثابت ہُوا تو جس شخص کا حال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا ہو اس بارے میں عورت کی کثرت مانع شغل قلبی نہ ہو اور نہ ہی دل کو ان کی اصلاح اور خرچ میں لگائے تو ایسا شخص اگر صرف صحبت کی لذت سے بچنے کے لیے نکاح نہ کرے تو اُس کا زہد کسی کام کا نہیں مگر یہ بات انبیاء و اولیاء کے سوا کس کو میسر ہے۔

حالات حاضرہ کی پوزیشن

اَب تو اکثر لوگوں کا یہ حال ہے کہ عورتوں کی کثرت اُن کے دل کو مصروف کر دیتی ہے تو اُس وقت یہی مناسب ہے کہ سِرے سے نکاح ہی نہ کرے اور اگر دل کے مشغول ہونے کا خوف نہ ہو لیکن یہ خوف ہو کہ ایک سے زیادہ ہونگی یا خوبصورت

Marfat.com

ہوں گی تو دل نہیں مانے گا اُسی جانب ہی رہے گا تو چاہیئے کہ ایک عورت سے نکاح کرے جو خوبصورت نہ ہو اور اپنے دل کو اُس طرف ضرور راغب کرے۔

عورت کا زُہد

حضرت ابو سلیمانی دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"عورت کا زہد یہ ہے کہ جو عورت حقیر ہو یا یتیم اُس کو خوب صورت اور شریف عورت پر ترجیح دے اور اُسی سے نکاح کرے۔"

حضرت جنید کا فرمان

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"میں مبتدی مرید کے لیے یہ پسند کرتا ہوں کہ اپنا دل تین چیزوں میں نہ لگائے ورنہ اس کا حال بدل جائے گا:۔

اوّل:۔ پیشہ کرنا۔

دوم:۔ طلب حدیث۔

سوم:۔ نکاح کرنا۔

پھر فرمایا کہ:۔

"میں صوفی کے لیے پسند کرتا ہوں کہ نہ لکھے نہ پڑھے اس لیے کہ اس سے ہمت نہیں بٹتی۔"

حاصل کلام

حاصل کلام یہ کہ جب معلوم ہُوا کہ نکاح کی لذت غذا کی لذت کے مثل

Marfat.com

ہے تو ثابت ہوا کہ ان دونوں لذتوں میں سے جونسی لذت اللہ تعالیٰ سے روکنے والی ہوگی وہ ممنوع اور پُرحذر ہے۔

نکاح کے بارے میں زُہد کی اہمیت وافادیت سے آگاہی ہوئی جو کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہوا اسے مختصراً بیان کیا گیا اور اسی پر اکتفا کیا گیا تاکہ قاری بین بین دونوں پہلوؤں سے آشنا ہوجائے اور دونوں پہلوؤں پر عمل کرکے سرخرو ہوجائے۔

Marfat.com

مال وجاہ

چھٹی ضرورت

چھٹی ضرورت یہ ہے جو وسیلہ ان پانچوں ضروریات کے حاصل کرنے کا ہو اور وہ مال وجاہ ہے۔

جاہ کا معنیٰ

جاہ کا معنیٰ یہ ہے کہ دلوں کا مالک ہونا اس طرح کہ اُن کے اندر اپنی جگہ ڈھونڈنا تاکہ اُس کے ذریعہ سے اغراض و اعمال میں کام آئیں اور جو شخص اپنے تمام کام خود نہیں کر سکتا اور دوسروں کا محتاج ہے تو ضروری ہے کہ اُس کا کچھ جاہ خادم کے دل میں ہونا چاہیئے اس لیے کہ اگر خدمت گزار کے دل میں اس کی قدر و منزلت نہ ہو گی وہ خدمت کیسے کرے گا اور اسی قدر و منزلت کا دل میں ہونا جاہ کہلاتا ہے اور اس کا آغاز تو قریب ہی ہے مگر انجام کی نوبت ایسے گڑھے کی پہنچا دیتا

Marfat.com

ہے کہ جس کی کچھ بقاہ نہیں اور کاجل کی کوٹھڑی میں گھسنے سے عجب نہیں کہ داغ لگ جائے۔

جاہ کی اہمیت وافادیت

اب جاننا چاہیئے کہ لوگوں کے دلوں میں جگہ کرنی یا تو کسی نفع کے حاصل کرنے کے لیے ہوتی ہے یا ضرر کے دفع کرنے کے لیے یا کسی ظلم سے نجات کے لیے پس مال کے ہوتے ہوئے تو نفع کی کچھ ضرورت نہیں کہ جو شخص اُجرت پہ خدمت کرتا ہے وہ خدمت کرے گا اگرچہ اُس کے دل میں آقا کی قدرومنزلت نہ ہو ہاں جو شخص بغیر اُجرت کے خدمت کرتا ہے اُس کے دل میں جگہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور دفع ضرر کے لیے جاہ کی ضرورت ایسے شہر میں ہے کہ جہاں عدل خوب نہ ہو یا ایسے ہمسایوں میں رہتا ہو کہ وہ اُسے ستاتے ہوں اور یہ اُن کا شر دفع نہ کر سکتا ہو سوائے اس کے کہ ان کے دلوں میں جگہ ہو جائے یا بادشاہ کے نزدیک کچھ رتبہ ہو جائے اور اس طرح کے جاہ میں مقدار کی ضرورت کا کچھ تعین نہیں جبکہ اس میں خوف اور سوءِ ظن انجام کا ملا ہُوا ہو اور طلب جاہ میں چلنے والا طریق ہلاک کا سالک ہے بلکہ زاہد کی یہی شایاں ہے کہ دلوں میں ہرگز جگہ کا طالب نہ ہو اس لیے کہ وہ عبادت اور دین میں لگا رہتا ہے دلوں میں وہ جگہ کر دے گا کہ جس سے اُسے تکلیف نہ پہنچے گو کافروں ہی میں رہتا ہو مسلمانوں میں تو بطریق اُولیٰ تکلیف نہ ہو گی۔ باقی رہے توہمات اور خیالات مفروضہ جن سے آدمی جاہ کی زیادتی کا خواہاں ہوتا ہے بہ نسبت اُس مقدار کے کہ خود بخود حاصل ہو گیا تو اس طرح کے سب احتمالات جھوٹے وہم ہیں کیونکہ جو شخص جاہ کا طالب ہو گا وہ بھی تو بعض حالات میں تکلیف سے نہیں بچے گا پس اُس کا علاج صبر اور بُردباری سے کرنا اُس کی نسبت بہتر ہے کہ طلب جاہ

Marfat.com

سے کیا جائے۔

حاصل کلام

حاصل کلام یہ دلوں میں جگہ کرنے کی طلب کے لیے ہرگز اجازت اس میں زیادہ کی مقتضی ہوتی ہے اور اس کی عادت شراب کی عادت سے بھی سخت تر ہے تو اس کے کم اور زیادہ تمام سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اور زندگی کے لیے مال کا ہونا نہایت ضروری ہے مگر تھوڑا سا مال کافی ہے۔ پس اگر کوئی شخص پیشہ ور ہو تو جب ایک روز کی حاجت کے مطابق حاصل کرلے تو بہتر ہے کہ پھر کام نہ کرے۔

مشائخ کا طریقہ

بعض مشائخ کا دستور تھا کہ جب پانچ چھ آنے کما لیتے تو پھر اپنا کام بند کر دیتے۔ یہ زُہد کا دستور ہے پس اگر اس سے تجاوز کیا اور یہاں تک نوبت پہنچی جو ایک سال کے لیے کافی ہو نہ زاہدوں میں کمزور ہوگا نہ طاقت ور ہوگا اور اگر اُس کے پاس کوئی زمین ہو اور اُسے توکل پر خوب یقین نہ ہو اور اس قطعہ زمین سے اتنا رکھ لے جو سال کی پیداوار کے لیے کافی ہو تو اس سے زہد کی حد سے خارج نہ ہوگا بشرطیکہ جو کچھ سال کے کافی خرچ سے بچے اُسے صدقہ کردے مگر ایسا شخص کمزور زاہدین میں سے ہے اور اگر زُہد میں توکل کی شرط ہو جیسے حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ نے کی ہے تو ایسا شخص زاہد نہیں ہے۔

خفیف زُہد

اور یہ جو ہم کہتے ہیں کہ کوئی شخص یہ کام کرنے سے زاہدین کی حد سے نکل جائے گا

Marfat.com

اس سے ہماری غرض یہ ہے کہ جو کچھ قیامت میں زاہدین کو عمدہ مقامات کا وعدہ ہے اُسے نہیں ملے گا ورنہ زہد کا نام اُس فضول چیز کی وجہ سے جس میں زُہد کیا ہے نہ جائے گا اور اس بارے میں تنہا آدمی کا معاملہ عیالدار آدمی کی نسبت سے خفیف تر ہے۔

حضرت ابوسلیمان دارانی کا فرمان

حضرت ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"آدمی کو نہیں چاہیئے کہ اپنے اہل خانہ کو بزور زہد کرائے
بلکہ چاہیئے کہ انہیں زُہد کے لیے کہے اگر مانیں تو فبہا ورنہ
اُنہیں رہنے دے خود جو چاہے کرے۔"

یعنی نیکی کی شرط اُسی زاہد پر خاص ہے عیال پر اُس کے ذمہ لازم نہیں کہ انہیں تنگ کرے ہاں انھیں یہ نہیں چاہیئے کہ اُن کی ایسی بات ماننے جو اُن کو اعتدال کی حد سے نکال دے۔

زینت اور حاجت کی تمیز

حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے جو حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے پردہ اور دو کنگن دیکھ کر واپس چلے گئے تھے اس سے یہ اَمر سیکھنا چاہیئے کیونکہ وہ زینت تھی حاجت کی چیز نہیں تھی مگر جو باتیں کہ آدمی اُن کی طرف مال وجاہ سے مضطر ہوتا ہے وہ ممنوع نہیں بلکہ زائد از حاجت سم قاتل ہے اور جو کافی بقدر ضرورت ہے وہ دوا نافع ہے اور اُن کے درمیان درجات متشابہ ہیں۔ پس جو درجہ زیادتی سے قریب ہے گو سم قاتل نہ ہو مگر نقصان دہ ہے اور جو حد ضرورت سے قریب ہے اگرچہ دوا نافع نہیں لیکن اُس کا نقصان کم ہے اور زہر کا پینا حرام ہے اور دوا کا

Marfat.com

پینا فرض اور ان دونوں کے درمیان کا حکم مشتبہ ہے جو احتیاط کرے گا وہ اپنے لیے کرے گا اور جو سُستی کرے گا وہ اپنے لیے کرے گا اور جو شخص اپنے دین کی صفائی مدنظر دکھ کر شبہ کی چیزوں کو ترک کر کے یقین اختیار کرے گا وہ اپنے نفس کو ضرورت کی تنگی پر روک رکھے گا تو وہ محتاط اور فرقۂ ناجیہ میں سے ہو گا۔ اور جو شخص قدر ضرورت پر اکتفا کرتا ہو اُس کو دنیادار کہنا جائز نہیں بلکہ اس قدر دنیا کا ہونا تو عین دین ہے اس لیے کہ دین کی شرط ہے اور شرط منجملہ مشروط کے ہے سمجھی جاتی ہے اور اس اَمر کی تائید پر وہ روایت بھی دلیل ہے جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے احوال میں منقول ہے۔

دنیا اور دین

مروی ہے کہ:۔

"حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو ایک بار کچھ حاجت پیش آئی آپ اپنے ایک دوست کے پاس تشریف لے گئے تاکہ اُس سے کچھ قرض لیں مگر اُس نے قرض نہ دیا آپ نہایت مغموم واپس لوٹے اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی بھیجی کہ اگر اپنے خلیل سے یعنی اللہ تعالیٰ سے مانگتے تو تمھیں ضرور ملتا عرض کیا الٰہی مجھے معلوم تھا کہ تجھے دنیا ناپسند ہے اس لیے اس میں سے مانگتے ہوئے ڈر معلوم ہُوا کہ حاجت یعنی مقدار ضرورت دنیا میں سے نہیں ہے۔"

حاصل کلام

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مقدار ضرورت دین میں داخل ہے اور جو اس کے سوا ہو

Marfat.com

وہ آخرت میں وبال ہے اور دنیا میں بھی وبال ہے جو شخص اغنیاء کا حال دیکھتا ہے کہ کس قدر محنت و تردد کے مال حاصل کرنے اور اُس کے جوڑنے اور حفاظت کرنے اور ذلت اُٹھانے میں پڑتی ہے وہ جانتا ہے کہ مال کا دنیا میں وبال ہونا درست بات ہے۔

درجۂ فلاح کیا ہے؟

مال سے نہایت درجہ فلاح کا یہ ہے کہ وہ مال دار کے وارثوں کو پہنچے اور وہ اُسے کھائیں مگر وہ بعض اوقات مورث کے دشمن ہوتے ہیں اور کبھی اُس مال کو گناہ میں صرف کیا کرتے ہیں تو گویا مورث ہی اُن کا اس گناہ پر مددگار ہوا دنیا کا مال جمع کرنے والا اور شہوات کا طالب ایسا ہے جیسے ریشم کا کیڑا کہ اوّل اپنے اُوپر ریشم بنتا جاتا ہے پھر اُس میں سے نکلنا چاہتا ہے مگر بچاؤ کی صورت نہیں پاتا وہی مرجاتا ہے اور اپنی موت کا سبب خود ہی ہوتا ہے اسی طرح جو شخص شہواتِ دنیا کا تابع ہوتا ہے وہ اپنے دل پر زنجیریں جکڑتا ہے اور جتنی شہوات ہیں مال و جاہ، زن، فرزند اور اعداد کو بُرا کہنا اور دوستوں سے ریا کرنا وغیرہ یہ سب جُدا جُدا بیڑیاں ہیں کہ دل پر پڑتی جاتی ہیں اَب اگر اُس شخص کو اپنی غلطی معلوم ہو اور دل میں رجوع کا خطرہ نمودار ہو اور نکلنا چاہے تو نکل نہیں سکے گا دل پر وہ بیڑیاں اور طوق دیکھے گا کہ اُن کا کاٹنا مشکل ہے اور اگر بالفرض ایک محبوب چیز اپنی خواہش کی چیزوں میں سے اپنے اختیار سے چھوڑے گا تو گویا اپنی جان کو تلف کرے گا اور خود اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارے گا اور اسی حال میں رہے گا یہاں تک کہ ملک الموت یکبارگی سب محبوب چیزوں سے بہت جلد علیٰحدہ کردے گا اور اُس وقت عجب پیش آئے گی کہ دل تو دنیا کی زنجیروں میں پکڑا ہوا ہو گا جو چھوٹنے کو ہے اور ملک الموت کے پنجے دل کی رگوں کے اندر گھسے ہوئے اُس کو آخرت کی طرف کھینچیں گے اور دنیاوی زنجیریں اُس کو دنیا کی

Marfat.com

طرف کھینچیں گی تو اس کا اَدنیٰ حال مرنے کے وقت ایسا جاننا چاہیئے جیسے کسی شخص کے نصف جسم کو آری سے چیر کر دو طرف سے دو آدمی پکڑ کر کھینچیں اور علیحدہ کریں اور اس میں یہ بھی ہے کہ جو شخص آری سے چیرا جائے گا تو ایذا اُس کے بدن کو ہو گی اور یہ ایذا دل میں بطریق سرایت پہنچے گی اور بدن کے ذریعہ سے دل کو بھی درد معلوم ہو گا اس موت کی صورت کے خلاف اس میں خاص تکلیف دل پر ہی ہوتی ہے کسی غیر چیز سے سرایت کر کے نہیں آتی تو ایسے رنج کا کیا ٹھکانہ ہے غرض کہ یہ سب سے پہلا عذاب ہے جو آدمی کو ملے گا اور اعلیٰ علیین اور قرب الٰہی کا فوت ہو جانا اور اس کی حسرت کا ہونا یہ بعد ہی کو ہو گی۔

دیدارِ الٰہی سے محرومی

پس دنیا کی طرف رغبت کرنے سے اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم رہے گا اور جو وہاں سے محجوب ہوتا ہے اُس پر دوزخ کی آگ مسلط ہوتی ہے کیونکہ وہ صرف محجوب ہی پر مسلط ہوتی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ

اللہ ربّ العزۃ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے اپنی لاریب کتاب قرآن مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرمایا:۔

كَلَّآ إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ
ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ۔

"کوئی نہیں وہ اپنے رب سے اُس دن روکے جائیں گے پھر
وہ مقرر بیٹھنے والے ہیں دوزخ کے۔"

Marfat.com

اس آیت میں دوزخ کے عذاب کو حجاب کی تکلیف کے بعد فرمایا اور اگر صرف حجاب ہی کا عذاب دیا جائے اور دوزخ کا عذاب نہ ہو تو وہی ایک کافی ہے اور جب دونوں ایک ساتھ ہوں گے تو کیا حال ہوگا۔ ہم بارگاہِ الٰہی میں دُعا گو ہیں کہ ہمارے کانوں میں وہی بات ڈال دے جو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے نفسِ مبارک میں پھونک دی تھی۔ یعنی آپ سے فرمایا گیا تھا:۔

اَحْبِبْ مَنْ اَحْبَبْتَ فَاِنَّكَ مُفَارِقُهٗ

"دوست رکھ جس کو تو چاہے تجھ کو اُس سے ضرور جدا ہونا ہے۔"

اور از آنجا کہ اولیاء اللہ کو معلوم ہوگیا تھا کہ آدمی اپنے اعمال اور نفسانی خواہش کی اتباع سے خود کو ریشم کے کیڑے کی طرح ہلاک کرتا ہے اس لیے اُنہوں نے دنیا کو فوراً چھوڑ دیا۔

حضرت حسن بصری کا فرمان

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"میں نے ستر بدر کے لوگوں کو ایسا دیکھا ہے کہ جو چیز اُن پر حلال تھی اُس پر اس قدر زہد کرتے تھے کہ تم اتنا حرام چیزوں میں بھی نہیں کرتے۔"

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ:۔

"وہ مصیبت کے وقت اتنا خوش رہا کرتے کہ تم ارزانی اور وسعت کی حالت میں بھی نہیں رہتے اگر تم ان کو دیکھو تو دیوانہ تصور کرو اور اگر وہ لوگ تمہارے کسی اچھے شخص کو دیکھیں

Marfat.com

تو کہیں کہ اُس کو دین سے کچھ بہرہ نہیں اور اگر تم میں سے بُروں کو دیکھیں تو کہیں کہ یہ قیامت پر ایمان نہیں رکھتے اور اگر ان میں سے کسی کے سامنے حلال مال پیش کیا جاتا تھا تو نہیں لیتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھے یہ خوف ہے کہ میرا دل نہ بگاڑ دے۔"

حاصل کلام

حاصل کلام یہ کہ جو اہلِ دل ہو گا وہ ضرور اس کے بگڑنے سے ڈرے گا اور جن لوگوں کے دلوں کو دنیا کی محبت نے مردہ کر دیا ہے اُن کا حال ایسا ہے جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ ربّ العزۃ تبارک و تعالیٰ جلّ مجدہ الکریم نے اپنی لاریب کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا:۔

وَرَضُوْا بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَاطْمَاَنُّوْا بِھَا وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ۔

"اور راضی ہوئے دنیا کی زندگی پر اور اُسی پر چین پکڑا جو ہماری قدرتوں میں سے خبر نہیں رکھتے۔"

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا۔

Marfat.com

"اور نہ کہا مان اُس کا جس کا دل غافل کیا ہم نے اپنی یاد سے اور
پیچھے لگا ہے اپنے چاؤ کے اور اُس کا کام ہے حد پر نہ رہنا۔"

اور پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ

"سو تو دھیان نہ کر اُس پر جو منہ موڑے ہماری یاد سے اور کچھ
نہ چاہے مگر دنیا کا جینا یہاں ہی تک اُن کی سمجھ پہنچی۔"

ان آیاتِ کریمہ میں ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں کی سب باتیں غفلت اور نادانستگی
کی وجہ سے ہیں۔

غنی اور جنّت

مروی ہے کہ:-

"ایک شخص نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر
ہو کر عرض کیا کہ آپ مجھے اپنے سفر میں ساتھ رکھیے
آپ نے فرمایا اپنا مال دے کر میرے ساتھ سفر کرنا۔
وہ بولا یہ تو میں نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا غنی جنّت
میں تعجب ہے کہ داخل ہو۔"

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ:-

"غنی جنّت میں مشکل داخل ہو گا۔"

مشائخ کا فرمان

بعض مشائخ نے فرمایا کہ:-

Marfat.com

"ہر روز جب آفتاب طلوع ہوتا ہے چار فرشتے اطرافِ دنیا میں چار آوازیں دیتے ہیں دو فرشتے مشرق میں اور دو فرشتے مغرب میں۔ مشرق کا ایک فرشتہ کہتا ہے کہ اے طالبِ خیر قدم بڑھا اور اے طالبِ شر بس کر اور دوسرا کہتا ہے کہ الٰہی دینے کو عمدہ عوض عنایت فرما اور بخیل کو برباد کر اور مغرب کا ایک فرشتہ کہتا ہے کہ موت کے لیے پیدا ہو اور اُجڑنے کے لیے عمارت بناؤ اور دوسرا کہتا ہے کہ لمبے حساب کے لیے کھاؤ اور نفع اُٹھاؤ۔"

Marfat.com

علاماتِ زُہد

پانچواں بیان

جاننا چاہیئے کہ کبھی یہ گمان ہوتا ہے کہ مال کا تارک زاہد ہے حالانکہ ایسا نہیں کیونکہ مال کا چھوڑنا اور اُس سے دل برداشتگی ظاہر کرنا ایسے شخص کے لیے جو زُہد پر مدح کو اچھا جانے بہت آسان ہے دیکھو اکثر راہب ہیں کہ اُنھوں نے اپنے نفوس کو تھوڑی سی غذا کا عادی کر لیا ہے اور ایک بندی خانے میں بیٹھنا لازم کر لیا ہے اُن کی خوشی صرف یہی ہے کہ لوگ ہمارا حال جانیں اور دیکھ کر تعریف کریں پس صرف مال چھوڑنے سے دلیل قطعی زہد کی کہاں رہی بلکہ زہد مال وجاہ دونوں سے ضروری ہے تاکہ اور سب حظوظ نفسانی میں زُہد پورا ہو۔

نکتہ عجوبہ

ایک اور طرفہ اَمر ہے کہ بعض لوگ بڑے عمدہ پشمینے کے لباس اور پھٹے پرانے

Marfat.com

کپڑے پہن کر زُہد کا دعویٰ کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم خواص کا فرمان

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"لوگ دعویٰ زُہد کا کرتے ہیں اور عمدہ پوشاک پہن کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں تاکہ اگر انھیں کوئی پوشاک بھیجے تو ویسی ہی بھیجے اور اُن کی طرف فقیروں کی طرح نہ دیکھے کہ حقیر سمجھ کر کچھ مسکینوں کی طرح دے دے اور ایسے لوگ خود کو علم کا متبع کہتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ہم سنت کے طریقہ پر ہیں چیزیں ہمارے پاس آتی ہیں اور ہمیں اُن سے کوئی سروکار نہیں حالانکہ اگر واقع میں دیکھا جائے تو دوسروں کا روگ اپنے آپ لیتے ہیں یہ تمام دنیا کو دین کے بدلے کھاتے ہیں ان کی مراد اپنے باطنوں کا تصفیہ اور اپنے نفوس کی عادت کی تہذیب نہیں ان کی صفات ظاہر ہو کر غالب ہو گئیں پس اُنھوں نے ان کو اپنا حال کہہ دیا۔
یہ لوگ دنیا سے رغبت رکھنے والے اور خواہشات نفسانی کی پیروی کرنے والے ہیں۔"

حاصل کلام

حاصل کلام یہ کہ زہد کا پہچاننا ایک مشکل بات ہے بلکہ زہد کا حال زاہد پر بھی مشتبہ رہتا ہے زاہد کو چاہیئے کہ اپنے باطن میں تین علامات پر اعتماد کیا کرے:۔

Marfat.com

باطن کی پہلی علامت

باطن کی پہچان کی پہلی علامت یہ ہے کہ موجود پر خوش نہ ہو اور نہ ہی مفقود پر رنجیدہ ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ رب العزۃ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے اپنی لاریب کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا۔

لِکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰکُمْ

"تم اُس پر غم نہ کیا کرو جو ہاتھ نہ آیا اور نہ خوشی کیا کرو اُس پر جو تمھیں اُس نے دیا"

بلکہ اس کے برعکس ہونا چاہیئے کہ مال کے ہونے سے رنجیدہ ہو اور مال کے چلے جانے سے خوش ہو"

باطن کی دوسری علامت

باطن کی پہچان کی دوسری علامت یہ ہے کہ اُس کے نزدیک بُرا کہنے والا اور تعریف کرنے والا برابر ہو۔ مال میں پہلی علامت زُہد کی ہے اور دوسری علامت جاہ میں زہد کی ہے۔

باطن کی تیسری علامت

باطن کی پہچان کی تیسری علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُنس ہو اور دل پر

Marfat.com

طاعت کی حلاوت غالب رہے کیونکہ دل محبت کی حلاوت سے خالی نہیں رہتا یا اُس میں دنیا کی محبت رہتی ہے یا اللہ تعالیٰ کی محبت رہتی ہے۔ ان دونوں کا دل میں ایسا حال ہے جیسے پیالے میں پانی اور ہوا کا حال ہوتا ہے کہ جب اُس میں پانی آتا ہے تب اُس سے ہوا نکل جاتی ہے دونوں اکٹھے نہیں ہوتے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے مانوس ہوتا ہے۔ وہ اُسی میں مصروف رہتا ہے دوسری چیز میں مشغول نہیں ہوتا۔ اور اسی وجہ سے جب بعض اکابر سے کسی نے پوچھا کہ زُہد نے زاہدوں کو کہاں تک پہنچایا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے مانوس ہونے تک۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا اُنس اور دنیا کا اُنس جمع نہیں ہوتے۔

عارفین کا قول

اہل معرفت نے فرمایا کہ:۔

"جب ظاہری ایمان دل پر لگا رہتا ہے تو دنیا اور آخرت دونوں سے محبت کرتا ہے اور دونوں کے لیے کام کرتا ہے مگر جب ایمان دل کے سیاہ نقطے میں چلا آتا ہے اور اُسی میں رہنے لگتا ہے تو دنیا سے بغض کرتا ہے اور اُس کی طرف نگاہ نہیں کرتا اور نہ اُس کے لیے عمل کرے اور اسی لیے حضرت آدم علیہ السّلام کی دُعا میں منقول ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ الٰہی میں تجھ سے ایسا ایمان سوال کرتا ہوں جو میرے دل کے ساتھ رہے"۔

حضرت ابوسلیمان کا فرمان

حضرت ابوسلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:۔

Marfat.com

"جو اپنے نفس میں مشغول ہوگا وہ آدمیوں سے بے خبر ہوگا
اور یہ مقام عمل کرنے والوں کا ہے اور جو شخص اپنے رب
میں مشغول ہوگا وہ اپنے نفس سے بے خبر ہوگا یہ رتبہ
عارفین کا ہے"۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے

اگر یاری از خویشتن دم مزن
کہ شرک ست با یار و با خویشتن

ترجمہ:۔ اگر تیرا اپنے آپ سے دوستی ہے تو دم مت مار کہ اپنا وجود یار کی موجودگی میں شرک ہے۔
زاہد کے لیے ضروری ہے کہ ان دو مقامات میں سے ایک میں رہے۔

پہلا مقام

پہلا مقام یہ ہے کہ اپنے نفس میں لگا رہے اس حال میں اُس کے نزدیک تعریف و مذمت اور وجودِ مال و عدم برابر ہوں گے اور تھوڑا سا مال رکھنے سے اُس کے زُہد کا جاتا رہنا نہ پایا جائے گا۔

حضرت داؤد طائی کے زہد کی کیفیت

حضرت ابن الحواری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ میں نے حضرت ابو سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ کیا حضرت ابو داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ زاہد تھے تو اُنھوں نے فرمایا کہ:۔

"میں نے فرمایا کہ البتہ میں نے کہا کہ سنا ہے کہ انھیں باپ کے
ترکے میں سے بیس دینار پہنچے تھے اُن کو اُنھوں نے بیس

Marfat.com

سالوں میں خرچ کیا تھا وہ زاہد کیسے ہوئے وہ تو دینار رکھتے تھے"۔

صفاتِ زُہد

آپ نے فرمایا کہ تمہاری غرض یہ ہے کہ وہ زُہد کی حقیقت کو پہنچ جاتے حقیقت سے مراد حضرت ابو سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی انتہا تھی یعنی زُہد کی کچھ انتہا نہیں اس لیے کہ نفس کی صفات بہت سی ہیں اور کامل زہد تبھی ہوتا ہے جب سب صفات زہد میں کرے۔

حاصل کلام

پس جو شخص کہ دنیا میں کسی چیز کو باوجود قدرت کے صرف اپنے دل اور دین کے خوف سے چھوڑے گا تو وہ اُسی قدر زُہد سے بہرہ ور ہو گا۔ اور انتہا یہ ہے اللہ تعالیٰ کے سوا سب کو ترک کر دے یہاں تک کہ پتھر پر بھی سر نہ رکھے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کیا تھا۔

ہم بارگاہِ الٰہی میں دُعا کرتے ہیں کہ ہمیں زُہد کا پہلا درجہ ہی عطا فرمائے انتہا کے درجات کی طمع ہم جیسوں کو کہاں ہو سکتی ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُمید توڑنے کی اجازت نہیں اور اگر ہم اپنے اُوپر اللہ تعالیٰ کی عجیب و غریب نعمتوں کا لحاظ کریں تو جانیں کہ اس کے نزدیک کوئی بڑی چیز نہیں پس اگر اُس کے وجود کے اعتبار سے کہ ہر ایک کمال سے بڑھ کر ہے ہم بھی اپنی حیثیت سے بڑھ کر سوال کریں تو کچھ بعید نہیں۔

Marfat.com

نکتۂ عجوبہ

جب یہ معلوم ہُوا کہ زہد کی علامت فقر، غنا، عزّت، ذلّت اور تعریف و مذمت کا یکساں ہونا ہے اور یہ بات غلبۂ اُنس الٰہی سے ہوتی ہے تو اَب جاننا چاہیئے کہ اس سے بالضرور اور علامات متفرع ہوتے ہیں مثلاً دنیا کو ترک کرے اور پرواہ نہ ہو کہ کس کے پاس گئی۔

اقوال المشائخ

بعض مشائخ نے فرمایا کہ:۔

"زہد کی علامت یہ بھی ہے کہ دنیا کو جیسی کی تیسی چھوڑ دے
یہ نہ کہے کہ میں سرائے یا مسجد بنواؤں گا۔"

حضرت یحییٰ بن معاذ کا فرمان

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"زہد کی علامت موجود چیز کی سخاوت ہے۔"

حضرت ابن خفیف کا فرمان

حضرت ابن خفیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"زُہد کی علامت یہ ہے کہ جب چیز ہاتھ سے جائے تو
راحت پائے۔"

آپ کا یہ بھی فرمان ہے کہ:۔

Marfat.com

"بلا تکلف دنیا سے علیحدہ ہونا اور اعراض کرنا بھی زُہد ہے۔"

حضرت ابو سلیمان کا فرمان

حضرت ابو سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"اُون زہد کی نشانیوں میں سے ایک نشان ہے پس نہ چاہیئے کہ تین درم کا کمل پہنے اور دل میں رغبت پانچ درم کے کمبل کی ہو۔"

حضرت امام احمد بن حنبل کا فرمان

حضرت امام احمد بن حنبل اور حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"زہد کی علامت امل کا کوتاہ کرنا ہے۔"

حضرت سری سقطی کا فرمان

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"زاہد کی چین اچھی نہیں ہوتی جب اپنے نفس سے بے خبر ہو اور عارف کی عیش اچھی نہیں ہوتی جبکہ اپنے نفس میں مشغول ہو۔"

نصیر آبادی کا فرمان

حضرت نصیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:۔

Marfat.com

”زاہد دنیا میں مسافر ہے اور عارف آخرت میں مسافر ہے۔“

حضرت یحییٰ بن معاذ کا فرمان

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

”زہد کی تین نشانیاں ہیں:۔

۱۔ بلا علاقہ عمل کرنا۔

۲۔ بغیر طمع کے قول بیان کرنا۔

۳۔ بغیر ملک کے عزت کرنا۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

”زاہد تم کو سرکہ اور رائی سونگھاتا ہے اور عارف مشک وعنبر سونگھاتا ہے۔“

زہد کی چادر اوڑھنا

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ میں توکل کی دکان میں زہد کی چادر کب اوڑھوں گا اور زاہدین میں کب بیٹھوں گا تو آپ نے فرمایا کہ:۔

”جب باطن میں تیرے نفس کی ریاضت اس درجہ کو پہنچ جائے گی کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے تین دن رزق علیحدہ رکھے تو تیرے جی میں یقین ضعیف نہ ہو اور جب تک اس درجے کو نہ پہنچے تو تجھ کو زاہدین کے فرش پر بیٹھنا جہالت ہے پھر یہ بھی خوف ہے کہ کہیں رسوا نہ ہو۔

Marfat.com

دنیا کی حقیقت کا انکشاف

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"دنیا مثل دلہن کے ہے اور جو اُس کو طلب کرتا ہے وہ اُس کا مشاطہ ہے اور جو کوئی اُس میں زہد کرتا ہے وہ اُس کا منہ کالا کرتا ہے اور بال نوچتا ہے اور کپڑے پھاڑتا ہے اور عارف اللہ تعالیٰ سے مشغول رہتا ہے اُس کی طرف التفات نہیں کرتا۔"

حضرت سری سقطی کا فرمان

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"زُہد میں جو بات میں نے چاہی وہ مجھ کو ملی مگر آدمیوں میں زہد کرنے کو نہیں اور نہ ہی میں اُس کی طاقت رکھتا ہوں۔"

حضرت فضیل کا فرمان

حضرت فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:۔

"اللہ تعالیٰ نے تمام کی تمام بُرائی ایک کوٹھڑی میں بند کی اور اُس کی کنجی دنیا کی محبت بنائی اور تمام کی تمام اچھائی ایک کوٹھڑی میں بند کی اور اُس کی کنجی دنیا میں زُہد کرنے کو بنایا۔"

Marfat.com

جہاں تک ہو سکا ہم نے زہد کی حقیقت کو بیان کیا اور بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ وہ ہمیں عقیدہ حقہ پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے اور زاہدین و عارفین و عابدین و صالحین اور علماء حقہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے وَاٰخِرُ دَعْوَانَا عَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِ خَيْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ وَزِيْنَةِ فَرْشِهٖ وَمَالِكِ مُلْكِهٖ وَقَاسِمِ رِزْقِهٖ وَمَظْهَرِ لُطْفِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

Marfat.com

ہماری نئی مطبوعات

میلاد رسول اعظم ﷺ	مؤلف:۔ شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی
جمال قرب الٰہی	مرتبہ:۔ سید غلام دستگیری زیدی نقشبندی
جمال ذکر الٰہی	مرتبہ:۔ سید غلام دستگیر زیدی نقشبندی
زہد کی حقیقت	مؤلف حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ
مراقبہ کی حقیقت	مؤلف:۔ حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ
توبہ کی حقیقت	مؤلف حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ
علم کی حقیقت	مؤلف:۔ حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ
تذکرۃ الروح	مؤلف:۔ حضرت علامہ جلدل الدین سیوطی
تذکرۃ الموت	مؤلف:۔ حضرت علامہ جلدل الدین سیوطی
تذکرۃ القبر	مؤلف:۔ حضرت علامہ جلدل الدین سیوطی
علم وعرفان	مؤلف:۔ مولانا محمد شریف نقشبندی
عاشورہ	مؤلف:۔ شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا گنج بخش روڈ، لاہور۔ فون:۔7221953

Marfat.com

ادارہ ضیاء القرآن کی طرف سے بچوں کیلئے
سبق آموز کہانیاں

امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن	مؤلف:۔ محمد اسلم فراق
دس اسلامی کہانیاں بچوں کیلئے	مصنف:۔ محمد اسلم فراق

فارسی ادب کی شاہکار کتب سے ماخوذ دلچسپ اور سبق آموز کہانیاں بچوں اور بڑوں کیلئے یکساں مفید۔

مثنوی مولائے روم	مترجم:۔ رضا محمد قریشی
قصص القرآن	مترجم:۔ رضا محمد قریشی
کلیلہ و دمنہ	مترجم:۔ رضا محمد قریشی
مرزبان نامہ	مترجم:۔ رضا محمد قریشی
سندباد نامہ	مترجم:۔ رضا محمد قریشی
شیخ عطار	مترجم:۔ رضا محمد قریشی
گلستان	مترجم:۔ رضا محمد قریشی

Marfat.com

BSW
c1999

Marfat.com

ہماری نئ مطبوعات

میلاد رسول اعظم ﷺ	مؤلف:۔ حضرت شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی
جمال قرب الٰہی	مرتبہ:۔ سید غلام دستگیری زیدی نقشبندی
جمال ذکر الٰہی	مرتبہ:۔ سید غلام دستگیری زیدی نقشبندی
زہد کی حقیقت	مؤلف حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ
مراقبہ کی حقیقت	مؤلف:۔ حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ
توبہ کی حقیقت	مؤلف حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ
علم کی حقیقت	مؤلف:۔ حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ
تذکرۃ الروح	مؤلف:۔ حضرت علامہ جلدل الدین سیوطی
تذکرۃ الموت	مؤلف:۔ حضرت علامہ جلدل الدین سیوطی
تذکرۃ القبر	مؤلف:۔ حضرت علامہ جلدل الدین سیوطی
عاشورہ	مؤلف:۔ حضرت شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز داتا گنج بخش روڈ، لاہور۔ فون:۔ 7221953

Marfat.com